السُّنَّۃ

تالیف
محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ

ترجمہ فضیلۃ الشیخ ابو ذر محمد زکریا حفظہ اللہ
فوائد فضیلۃ الشیخ عمران ناصر حفظہ اللہ

تخریج ونظرِ ثانی
فضیلۃ الشیخ حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ
فضیلۃ الشیخ حافظ سلیم اختر الہلالی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

ترتیب

❀❀❀❀

مؤلف کے حالات زندگی

نام ونسب:

آپ کا پورا نام شیخ الاسلام امام ابوعبداللہ حافظ محمد بن نصر بن حجاج مروزی ہے۔

تاریخ ولادت وجائے پرورش:

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے حسین بن محمد المؤدب کے سامنے پڑھا، وہ ابوسعد عبدالرحمٰن بن محمد ادریس سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابویحییٰ احمد بن محمد بن ابراہیم سمرقندی سے سنا، انہوں نے ابوعباس محمد بن عثمان بن سلم بن سلامہ سمرقندی سے سنا، انہوں نے ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی سے سنا، وہ فرماتے تھے: میری تاریخ ولادت ۲۰۲ ہجری ہے، امام شافعی رحمہ اللہ کی وفات ۲۰۴ ھ میں ہوئی، اس وقت میری عمر دو سال تھی۔ میرے والد صاحب مروزی تھے، میری پیدائش بغداد میں ہوئی اور میں نے نیشاپور میں پرورش پائی۔ اب میں سمرقند میں رہتا ہوں، مجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں کیا فیصلہ فرماتے ہیں۔

شیوخ واساتذہ کرام:

آپ نے جن شیوخ واساتذہ سے درس حدیث لیا ان کی تعداد تو خاصی زیادہ ہے، البتہ چند ایک کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:

عبداللہ بن عثمان مروزی، صدقہ بن فضل مروزی، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، اسحاق بن راہویہ، ابوقدامہ سرخسی، ھدبۃ بن خالد، عبیداللہ بن معاذ عنبری، محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب، ابوکامل جحدری، محمد بن بشار بندار، ابوموسیٰ الزمن اورابراہیم بن منذر حزامی رحمہم اللہ تعالیٰ۔ علاوہ ازیں خراسان، عراق، حجاز، شام اور مصر کے بڑے بڑے محدثین وفقہاء سے کسب فیض کیا۔

تلامذہ عظام:

آپ کے تلامذہ میں بڑے بڑے محدثین ورواۃِ حدیث شامل ہیں جن میں آپ کے بیٹے اسماعیل، ابوعلی عبداللہ بن محمد بن علی بلخی، محمد بن اسحٰق رشاوی سمرقندی، عثمان بن جعفر لبان اور محمد بن یعقوب بن اخرم نیشاپوری قابل ذکر ہیں۔

علمی اسفار:

آپ نے طلب علم وکسب حدیث کے لیے مصر، شام، عراق، خراسان اور حجاز مقدس کے علاوہ بہت سے مشہور

شہروں اور ممالک کے اسفار طے کیے۔

علماء ومحدثین کی طرف سے خراجِ تحسین:

امام محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ ہمارے نزدیک امام کا درجہ رکھتے ہیں۔

امام اسماعیل بن قتیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے کئی بار محمد بن یحییٰ سے سنا کہ جب ان سے کوئی مسئلہ دریافت کرتا وہ فرماتے: امام ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی سے پوچھو۔

امام ابوبکر احمد بن اسحٰق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے مسلمان ائمہ میں سے دو بڑے ائمہ کو پایا مگر ان سے حدیث کا سماع نہیں کر سکا اور وہ یہ ہیں: (۱) ابوحاتم محمد بن ادریس رازی رحمہ اللہ۔ (۲) ابوعبداللہ محمد بن نصر رحمہ اللہ۔

علم حدیث میں مقام:

آپ کو علم حدیث میں بہت بڑا مقام حاصل تھا۔ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ بلا اختلاف حدیث کے بارے میں اپنے زمانہ کے امام تھے۔ امام محمد بن اسحٰق دیوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں سمرقند گیا تو میں نے وہاں محمد بن نصر مروزی کو دیکھا وہ علم حدیث کے سمندر تھے۔

امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے بڑا عالم وہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ سنن کا جامع وضابط ہو، ان کے معانی کو سب سے زیادہ یاد رکھنے والا اور ان کی صحت کو سب سے زیادہ جاننے والا ہو، نیز علماء، فقہاء اور محدثین کے اجماع و اختلاف کی سب سے زیادہ معلومات رکھنے والا ہو۔ انہوں نے تو یہاں تک فرمادیا کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بعد یہ خوبیاں سب سے زیادہ پوری کرنے ولا، امام ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی کے علاوہ کسی کو نہیں جانتے۔ نیز اگر کوئی یہ کہہ دے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث نبوی و اثر صحابی ایسا نہیں جو امام مروزی رحمہ اللہ کے پاس نہ ہو تو یہ بعید از قیاس نہ ہوگا۔

ورع وتقویٰ:

امام ابوبکر احمد بن اسحٰق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے امام مروزی سے اچھی نماز پڑھتے کسی کو نہیں دیکھا۔ ایک دفعہ ایک بھڑ ان کی پیشانی پر آ بیٹھی اور اس کے کاٹنے سے خون بہنے لگا، لیکن انہوں نے حرکت تک نہیں کی۔

قناعت وسخاوت:

امام محمد بن عبدالوہاب ثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حاکم خراسان اسماعیل بن احمد، ان کے بھائی اسحٰق بن احمد اور اہل سمرقند ہر سال امام مروزی رحمہ اللہ کو چار چار ہزار درہم دیتے تھے۔ وہ اس رقم (بارہ ہزار) کو ایک سال سے دوسرے سال تک خرچ کر دیتے تھے، حالانکہ ان کا بڑا کنبہ بھی نہ تھا۔ میں نے کہا: ممکن ہے ان اہل کو کوئی مانع پیش آ جائے،

لہٰذا آپ کسی ضرورت کے لیے اس میں سے کچھ جمع کر لیا کریں۔

تو وہ فرمانے لگے: سبحان اللہ! میں مصر میں اتنے سال رہا ہوں، وہاں میرا سال بھر کا خرچ صرف بیس درہم آتا تھا، جس میں میری خوراک، لباس، کاغذ، گھریلو اور دوسرے اخراجات شامل تھے، جو میں اپنی ذات پر خرچ کرتا تھا تو بتایئے اگر یہ رقم جاتی رہی تو اتنی رقم بھی نہ بچے گی؟

تالیفات وتصنیفات:

آپ کتب کثیرہ وضخیمہ کے مؤلف ومصنف تھے۔" قیام اللیل" اور "السنة " نے بہت شہرت پائی۔علاوہ ازیں" كتاب القسامة" کا اپنا ایک مقام ہے۔

فقیہ بغداد، امام ابوبکر صیرفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:''اگر امام مروزی رحمہ اللہ كتاب القسامة کے علاوہ کوئی اور کتاب نہ بھی تصنیف کرتے تو بھی وہ سب سے بڑے فقیہ تھے۔'' پس ان کا مقام کیسا ہوگا جب کہ وہ اس کے علاوہ کئی دوسری کتب کے مؤلف ومصنف ہیں؟

تاریخ وفات:

آپ اپنی عمر مبارک کے ۹۲ سال پوری آب وتاب سے گزار کر ماہِ محرم ۲۹۴ ہجری کو سمرقند میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن .

ان اللّٰہ ما أخذ وله ما اعطى وكل شىء عنده بأجل مسمى

ابوذر محمد زکریا

ابوذر سٹریٹ، فیروز وٹواں، شیخوپورہ

۲۵ / اگست ۲۰۰۹

عرضِ ناشر

((إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّاٰتِ أعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.))

یہ کتاب جو زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچی ہے، امام اہل السنہ، علامہ ابوعبداللہ محمد بن نصر بن الحجاج المروزی کی تصنیف لطیف ''السنہ'' مشہور زمانہ کتاب ہے۔ یہ اعزاز بھی ''ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور، تحت اشراف فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ'' کو حاصل ہوا ہے کہ اس عظیم کتاب کو ترجمہ، تخریج اور فوائد کے ساتھ عوام الناس تک پہنچا کر اپنا فریضہ ادا کیا اور اللہ کا شکر! سلسلۃ خدمۃ الحدیث النبوی ﷺ کی یہ تیسری کتاب ہے جو منصۂ شہود پر آ رہی ہے۔ ذلك فضل اللّٰه يؤتيه من يشآء واللّٰه ذوالفضل العظيم!

کتاب کا موضوع عقیدہ اسلامی کا بیان اور باطل و گمراہ فرق کا ردّ ہے، جو کہ کتاب کے نام سے عیاں ہے۔

''لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلَىٰ ذٰلِكَ.'' [1]

ملت اسلامیہ پستی، ضلالت اور گمراہی سے تب ہی نکل سکتی ہے، جب اس صافی منہج اور صحیح عقیدہ کو اپنائے گی کہ جس پر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام، آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ ہدایت رحمہم اللہ چلے تھے، اُسی منہج و دعوت پر آج بھی جماعت قائم ہے:

''وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً۔ قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي.'' [2]

عقیدۂ سلف صالحین وضوح میں مینارۂ نور کی حیثیت رکھتا ہے:

---

[1] صحيح بخاری، كتاب المناقب، رقم: ٣٦٤١.

[2] سنن ترمذی، كتاب الإيمان، رقم: ٢٦٤١۔ المشكاة، رقم: ١٧١۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ١٣٤٨.

﴿ قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴾ (المائدہ: ۱۵)

''اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی قدر ہے:

''فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اِهْتَدَى ، وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ .'' ❶

''جس کو یہ نور نصیب ہوا، وہ ہدایت یافتہ ہے، وگرنہ گمراہ۔''

حقیقی کامیابی خالص قرآن وسنت کو اپنا کر اللہ تعالیٰ کی رضاء ومحبت حاصل کرنے میں ہے:

﴿ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴾ (آل عمران: ۱۸۵)

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ يَّأْبٰى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي دَخَلَ النَّارِ .'' ❷

مذکورہ بالا دونوں نصوص پر لحظہ بھر کے لیے غور فرمائیں کہ یہ نصوص کس منہج اور عقیدہ کو کامیابی کا ذریعہ بتلا رہی ہیں۔ پس اتباع رسول ﷺ کے علاوہ ہر طریقہ، ہر منہج اور ہر عقیدہ گمراہی اور مردود ہے:

''وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ ، وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ .'' ❸

''اور بہترین سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے، اور سب سے بدترین امور وہ ہیں جو نئے وضع کیے گئے ہوں، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

''مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ .'' ❹

تو پھر ضروری ہے کہ شرک کی آفات وبلیات سے عوام الناس کو آگاہ کیا جائے کہ یہ بے چارے علماء سوء کے چنگل میں بری طرح پھنسے ہوئے ہیں، اور انواع واقسام کے شرک، بدعات اور خرافات کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ حق وباطل میں پہچان مشکل ہو رہی ہے۔ اسی طرح کی صورتِ حال مفسر شہیر امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ کے وقت میں تھی۔ چنانچہ اُن حالات کو بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''فالمسترشد منهم حائر تزيده الليالى والأيام على طول استرشاده اياهم حيرة ، فالمستهدى منهم إلى الحق فيهم تائه ، يترد على كر الدهور باستهدائه

---

❶ سنن ترمذی، کتاب الإیمان، رقم: ۲٦٤۲۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ۱۰۷٦.

❷ صحیح بخاری، کتاب الإعتصام بالکتاب والسنة، رقم: ۷۷۰.

❸ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، رقم: ۸٦۷. ❹ صحیح مسلم، کتاب الأقضية، رقم: ٤٤۹۳.

ایاهم فی ظلمة لا یتبین حقا من باطل ولا صواب من خطا ."[1]

ایسے حالات میں زیرِ نظر کتاب ''السنہ'' کو نور کی ایک کرن قرار دیا جاسکتا ہے۔ یہ ایک علمی دستاویز ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ، مترجم جناب ابوذر محمد زکریا، شارح جناب عمران ناصر، مخرج جناب سلیم اختر الہلالی اور تبویب، نظرِ ثانی اور اضافہ جات کا کام کرنے والے محترم حافظ حامد محمود الخضری حفظہم اللہ، کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی اس سعی کو مشکور بنائے۔ جزاهم الله خيراً في الدنيا والآخرة، وجعل سعيهم مشكوراً .

اور ممبران ادارہ جناب ابویحییٰ محمد طارق، مرزا ذاکر احمد، محمد ناظر سدھو، سلیم سکیرا، منصور سلیم اور محمد ساجد حفظهم الله ورعاهم كل رعاية جن کے تعاون سے خدمات حدیث منظر عام پر آ رہی ہیں، کے لیے دعا گو ہیں کہ اس بہترین خدمت پر اللہ تعالیٰ ان کو بہترین اور جزیل اجر عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ، ناشر ابومومن منصور احمد حفظہ اللہ (مالک اسلامی اکادمی) کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی دینی جھود میں معاونت کو شرفِ قبولیت بخشے۔ اسی طرح جملہ معاونین جناب محمد رمضان محمدی حفظہ اللہ (اسلامی اکادمی)، جناب محمد سلیم جلالی حفظہ اللہ (اسلامی اکادمی) اور بھائی عبدالرؤف (کمپوزر) پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

آخر میں فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ کا شکریہ ادا کرنا ضروری گردانتے ہیں، جن کے نصائح، ترغیب اور حوصلہ افزائی سے خدمت حدیث نبوی علی صاحبها الصلاة والسلام جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی جھودِ مخلصہ کو شرفِ قبولیت بخشے، انہیں اجر جزیل سے نوازے، مزید برکات عنایت فرمائے اور کتاب کے ہر قاری و مستمع کو اصلاحِ عقیدہ، ترویج کی توفیق بخشے اور اس کے فیض کو تا قیامت جاری فرمائے۔

اس کتاب کی ہر درست بات اللہ رب العزت کی طرف سے اور اس کی توفیق سے ہے، جب کہ ہر غلطی ہماری یا شیطان کی طرف سے ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ اغلاط کی نشان دہی ضرور فرمائیں تاکہ آپ کو اجر مل جائے اور ہم اپنی اصلاح کر لیں، نیز سیکنڈ ایڈیشن میں اسے شامل اشاعت کر لیا جائے۔

وصلى الله على النبی وآله وأصحابه أجمعين .

مجلس شوریٰ

محمد اکرم سلفی   ابوطلحہ صدیقی

محمد شاہد انصاری   ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

انصار السنہ پبلی کیشنز۔ لاہور

---

[1] التصبير فی معالم الدين، ص : ١٠٥ ـ طبع العاصمة، الرياض.

﴿وَبِهٖ نَسْتَعِيْن﴾

[سورۃ الحجرات سے آیت مبارکہ "وَاعْلَمُوا"......کی تفسیر]

[۱]......حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) مسلم بن إبراهيم (ثنا) المستمر عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري في هذه الآية ﴿وَاعْلَمُوٓا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الأَمْرِ لَعَنِتُّمْ﴾ (سورة الحجرات:۷) قَالَ: هٰذَا نَبِيُّكُمْ وَخِيَارُ أُمَّتِكُمْ فَكَيْفَ أَنْتُمْ. [1]

۱۔سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ قرآن حکیم کی اس آیت: ''اور جان رکھو! کہ تم میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں، اگر وہ بہت سے امور میں تمہارا کہنا مانتے رہے تو تم مشکل میں پڑ جاؤ۔'' کے بارہ میں فرماتے ہیں۔ یہ تمہارے نبی محترم ہیں اور تمہاری امت میں سب سے افضل و بہتر ہیں (ان کا یہ حال ہے)، تو تمہارا کیا حال ہوگا؟

[علماء کی اقتداء اور فرمانبرداری کرنے کا بیان]

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: قَال بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: أُوْلُو الْأَمْرِ أُمَرَاءُ سَرَايَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يُشْبِهُ مَا قَالَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ . لِأَنَّ مَنْ كَانَ حَوْلَ مَكَّةَ مِنَ الْعَرَبِ لَمْ تَكُنْ تَعْرِفُ أَمَارَةً وَكَانَتْ تَأْنِفُ أَنْ يَعْطِيَ بَعْضُهَا بَعْضًا طَاعَةَ الْأَمَارَةِ فَلَمَّا دَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالطَّاعَةِ لَمْ تَكُنْ تَرىٰ ذٰلِكَ يَصْلُحُ لِغَيْرِ الرَّسُوْلِ فَأُمِرُوا أَنْ يُطِيْعُوْا أُوْلِي الْأَمْرِ الَّذِيْنَ أَمَّرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ ، لاَطَاعَةً مُطْلَقَةً بَلْ طَاعَةً مُّسْتَثْنٰى مِنْهَا لَهُمْ فَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ﴾ (سورة النساء : ۵۹) يَعْنِىْ إِنِ اخْتَلَفْتُمْ فِيْ شَيْءٍ يَعْنِيْ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ هُمْ وَأُمَرَآؤُهُمُ الَّذِيْنَ أُمِرُوْا بِطَاعَتِهِمْ ﴿فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ (سورة النساء :۵۹) يَعْنِيْ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ إِلٰى مَا قَالَ اللّٰهُ وَالرَّسُوْلُ ﷺ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَا تَنَازَعُوْا فِيْهِ نَصًّا فِيْهِمَا وَلاَ فِيْ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا رُدَّ قِيَاسًا عَلٰى أَحَدِهِمَا . [2]

وَسَمِعْتُ إِسْحَاقَ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهٖ: (وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنْكُمْ)، قَدْ يُمْكِنُ أَنْ يَّكُوْنَ تَفْسِيْرُ الْآيَةِ

---

[1] ترمذی کتاب التفسیر القرآن باب من سورة الحجرات (۳۲۶۹) اس کی سند صحیح ہے امام ترمذی نے اس کو حسن صحیح غریب کہا ہے۔

[2] الرسالة للشافعی: (۷۹۔۸۱)، تفسیر الطبری (۹۸۶۱)، تفسیر ابن ابی حاتم (۵۵۳۹)

عَلٰى أُوْلِي الْعِلْمِ وَعَلٰى أُمَرَآءِ السَّرَايَا لِأَنَّ الْآيَةَ الْوَاحِدَةَ يُفَسِّرُهَا الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَوْجُهٍ وَّلَيْسَ ذٰلِكَ بِإِخْتِلَافٍ .

''امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بعض اہل علم کا قول ہے کہ (قران حکیم میں) اولو الأمر (کالفظ جو آیا ہے اس) سے مراد رسول اللہ ﷺ کے سرایا کے امراء ہیں، اور یہی بات زیادہ قرین قیاس ہے باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں۔ اس قول کی وجہ یہ ہے کہ مکہ کے نواح میں رہنے والے عرب لوگ لفظ امارت سے نا آشنا تھے اور وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ ایک دوسرے کو اطاعت امارت عطا کریں، تو جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت تسلیم کر لی، تو وہ اس کو غیر رسول کے لیے مناسب نہیں سمجھتے تھے۔ پس انہیں یہ بھی حکم ملا کہ وہ ''اولوا الأمر'' کی اطاعت کریں، جن کو رسول اللہ ﷺ نے امیر مقرر کیا ہے۔ ان کی اطاعت مطلق مکمل طور پر نہ کرو، بلکہ اطاعت استثناء (یعنی مشروط)، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''پھر اگر تم کسی چیز میں اختلاف کرو۔'' یعنی اگر لوگوں اور ان کے امراء میں اختلاف واقع ہو جائے، جن کی اطاعت کا انہیں حکم دیا گیا ہے۔ ''تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو۔'' یعنی اللہ اور اس کے رسول کے فرامین کی طرف۔ اور اگر ان کے متنازعہ معاملے میں قرآن وحدیث دونوں یا دونوں میں سے کسی ایک میں نص موجود نہ ہو، تو کتاب وسنت میں سے کسی پر قیاس کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

(امام مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ) میں نے امام اسحق رحمہ اللہ سے سنا کہ وہ ''واولی الأمر منکم'' کے بارہ میں یوں اظہار فرمارہے تھے: یہ ممکن ہے کہ آیت کی تفسیر ''اہل علم اور سرایا کے امراء'' دونوں ہی ہوں۔ کیونکہ علماء کرام ایک ہی آیت کی متعدد تفاسیر کر دیتے ہیں اور یہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔''

شرح حدیث:...... ﴿وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ﴾ کی تفسیر میں دو قول منقول ہیں:

ا۔ علماء

۲۔ امراء جیوش اور مطلق حکام

جابر بن عبداللہ، ابن عباس، حسن، عطاء اور مجاہد فرماتے ہیں: '' أُولِي الْأَمْرِ '' سے مراد علماء ہیں۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، میمون بن مہران اور سدی فرماتے ہیں امراء جیوش مراد ہیں۔

احکام القرآن (۲/۲۱۵)، روح المعانی (۵/۶۵) امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ اور امام دارمی رحمہ اللہ کے نزدیک اس سے مراد علماء اُمت ہیں۔ اسی لیے انھوں نے اپنی سنن کے مقدمہ میں باب قائم کیا ہے: '' باب الإقتداء بالعلماء '' اور اس کے تحت سورۃ النساء کی آیت کریمہ میں وارد لفظ '' وَأُولِي الْأَمْرِ '' کے متعلق

سیّدنا عطاء رحمہ اللہ کا قول لائے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: اس سے مراد ''أولوا العلم الفقه'' ہیں۔ [1]

مزید برآں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَسْئَلُوْا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (النمل : ٤٣)

''پس اگر تم لوگ نہیں جانتے تو علم رکھنے والوں سے پوچھ لو۔''

یہاں ''ذکر'' سے مراد کتاب اللہ اور سنت رسول ہے، یعنی ان لوگوں سے پوچھا جائے جو قرآن وسنت والے ہوں۔ اور جن سے پوچھا جائے وہ بھی کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے بیان کریں۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صاحب امر جب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کا حکم دیں تو ان کی اطاعت نہیں۔

((فَإِذَا اَمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ .)) [2]

نوٹ: ......بعض حضرات اس سے علماء اور فقہاء مراد لے کر تقلید کو کشید کرنے کی سعی لاحاصل کرتے ہیں جب کہ کسی طرح بھی اس سے تقلید ثابت نہیں ہوتی۔ کیوں کہ اطاعت کا مستقل ذکر اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے لیے کیا گیا ہے اسی لیے تو لفظ "اطیعوا" کو دوبارہ ذکر کیا گیا ہے۔ اور أُولِی الْأَمْرِ کی اطاعت کو جملہ معطوفہ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے کہ اطاعت اصل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے امراء کی جو اطاعت ہے وہ کوئی مستقل اطاعت نہیں ہے، بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے تابع ہے اسی لیے اگلا جملہ ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ﴾ ذکر فرما کر اس بات کی تصریح فرما دی کہ علماء اور امراء سے اختلاف ہوسکتا ہے لیکن اللہ اور رسول ﷺ سے اختلاف کفر اور سلب ایمان کا سبب ہے۔

[٢]......وَقَدْ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: لَيْسَ فِي تَفْسِيْرِ الْقُرْآنِ اخْتِلَافٌ إِذَا صَحَّ الْقَوْلُ فِيْ ذٰلِكَ . وَقَالَ أَيَكُوْنُ شَيْءٌ أَظْهَرَ خِلَافًا فِي الظَّاهِرِ مِنَ الْخُنَّسِ . [3]

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: هِيَ بَقَرُ الْوَحْشِ . وَقَالَ عَلِيٌّ: هِيَ النُّجُوْمُ . [4]

قَالَ سُفْيَانُ: وَكِلَاهُمَا وَاحِدٌ لِأَنَّ النُّجُومَ تَخْنُسُ بِالنَّهَارِ وَتَظْهَرُ بِاللَّيْلِ وَالْوَحْشِيَّةُ إِذَا رَأَتْ إِنْسِيًّا خَنَسَتْ فِي الْغَيْضَانِ وَغَيْرِهَا وَإِذَا لَمْ تَرَ إِنْسِيًّا ظَهَرَتْ ، قَالَ سُفْيَانُ فَكُلٌّ خُنَّسٌ . [5]

---

[1] سنن دارمی ١/ ٥١، طبعه دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان.
[2] صحيح بخاری ٢/ ١٠٥٧
[3] سنن سعيد بن منصور (١٠٦١)
[4] تفسير طبری ، تفسير سورة التكوير (٢٨٢٨) وعن جابر رضی الله عنه ايضًا۔ تفسير طبری (٢٨٢٨١)، عن علی رضی الله عنه تفسير طبری ، تفسير سورة التكوير (٢٨٢٧٢)
[5] تفسير الطبری(٣٦٤٩٤) تفسير ابن ابی حاتم (١٩١٥٣)

قَالَ إِسْحَاقُ: وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ مَاجَاءَ عَنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي ﴿المَاعُونِ﴾ يَعْنِي أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ: هُوَ الزَّكَاةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَارِيَةُ الْمَتَاعِ .

۲۔ ''اور تحقیق امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قرآن حکیم کی تفسیر میں اختلاف نہیں ہوتا، بشرطیکہ اقوال صحیح (سند سے) ثابت ہوں۔ مثال کے طور پر لفظ ''خنس'' بظاہر اس سے بڑھ کر بھلا کسی اور چیز میں ظاہری اختلاف ہوسکتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے مراد ''نیل گائے'' ہے۔ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس سے مراد ''ستارے'' ہیں۔

امام سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ دونوں (تفاسیر دراصل) ایک ہی ہیں، کیونکہ ستارے دن کے وقت چھپ جاتے ہیں اور رات کے وقت ظاہر ہوتے ہیں۔ اسی طرح نیل گائے جب انسان کو دیکھتی ہے تو جنگل وغیرہ میں چھپ جاتی ہے اور جب انسان کو نہیں دیکھتی، تو باہر آجاتی ہے۔ امام سفیان فرماتے ہیں (پس اس اعتبار سے) یہ سب ''خنّس'' کے معنی میں داخل ہیں۔

امام اسحٰق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس قیاس کی تصدیق لفظ ''ماعون'' کی تفسیر کے بارے میں نبی کریم ﷺ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال مختلفہ سے ہوجاتی ہے کہ بعض صحابہ فرماتے ہیں: ''ماعون'' سے مراد زکوٰۃ ہے اور بعض صحابہ کے نزدیک ''کوئی چیز مستعار دینا'' ہے۔

[۳] ...... قَالَ: وَقَالَ عِكْرِمَةُ: اَلْمَاعُوْنُ اَعلاهُ الزَّكَاةُ وَعَارِيَةُ الْمَتَاعِ مِنْهُ . (1)

قَالَ إِسْحَاقُ وَجَهِلَ قَوْمٌ هٰذِهِ الْمَعَانِيْ فَإِذَا لَمْ تُوَافِقِ الْكَلِمَةُ الْكَلِمَةَ قَالُوْا: هٰذَا اخْتِلَافٌ .

(۳) ......امام مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عکرمہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ماعون کی اعلیٰ ترین شکل زکوٰۃ ہے اور کوئی چیز عاریۃً دینا بھی اس میں شامل ہے۔

امام اسحٰق رحمہ اللہ فرماتے ہیں لوگ ان معانی سے نابلد و ناآشنا ہیں، پس جب ایک بات دوسری بات کے مطابق و موافق نہیں ہوتی تو لوگ اس کو اختلاف کا نام دینے لگتے ہیں۔

[٤] ......وَقَدْ قَالَ الْحَسَنُ وَذُكِرَ عِنْدَهُ الْإِخْتِلَافُ فِي نَحْوِمَا وَصَفْنَا فَقَالَ: إِنَّمَا أَتَى الْقَوْمَ مِنْ

---

(1) تفسیر طبری(۷۳-۳۸،۳۸۱۱۸،۳۸۱۳۲،۳۸۱۳۳)

قِبَلِ الْعُجْمَةِ .

(۴)......سیدنا حسن (بصری) کے پاس مذکورہ بالا جیسے اختلاف کا تذکرہ کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا کہ بیشک یہ اختلاف عجم کی طرف سے قوم (عرب) میں آیا ہے۔

[٥]...... قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: قَبَضَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ ﷺ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ أَكْمَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ دِيْنَهُمْ فَقَالَ: ﴿أَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْناً﴾ (سورة المائدة:٣) نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفٌ بِعَرَفَاتٍ فَلَمْ يَنْزِلْ بَعْدَهَا حَلَالٌ وَّلَا حَرَامٌ وَّرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَاتَ .

وَأَمَرَهُمُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِالْاِجْتِمَاعِ عَلَى مَا جَاءَ هُمْ عَنْهُ وَنَهَاهُمْ عَنِ التَّفَرُّقِ مِنْ بَعْدِ أَنْ جَاءَ هُمُ الْبَيَانُ فَقَالَ: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَآءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَاناً﴾ (سورة آل عمران:١٠٣)وَقَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآئَهُمُ الْبَيِّنَاتُ﴾(سورة آل عمران:١٠٥) [1]

(۵)......امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی روح اس حالت میں قبض فرمائی، جب وہ مسلمانوں کے لیے ان کا دین مکمل فرما چکے تھے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔"

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی، جب آپ ﷺ میدان عرفات میں کھڑے تھے پس اس کے بعد حلال وحرام کے بارے میں کچھ نازل نہیں ہوا۔ اور رسول اللہ ﷺ واپس (مدینہ منورہ) تشریف لائے اور وفات پا گئے۔

اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ سے ملنے والے دین وشریعت پر اکٹھے ہونے کا حکم دیا اور وضاحت وبیان آ جانے کے بعد دین اسلام میں تَفَرّقْ سے منع فرمایا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو، جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، تو تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی بن گئے۔"

اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

---

[1] تفسیر طبری(٨٥-١١).

''تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا، جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آ جانے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا اور اختلاف کیا۔''

[حسد، بغض اور دشمنی کے حرام ہونے کا بیان]

[٦]...... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا . ❶

(٦)......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپس میں مقاطعہ اور بائیکاٹ نہ کرو آپس میں دشمنی نہ رکھو اور اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔

[٧]......وَقَالَ ﷺ : لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ ❷

(٧)......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اختلاف نہ کرو، ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔

[٨]......وَقَالَ ﷺ: مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ . ❸

(٨)......آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنت کے درمیان اور وسط کا ارادہ رکھتا ہے، تو وہ جماعت کو لازم پکڑے۔

[٩]...... حدثنا يحيى بن يحيى عن مالك بن أنس عن ابن شهاب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قال: لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَّهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ . ❹

(٩) ......سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپس میں بغض، حسد اور دشمنی نہ رکھو اور اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ، کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زائد بول چال میں چھوڑے رکھے۔

---

❶ بخاری ،کتاب الادب ، باب ماینهی عن التحاسد والتدابر(٦٠٦٥)،مسلم (٢٥٥٩)،ترمذی(٢٠٠٠) ،احمد (١١/٣)امام ترمذی نے اس کو حسن صحیح کہا ہے۔

❷ ابوداود ، كتاب الصلاة، باب من يستحب ان يلى الامام فى الصف وكراهية التاخر (٦٧٥) ،مسلم كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف (٤٣٢) ، ترمذى (٢٢٨) ، احمد (٢٨٥/٤) حاكم(٥٧٣/١) ، ابن خزيمه(١٥٥٦).

❸ ترمذی، كتاب الفتن، باب ماجاء فى لزوم الجماعة (٢٣٦٥) ، احمد(١٨/١،٢٦) نسائى فى الكبرى (٢٩١٩) مسند شافعى (ص ٢٤٤). [صحيح] علامہ البانیؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔ابن ماجه(٢٣٦٣)

❹ بخاری، كتاب الادب، باب ماينهى عن التحاسد والتدابر(٦٠٦٥) ، مسلم (٢٥٥٩) ، احمد (٢٢٥/٣) ، ابوداود (٤٩١٠) ، بهقى (٢٣٢/١٠).

[کسی کی رائے کو اخذ کرنے کی کراہت کا بیان]

[۱۰]......حدثنا يحيى بن يحيى عن مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا))

وَقَالَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهِ ذٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ﴾ (سورة الانعام:۱۵۳) فَأَخْبَرَنَا اللّٰهُ أَنَّ طَرِيقَةً وَاحِدٌ مُّسْتَقِيْمٌ وَّأَنَّ السُّبُلَ كَثِيْرَةٌ تَصُدُّ مَنِ اتَّبَعَهَا عَنْ طَرِيْقِهِ الْمُسْتَقِيْمِ ، ثُمَّ بَيَّنَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسُنَّتِهِ . [1]

(۱۰)......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بدگمانی سے بچے رہو، کیونکہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور چھپی باتوں کے پیچھے نہ لگو اور باہم جاسوسی نہ کرو اور فاخرانہ مبالغہ نہ کرو اور آپس میں حسد، بغض اور دشمنی نہ کرو اور اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

> ''اور یقیناً یہ دین میرا سیدھا راستہ ہے پس اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تمہیں اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے۔''

پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ اس کا راستہ ایک ہے اور وہ بالکل سیدھا ہے اور بے شک دوسرے راستے بہت سے ہیں اور جو اُن راستوں پر چلتا ہے تو وہ راستے اُسے اللہ تعالیٰ کے صراط مستقیم سے روک دیتے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے بھی ہمیں اپنی سنت سے مزید وضاحت فرما دی۔

[۱۱]......فحدثنا إسحاق (ثنا) عبدالرحمن بن مهدي عن حماد بن زيد عن عاصم بن بهدلة عن أبي وائل عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطاً عَنْ يَّمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ وَقَالَ: هٰذِهِ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَّدْعُوْ إِلَيْهِ))وَقَرأَ: ﴿ وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيماً فَاتَّبِعُوْهُ﴾ الآية . [2]

---

[1] بخاری، کتاب النکاح ، باب لایخطب علی خطبة اخیه حتی ینکح اویَدَع (۵۱۴۲)، مسلم (۲۵۵۹) ، احمد(۳۱۲/۲) ، ۴۷۰، ۴۸۲) ، ابوداود (۴۹۱۸).

[2] احمد(۴۳۵/۱، ۴۶۵) السنة لابن عاصم (۱۷) حاکم (۳۱۸/۲) طبری (۱۴۱۶۸) شرح السنة بغوی (۱۹۶/۱). حدیث حسن ہے۔ مسند احمد کے محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیے: الموسوعة الحدیثیة (۲۰۸/۷) شیخ البانی نے اس کو صحیح ابن ماجہ میں درج کیا ہے۔

(۱۱)......سیدنا عبداللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے ایک خط کھینچا، پھر فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے، پھر اس کے دائیں بائیں کئی خط کھینچے اور فرمایا: یہ (شیطانی) راستے ہیں۔ ان میں سے ہر راستے پر شیطان (مقرر) ہے جو اُس کی طرف بلا رہا ہے اور (ساتھ ہی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

﴿ وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ﴾

''اور بے شک یہ میرا سیدھا راستہ ہے تو تم اس کی پیروی کرو۔''

شرح حدیث:

۱۔ سیدھا راستہ جو اللہ تک پہنچاتا ہے ایک ہی ہے جب کہ گمراہی کے راستے بہت سے ہیں۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گمراہی کو ظاہر کرنے کے لیے سیدھے خط کے دونوں طرف خط کھینچے اس میں غالباً یہ اشارہ تھا کہ گمراہی بعض اوقات غلو اور افراط کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے اور بعض اوقات تفریط اور کوتاہی کی صورت میں، غلو کی وجہ سے بدعات ایجاد ہوتی ہیں اور شرکیہ اعمال و عقائد اختیار کیے جاتے ہیں جب کہ تفریط کی وجہ سے فرائض و سنن کی بجا آوری میں کوتاہی ہوتی ہے اور گناہوں کی جرأت پیدا ہوتی ہے اور آخر کار کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

۳۔ اللہ کا راستہ ایک ہی ہے وہ چار یا پانچ نہیں ہیں وہ ایک ہی راستہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کے اندر بیان فرمایا فروعی مسائل میں ائمہ کرام کے اختلافات محض اجتہادی اختلاف ہیں ان کی بنیاد پر اُمت کا الگ الگ گروہوں میں تقسیم ہو جانا درست نہیں۔ بدقسمتی سے بہت سے علماء نے ائمہ کرام کے اجتہادات کو اتنی زیادہ اہمیت دے دی ہے کہ ان کو قرآن و حدیث کے نصوص سے بھی بالا سمجھ لیا گیا ہے۔ اس جمود اور تقلیدی طرزِ عمل کی وجہ سے اُمت مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئی۔ اور اسے شرعی تقسیم سمجھ کر کہا جاتا ہے کہ سب حق پر ہیں۔ لیکن حدیث ہذا سے واضح ہو جاتا ہے کہ حق کا راستہ ایک ہی ہے نہ کہ چار یا پانچ۔

[۱۲]......حدثنا ابو هشام الرفاعي (ثنا) أبو بكر يعني ابن عياش (ثنا) عاصم عن زر عن عبد الله أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: ﴿وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْماً فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا السُّبُلَ﴾ فَخَطَّ خَطّاً فَقَالَ: هٰذَا الصِّرَاطُ وَخَطَّ حَوْلَهُ خُطُوْطاً فَقَالَ: هٰذِهِ السُّبُلُ فَمَا مِنْهَا سَبِيْلٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ شَيْطَانٌ يَدْعُوْ إِلَيْهِ. [1]

[1] مسند احمد (۱/ ۴۳۵، ۴۶۵) السنة لابن عاصم (۱۷) حاكم (۲/ ۳۱۸) شرح السنة بغوی (۱/ ۱۹۶)

(۱۲)......سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آیت تلاوت فرمائی: ''اور بلاشبہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے پس تم اس کی پیروی کرو اور (شیطانی) راستوں کی پیروی نہ کرو۔'' پھر آپ ﷺ نے ایک خط کھینچ کر فرمایا: یہ صراط (مستقیم) ہے اور اس کے اردگرد کئی خطوط کھینچے، تو فرمایا: یہ (شیطانی) راستے ہیں، ان میں سے ہر ایک راستے پر شیطان (مقرر) ہے جو اس کی طرف بلا رہا ہے۔

[۱۳]......وحدثنا أبو الشعثاء علي بن الحسين (ثنا) سليمان بن حيان عن مجالد عن الشيبي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ جُلُوْساً إِذْ خَطَّ خَطاً فَقَالَ: هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ فَقَالَ: هٰذِهٖ سُبُلُ الشَّيَاطِيْنِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ فِي الْخَطِّ الْأَوْسَطِ وَتَلاَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿ وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ [يَعْنِيْ الْخَطَّيْنِ اللَّذَيْنِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ] فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾ [1]

(۱۳) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک آپ ﷺ نے ایک خط کھینچا اور فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے، پھر اس کے دائیں بائیں دو خط کھینچے اور فرمایا: یہ شیطان کے راستے ہیں، پھر آپ ﷺ نے درمیانی خط پر دست مبارک رکھتے ہوئے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور ''بلاشبہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے تو تم اس کی پیروی کرو اور (شیطانی) راستوں کی پیروی نہ کرو۔ (یعنی دائیں بائیں طرف والے دو خطوط کی) پس وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیز گاری اختیار کرو۔''

[۱٤]......حدثنا أبو حاتم الرازي (ثنا) سعيد بن سليمان (ثنا) حفص بن غياث عن مجالد عن الشعبي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَطَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ خَطّاً فِي الْأَرْضِ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. [2]

(۱۴)......سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول للہ نے اپنے دست مبارک سے زمین پر ایک خط کھینچا، اور (آگے مذکورہ بالا) حدیث بیان کی، کہا............

[۱٥]......وَحَدَّثَنَا سَعِيْدٌ فِي مَوضعٍ آخر عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَحَذَّرَنَا اللّٰهُ ثُمَّ رَسُوْلُهٗ ﷺ

[1] ابن ماجة باب اتباع سنة رسول الله (١١) مسند احمد (٢٩٧/٣) السنه لابن عاصم (١٦).

[2] الابانة لابن بطة (١٢٩).

الْمُحْدَثَاتِ وَالْأَهْوَاءَ الصَّادَّةَ عَنِ اتِّبَاعِ أَمْرِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهٖ ﷺ ثُمَّ أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ أَنَّ اللّٰهَ لاَ يَدَعُ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ مَعَ مَايُبَيِّنُ لَهٗ فِي كِتَابِهٖ وَسُنَّةِ نَبِيِّهٖ حَتّٰى يَعِظَهٗ وَيُنَبِّهَهٗ بِالْخَطَرِ بِقَلْبِهٖ لِيَعْتَصِمَ بِذٰلِكَ مِنْ دُعَاءِ الشَّيَاطِيْنِ إِلَى الصَّدِّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَعَنْ طَرِيْقِ مَرْضَاتِهٖ .

(۱۵)......اور ایک اور مقام پر ہمیں شیخ سعید (بن سلیمان) نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ پس ہمیں اللہ تعالیٰ پھر اس کے رسول ﷺ نے بدعات سے ڈرایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کے نبی ﷺ کی سنت کی پیروی سے روکنے والی خواہشات سے بھی ڈرایا ہے، پھر نبی (کریم) ﷺ نے ہمیں خبر دی کہ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کو اپنی کتاب میں اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کے ذریعے وضاحت و بیان کرنے کے بعد یونہی چھوڑ نہیں دیتا یہاں تک کہ اس کے دل میں اُٹھنے والے خطرات سے آگاہ و متنبہ نہ کردے، تاکہ وہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اور اس کی رضامندی کے راستے سے روکنے کی شیطانی دعوت سے بچ جائے۔

[۱٦]......فحدثنا محمد بن يحيى (ثنا) أبو صالح حدثني معاوية يعني ابن صالح أن عبد الرحمٰن بن جبير بن نفير حدثه عن أبيه عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا وَّعَلٰى جَنْبَيِ الصِّرَاطِ سُوْرٌ فِيْهِ أَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ وَّعَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ مُّرْخَاةٌ وَعَلٰى بَابِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَّقُوْلُ: يَا أَيُّهَاالنَّاسُ ادْخُلُوا الصِّرَاطَ جَمِيْعاً وَلَا تَتَعَوَّجُوْا، وَدَاعٍ يَّدْعُوْ مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ فَإِذَا أَرَادَ فَتْحَ شَيْءٍ مِّنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ قَالَ:وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحْهٗ تَلِجْهُ، فَالصِّرَاطُ: الْإِسْلَامُ، وَالسُّتُورُ: حُدُوْدُ اللّٰهِ۔ وَالْأَبْوَابُ الْمُفَتَّحَةُ: مَحَارِمُ اللّٰهِ۔ وَذٰلِكَ الدَّاعِيْ عَلٰى رَأْسِ الصِّرَاطِ: كِتَابُ اللّٰهِ۔ وَالدَّاعِيْ مِنْ فَوْقٍ: وَاعِظُ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ . [1]

(۱۶)......سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی مثال بیان کی اور (صراط مستقیم کے) راستہ کے دونوں اطراف فصیل ہے، جس میں کھلے ہوئے دروازے ہیں اور ان دروازوں پر پردے لٹک رہے ہیں اور راستے کے دروازے پر ایک داعی (بلانے والا) ہے، جو کہہ رہا ہے اے لوگو! تم سب مل کر (اس سیدھے) راستے میں داخل ہو جاؤ اور ٹیڑھے راستے اختیار نہ کرو، اور

---

[1] ترمذی، کتاب الامثال، باب ماجاء فی مثل اللّٰہ لعبادہ (۲۸۵۹)، مسند احمد (۱۸۲/٤،۱۸۳) حاکم (۷۳/۱) طحاوی فی المشکل (۳/۳۵) امام حاکم، ذھبی اور علامہ الالبانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ایک دوسرا داعی راستے کے اوپر سے بلا رہا ہے۔ تو جب کوئی ان دروازوں میں سے کسی دروازے کو کھولنے کا ارادہ کرتا ہے، تو (داعی) کہتا ہے تیری خرابی ہو اسے نہ کھول، اگر تو نے اسے کھول لیا، تو تو اِس میں داخل ہو جائے گا۔ پس راستہ اسلام (کا راستہ) ہے اور پردے اللہ تعالیٰ کی حدود، ہیں اور کھلے ہوئے دروازے اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ (ناجائز) کام، ہیں اور راستے کے سرے پر بلانے والے سے مراد اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، اور اوپر سے بلانے والا' ہر مسلمان کے دل میں اللہ کی پند و نصائح کرنے والا ہے۔''

[۱۷]......وحدثني محمد بن إدريس الرازي حدثنا آدم بن أبي إياس حدثنا الليث بن سعد عن معاوية بن صالح عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ضَرَبَ اللّٰهُ صِرَاطاً مُسْتَقِيْماً ، وَعَلٰى جَنْبَيِ الصِّرَاطِ سُوْرٌ فِيْهِ أَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ، وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاةٌ، وَعَلٰى بَابِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَدْعُوْ مِنْ فَوْقَ الصِّرَاطِ ، فَإِذَا أَرَادَ فَتْحَ شَيْءٍ مِّنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ ، قَالَ: وَيْحَكَ لا تَفْتَحْهُ، فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ وَالصِّرَاطُ:الْإِسْلَامُ۔ وَالسُّتُورُ: حُدُوْدُ اللّٰهِ۔ وَالْاَبْوَابُ الْمُفَتَّحَةُ: مَحَارِمُ اللّٰهِ۔ وَذٰلِكَ الدَّاعِيْ عَلٰى رَأْسِ الصِّرَاطِ: كِتَابُ اللّٰهِ. وَالدَّاعِيْ مِنْ فَوْقٍ : وَاعِظُ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ . [1]

(۱۷)......سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی مثال بیان کی ہے کہ راستے کے دونوں اطراف میں فصیل ہے جس میں دروازے کھلے ہیں اور دروازوں پر پردے لٹک رہے ہیں اور راستے کے دروازے پر ایک بلانے والا راستے کے اوپر سے بلا رہا ہے۔ تو جب کوئی ان دروازوں میں سے کسی کو کھولنے کا ارادہ کرتا ہے، تو وہ کہتا ہے کہ تیری بربادی ہو، اسے نہ کھول۔ اگر تو نے اسے کھول دیا، تو تو اس میں داخل ہو جائے گا۔ (وہ) راستہ 'اسلام' ہے اور پردے 'اللہ تعالیٰ کی حدود' ہیں اور کھلے ہوئے دروازے 'اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ (ناجائز) کام' ہیں اور راستے کے سرے پر بلانے والے سے مراد 'اللہ تعالیٰ کی کتاب' ہے۔ اور اوپر سے بلانے والا ہر مسلمان کے دل میں اللہ تعالیٰ (کی طرف سے) وعظ و نصیحت کرنے والا ہے۔

[۱۸]......وحدثني محمد بن إدريس حدثني يزيد بن عبد ربه الحمصي (ثنا) بقية بن الوليد حدثني بحير بن سعد عن خالد بن معدان عَنِ جبير بن نفير عَنِ النَّواسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطاً مُّسْتَقِيْماً عَلٰى كَنَفِيِ

---

[1] مسند احمد (۱۸۲/۴، ۱۸۳)

الصِّرَاطِ سُوْرَانِ لَهُمَا أَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ وَّعَلَى الْأَبْوَابِ سُتُوْرٌ وَدَاعٍ يَدْعُوْ عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٍ يَدْعُوْ مِنْ فَوْقِهٖ (وَاللّٰهُ يَدْعُوْ إِلٰى دَارِالسَّلَامِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ)(سورة يونس:٢٥) فَالْأَبْوَابُ الَّتِيْ عَلٰى كَنَفَي الصِّرَاطِ: حُدُوْدُ اللّٰهِ لَا يَقَعُ أَحَدٌ فِيْ حُدُودِ اللّٰهِ حَتّٰى يَكْشِفَ سِتْرَ اللّٰهِ وَالَّذِي يَدْعُوْ مِنْ فَوْقِهٖ: وَاعِظُ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِهٖ . ❶

(۱۸)......سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک! اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی مثال بیان کی ہے کہ راستے کے دونوں جانب دو فصیلیں ہیں، ان دونوں فصیلوں میں کھلے ہوئے دروازے ہیں اور دروازوں پر پردے ہیں اور ایک بلانے والا راستے کے سرے پر بلا رہا ہے اور دوسرا اس کے اوپر سے بلا رہا ہے (پھر یہ آیت تلاوت فرمائی) ''اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہِ راست پر چلنے کی توفیق دیتا ہے۔'' تو راستے کے دونوں اطراف دروازے اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں۔ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے (لٹکائے ہوئے) پردے کو کھولے بغیر اللہ تعالیٰ کی حدود میں واقع نہیں ہوتا۔ اور راستے کے اوپر سے بلانے والا مومن کے دل میں اللہ تعالیٰ کا وعظ و نصیحت کرنے والا ہے۔

[۱۹]...... حدثنا أبو سلمة يحيى بن خلف (ثنا) أبو عاصم عن عيسى بن ميمون (ثنا) ابن أبي نجيح عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ: ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ﴾ قَالَ: اَلْبِدَعُ وَالشُّبُهَاتُ . ❷

(۱۹) امام مجاہد رحمہ اللہ فرمان الٰہی ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان راستوں سے مراد بدعات وشبہات ہیں۔

[۲۰]......حدثنا إسحاق (أنبأ) روح عن شبل عن ابن أبي نجيح عن مجاهد ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهٖ﴾ قال: اَلْبِدَعُ وَالشُّبُهَاتُ . ❸

(۲۰)......(ایک اور سند سے) امام مجاہد رحمہ اللہ سے ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهٖ﴾ کی تفسیر منقول ہے کہ اس سے مراد بدعات وشبہات ہیں۔

[۲۱]......حدثنا إسحاق (أنبأ) جرير عن منصور عن أبي وائل عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَلصِّرَاطُ مُحْتَضَرٌ يَّحْضُرُهُ الشَّيَاطِيْنُ يُنَادُوْنَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ! هَلُمَّ، يَا عَبْدَ اللّٰهِ هَلُمَّ، هٰذَا الطَّرِيْقَ

---

❶ مسند احمد (۱۸۳،۱۸۲/٤) ❷ دارمی (۲۳/۱) الابانة لابن بطة (۱۳٤)

❸ سنن دارمی (۲۳/۱) الابانة لابن بطة (۱۳٤).

لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، فَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ ، قَالَ: حَبْلُ اللّٰهِ ، هُوَ: كِتَابُ اللّٰهِ . ❶

(۲۱)......سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صراط (مستقیم) کے پاس شیاطین موجود رہتے ہیں، جو پکارتے رہتے ہیں کہ اے اللہ کے بندے! ادھر آؤ۔ اے اللہ کے بندے! اس راستے کی طرف آؤ، مقصدان کا اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکنا ہوتا ہے' تو تم اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو' فرماتے ہیں: اللہ کی رسی سے مراد' اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآنِ حکیم)' ہے۔

[۲۲]......وحدثنا إسحاق (أنبأ) وكيع عن الأعمش عن أبي وائل عن عبد الله مثله . ❷

(۲۲)......ایک اور سند کے ساتھ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

[۲۳]......حدثنا إسحاق (أنبأ) سفيان عن جامع بن أبي راشد عن أبي وائل عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَبْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَمَرَ بِهِ الْقُرْآنُ . ❸

(۲۳)......(ایک اور سند سے) سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حَبْلُ اللّٰه (اللہ کی رسی جس کو تھامنے کا) حکم دیا ہے، سے مراد قرآنِ حکیم ہے۔

[۲٤]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) وكيع (انبا) مسعر عن منصور عن أبي وائل عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ: كِتَابُ اللّٰهِ . ❹

(۲۴)......سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صراطِ مستقیم سے مراد' اللہ کی کتاب (قرآن حکیم)' ہے۔

[۲٥]......حدثنا اسحاق (أنبأ) وكيع عن الحسن بن صالح عن عبد اللّٰه بن محمد بن عقيل عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ ، هُوَ: الْإِسْلَامُ . ❺

(۲۵) ......سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صراط مستقیم سے مراد' اسلام' ہے۔

[۲٦]......حدثنا أحمد بن عبدة (ثنا) حماد بن زيد عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ: قَالَ لَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ: تَعَلَّمُوا الْإِسْلَامَ فَإِذَا تَعَلَّمْتُمُوهُ فَلَا تَرْغَبُوْا عَنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ فَإِنَّهُ

---

❶ سنن دارمی (۲/٥۲٤) الشريعة للاٰجري (۱٦/الابانة (۱۳٥).

❷ سنن دارمی (۲/٥۲٤) الشريعة للاٰجري (۱٦/الابانة (۱۳٥).

❸ تفسیر طبری (۷٥٦۸).

❹ حاكم (۲٥۸/۱) تفسير طبری (۱۷۷).

❺ حاكم (۲٥۸/۲) تفسير طبری (۱۷۸)

الْإِسْلَامُ وَلَا تُحَرِّفُوْا الصِّرَاطَ يَمِيْناً وَّشِمَالاً وَعَلَيْكُمْ بِسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ ﷺ وَالَّذِيْ كَانُوا عَلَيْهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقْتُلُوا صَاحِبَهُمْ وَيَفْعَلُوْا الَّذِيْ فَعَلُوا فَإِنَّا قَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقْتُلُوْا صَاحِبَهُمْ وَيَفْعَلُوْا الَّذِيْ فَعَلُوا ، فَإِنَّا قَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقْتُلُوا صَاحِبَهُمْ وَمِنْ قَبْلِ أَنْ يَفْعَلُوْا الَّذِيْ فَعَلُوْا بِخَمْسَةِ عَشْرِ سَنَةٍ وَإِيَّاكُمْ وَهٰذِهِ الْأَهْوَاءَ الَّتِيْ تُلْقِيْ بَيْنَ النَّاسِ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فَأَخْبَرْتُ بِهِ الْحَسَنَ فَقَالَ: صَدَقَ وَنَصَحَ وَحَدَّثْتُ بِهِ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيْرِيْنَ فَقَالَتْ لِيْ: بِأَهْلِيْ أَنْتَ هَلْ حَدَّثْتَ بِهٰذَا مُحَمَّداً؟ قُلْتُ: لَا . قَالَتْ: فَحَدِّثْهُ إِيَّاهُ . [1]

(۲۶)......ابوالعالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسلام سیکھو تو جب اسلام سیکھ لو پھر اس سے بے رغبتی نہ کرو اور صراط مستقیم کو لازم پکڑو، بے شک وہ عین اسلام ہے۔ اور صراط (مستقیم) سے دائیں بائیں انحراف نہ کرو اور اپنے نبی (کریم) اکی سنت اور اس طریقے کو لازم پکڑو، جس پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت اور بدعات کی ایجادات سے قبل صحابہ رضی اللہ عنہ کار بند تھے۔ ہم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت اور ان لوگوں کی کارستانیوں سے پندرہ برس قبل قرآن حکیم پڑھ رکھا تھا۔ (لہٰذا) تم ان خواہشات سے بچے رہنا جو لوگوں میں عداوت وبغض کے بیج بوتی ہیں۔

عاصم احول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالعالیہ کا یہ بیان امام حسن (بصری) کو بتایا، تو وہ فرمانے لگے: ''انہوں نے درست فرمایا اور نصیحت وخیر خواہی کی''۔ پھر میں نے یہ بیان سیدہ حفصہ بنت سیرین رحمہ اللہ کو بتایا تو وہ فرمانے لگیں: ''کیا تو نے یہ حدیث محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے بیان کی؟'' میں نے کہا کہ نہیں، تو (حفصہ) نے فرمایا کہ یہ بیان 'محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو بھی سناؤ۔

[۲۷]......حدثنا محمود بن غيلان (أنبأ) أبو النضر يعني هاشم بن القاسم (ثنا) حمزة بن المغيرة قال أبو النضر وكان أعبد رجل بالكوفة ، قال: (ثنا) عاصم الأحول عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ: ﴿ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴾ قَالَ: هُوَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَاحِبَاهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ ، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلْحَسَنِ فَقَالَ: صَدَقَ أَبُو الْعَالِيَةِ وَنَصَحَ . [2]

(۲۷)......ابوالعالیہ رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں: اس سے مراد نبی کریم ﷺ اور سیدنا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ تو میں نے ابوالعالیہ رحمہ اللہ کا قول حسن بصری رحمہ اللہ سے ذکر کیا، تو وہ فرمانے لگے کہ ابوالعالیہ رحمہ اللہ نے درست فرمایا اور نصیحت وخیر خواہی کی۔

شرح حدیث:......مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ صراطِ مستقیم سے مراد اسلام، قرآن، رسول اللہ ﷺ

---

[1] عبدالرزاق (۲۰۷۵۸) الشریعة لآجری (۱۹) الابانة (۱۳۶).

[2] مستدرك حاكم (۲/ ۲۵۰) تفسير طبری (۱۸۴).

اور ابوبکر وعمر فاروق وغیرہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا راستہ ہے۔ ظاہر ہے راہ عمل سے بنتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے دنیا میں آکر خود تو کوئی عمل کر کے نہیں دکھایا نہ نماز پڑھی نہ روزہ رکھا نہ زکوۃ دی۔ تمدنی، معاشی، معاشرتی زندگی گزارنے کے احکامات جو اللہ احکم الحاکمین نے اپنے بندوں پر عائد کیے ہیں، ان احکامات کی بجا آوری کے طریقے بتانے کے لیے اپنے بندوں میں سے رسول منتخب کیے ان رسولوں پر بذریعہ وحی اپنے احکام نازل فرمائے اور رسولوں کو اپنے حکموں پر چلنے کا طریقہ بتایا، پھر اُمتوں کو حکم دیا کہ وہ اس کے حکموں کی تعمیل رسولوں کے طریقے پر کریں، پس وہ رسولوں کا طریقہ ہی اللہ کی سیدھی راہ ہے۔

لہٰذا صراطِ مستقیم خالص آسمان سے نازل شدہ ہدایت کا نام ہے۔ جس کی عملی تفسیر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے، لہٰذا کسی امتی کا ذاتی قول وفعل صراطِ مستقیم نہیں ہوسکتا ہے۔

[۲۸]......حدثني محمد بن إدريس (ثنا) أحمد بن ابى الحواري (ثنا) مروان بن محمد (ثنا) يزيد بن السَّمْط وكان ثقة عن الوضين بن عطاء عَنْ يَزِيْدَ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى ثِغْرَةٍ مِنْ ثِغَرِ الْإِسْلَامِ (اللّٰهَ اَللّٰهَ) لَا يُؤْتَى الْإِسْلَامُ مِنْ قِبَلِكَ . ❶

(۲۸)...... یزید بن مرثد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان آدمی اسلام کی سرحدوں میں سے ایک سرحد پر ہے۔ اللہ اللہ (کلمہ تعجب وتنبیہ) تیری طرف سے اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔

[۲۹]......حدثنا محمد بن إدريس (ثنا) إبراهيم بن محمد بن يوسف الفريابي (ثنا) أيوب ابن سويد سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُوْلُ: كَانَ يُقَالُ: مَا مِنْ مُّسْلِمٍ إِلَّا وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى ثِغْرَةٍ مِنْ ثِغَرِ الْإِسْلَامِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَلَّا يُؤْتَى الْإِسْلَامُ مِنْ ثِغْرَتِهٖ فَلْيَفْعَلْ . ❷

(۲۹)...... امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں: یہ بات (لوگوں میں) عام ہے کہ ہر مسلمان اسلام کی سرحدوں میں سے ایک سرحد پر کھڑا ہے تو جو شخص استطاعت رکھتا ہے کہ اس کی طرف سے اسلام کو گزند نہ پہنچے تو وہ ایسا کرلے۔

[۳۰]......حدثني محمد بن ادريس حدثني أحمد بن أبي الحواري حدثني إسحاق بن خلف وكان من الخائفين قال: قَالَ الْحَسَنُ بْنُ حَيٍّ: إِنَّمَا الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى الْإِسْلَامِ بِمَنْزِلَةِ الْحِصْنِ فَإِذَا أَحْدَثَ الْمُسْلِمُ حَدَثاً ثَغَرَ فِي الْإِسْلَامِ مِنْ قِبَلِهٖ فَإِنْ أَحْدَثَ الْمُسْلِمُوْنَ كُلُّهُمْ فَاثْبُتْ أَنْتَ عَلَى الْأَمْرِ الَّذِيْ لَوِ اجْتَمَعُوْا عَلَيْهِ لَقَامَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ بِالْأَمْرِ الَّذِيْ أَرَادَهٗ مِنْ

❶ الضعيفة للالبانى (١١٦٥).

❷ الضعيفة (١١٦٥).

خَلْقِهِ لا يُؤْتَى الْإِسْلَامُ مِنْ قِبَلِكَ . ❶

(۳۰) حسن بن حی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بے شک مسلمان اسلام کے لیے قلعہ کی مانند ہیں تو جب کوئی مسلمان بدعت نکالتا ہے، تو گویا وہ اپنی طرف سے اسلام (کے قلعہ) میں سوراخ کرتا ہے۔ تو اگر تمام مسلمان بدعتی ہو جائیں تو (پھر بھی) اس کام پر ثابت قدم رہ۔ کہ اگر لوگ اس کام پر اکٹھے ہو جائیں کہ اللہ تعالیٰ کا دین قائم ہو جائے اس طریقے سے، جو طریقہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے چاہتا ہے۔ تیری طرف سے اسلام کو کوئی گزند نہ پہنچے۔

[امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان]

[۳۱]......حدثنا أبو قدامة عبيد الله بن سعيد (ثنا) عبد الرحمٰن بن مهدي (ثنا) عبد الله بن المبارك عن عتبة بن أبي حكيم عن عمرو بن جارية اللخمي عن أبي أمية الشعباني قَالَ: لَقِيْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ: ﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ (سورةالمائده:۱۰۵) فقال: أما وَاللّٰهِ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْهَا خَبِيْرًا، سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((بَلِ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهُوْا عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُّطَاعاً وَهَوًى مُّتَّبَعاً وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَّإِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَإِيَّاكَ وَأَمْرَ الْعَوَامِّ فَإِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ أَيَّامًا اَلصَّبْرُ فِيْهِنَّ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِمْ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَّعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهِ قَالَ: وَزَادَنِيْ غَيْرُهُ قِيْلَ لَهُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالَ: خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ)) ❷

(۳۱)......ابوامیہ شعبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا: ''اے ایمان والو! اپنی فکر کرو جب تم راہِ راست پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ رہے اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں'' (المائدۃ:۱۰۵) تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تو نے اس بارے بہت خبر رکھنے والے شخص سے دریافت کیا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلکہ تم آپس میں ایک دوسرے کو نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو، تو جب تم دیکھو کہ بخیلی کی بات مانی جاتی ہو اور خواہشات کی پیروی کی جاتی ہو، اور ہر صاحب رائے اپنی رائے پر خوش ہوتا ہو تو تم اپنی فکر کرو اور عوام کے معاملہ سے بچے رہنا' پس بے شک تمہارے بعد

---

❶ الجرح والتعديل (٨٥٢) اس کی سند میں ایوب بن سوید ضعیف ہے۔

❷ ابوداود، کتاب الملاحم، باب الامر والنهی (٤٣٤١) ترمذی (٥٠٥١) البیهقی (٩٢/١٠) الحلية ابو نعیم (٣٠/٢) ابن ماجه (٤٠١٤) شرح السنة بغوی (٣٤٨/١٤).

ایسے دن بھی آئیں گے کہ ان میں صبر کرنا آگ کا انگارہ مٹھی میں بند کرنے کے برابر ہوگا ان ایام میں (نیک) عمل کرنے والے کو اپنے جیسے عمل کرنے والے پچاس آدمیوں کے برابر ثواب و اجر ملے گا''۔ دوسری سند میں ہے کہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ان میں سے پچاس آدمیوں کے برابر؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم (صحابہ) میں سے پچاس آدمیوں کے برابر ثواب ملے گا۔

[صحابہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت کا بیان]

[۳۲]......حدثني محمد بن إدريس (ثنا) عبد الله بن يوسف التنيسي (ثنا) خالد بن يزيد بن صبيح المري عن إبراهيم بن أبي عبلة عن عتبة بن غزوان أخي بني مازن بن صعصعة وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ لِلْمُتَمَسِّكِ فِيْهِنَّ يَوْمَئِذٍ بِمَا أَنْتُم عَلَيْهِ أَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَوَمِنْهُمْ؟ قَالَ: بَلْ مِنْكُمْ. [1] وَمَدَحَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الَّذِيْنَ قَبِلُوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا أَدَّى إِلَيْهِمْ عَنِ اللّٰهِ وَأَثْنٰى عَلَيْهِمْ وَهُمُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَضَرَبَ بِهِمُ الْمَثَلَ فِي التَّوْرَاةِ وَلِإِنْجِيْلِ فَقَالَ: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ (سورة الفتح:۲۹) وَقَالَ: ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ (سورة الفتح:۱۸).

(۳۲)......عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تمہارے بعد صبر کے دن آئیں گے، ان حالات میں (دین اسلام) کو مضبوطی سے تھامنے والے کو تمہارے پچاس آدمیوں کے برابر اجر وثواب ملے گا'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے نبی! کیا ان میں سے (پچاس آدمیوں کے برابر)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم میں سے (پچاس آدمیوں کے برابر)

اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی مدح و تعریف کی ہے، جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہنچائی اور بیان کی ہوئی ہر بات کو قبول کر لیتے ہیں اور وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے مہاجر و انصار صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں، جن کی مثال اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے: ''محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں، آپس میں رحمدل ہیں۔'' (سورۃ الفتح:۲۴) دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت تلے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔'' (سورۃ الفتح:۱۸)

---

[1] طبراني كبير (۱۷۷/۱۷) (۲۸۹).

[٣٣]......فَهُمْ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ بَعْدَ رَسُوْلِهٖ ﷺ يُؤَدُّوْنَ عَنِ الرَّسُوْلِ مَا أَدّٰى إِلَيْهِمْ لِأَنَّهٗ بِذٰلِكَ أَمَرَهُمْ فَقَالَ: لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ فَمَضَوْا عَلٰى مِنْهَاجِ نَبِيِّهِمْ مُتَّبِعِيْنَ حُكْمَ الْقُرْآنِ وَسُنَّةَ الرَّسُوْلِ .

(۳۳)......سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے بعد اللہ کی مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں، وہ رسول اللہ ﷺ کی پہنچائی ہوئی ایک ایک بات آگے پہنچا گئے، کیونکہ آپ ﷺ نے انہیں اس چیز کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ موجود حاضر کو فرمایا: احکام ان لوگوں تک پہنچا دینے چاہیے جو یہاں موجود و حاضر نہیں۔ تو وہ صحابہ رضی اللہ عنہم قرآنی احکام اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے اپنے نبی ﷺ کے منہج پر گامزن ہو گئے۔

[مسلمانوں کی فرقہ بندی اور اہل کتاب کے طریقوں پر چلنے کا بیان]

[٣٤]...... وَمَدَحَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ وَأَمَرَ بِاتِّبَاعِ سُنَّتِهٖ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ بَعْدَهٗ وَحَذَّرَ أُمَّتَهُ الْمُحْدَثَاتِ الَّتِي أَحْدَثَتْ بَعْدَهُمْ وَأَخْبَرَ أَنَّهَا بِدْعَةٌ ، وَذَمَّ اللّٰهُ مَنْ أَحْدَثَ مِنَ الْأُمَمِ الْمَاضِيَةِ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ مَالَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ فَحَذَّرَنَا أَنْ نَكُوْنَ مِثْلَهُمْ وَأَخْبَرَ أَنَّهٗ قَدْ نَهَاهُمْ أَنْ يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَ وَنَهَانَا عَنْ مِثْلِ مَا نَهَاهُمْ عَنْهُ فَقَالَ: ﴿شَرَعُوْا لَهُمْ مِنَ الدِّيْنِ مَالَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ﴾ (سورة الشورىٰ:٢١)

فَشَرَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الشَّرَائِعَ وَسَنَّ السُّنَنَ بِإِذْنِ رَبِّهٖ وَوَحْيِهٖ لاَ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ وَشَهِدَ اللّٰهُ لَهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ: ﴿ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى، وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى، إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴾(سورة النجم:٢-٤)

وَقَالَ: ﴿ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لاَ تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ ﴾ (سورة النساء:١٧١)

وَقَالَ: ﴿ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِيْثَاقُ الْكِتَابِ أَلَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ﴾(سورة الاعراف : ١٦٩)فَحَذَّرَنَا أَنْ نَكُوْنَ مِثْلَهُمْ لِأَنَّا وَرِثْنَا الْكِتَابَ كَمَا وَرِثُوْهُ وَدرسْنَاهُ كَمَا دَرَسُوْهُ .

(۳۴)...... نبی کریم ﷺ نے بھی ان کی مدح و تعریف کی ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے۔ ''سب لوگوں سے میرا زمانہ بہتر ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی سنت اور اپنے بعد آنے والے خلفاء راشدین کی سنت کی اتباع و پیروی کا حکم دیا ہے اور اپنی امت کو صحابہ کے بعد پیدا ہونے والے نئے کاموں سے متنبہ اور بیان کیا ہے کہ وہ نئے کام بدعت ہیں اور

اللہ تعالیٰ نے سابقہ اقوام وامم کی مذمت کی ہے، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین میں ایسی بدعات شامل کر لیں تھیں، جن کی اللہ تعالیٰ نے انہیں اجازت تک نہیں دی تھی، تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان جیسا بننے سے ڈرایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ اس نے انہیں اللہ تعالیٰ پر حق کے سوا کچھ کہنے سے منع کیا تھا، اور ہمیں بھی اسی طرح منع کیا ہے جیسے انہیں منع کیا تھا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''انہوں نے ایسے ایسے احکام دین مقرر کر دیئے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے شریعت کے قوانین وسنن اپنے رب کے حکم و وحی سے مقرر فرمائے ہیں نہ کہ اپنی طرف سے، اور اللہ تعالیٰ نے (باقاعدہ) اس کی شہادت و گواہی دی ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''نہ تمہارے ساتھی نے راہ گم کی ہے اور نہ وہ ٹیڑھی راہ پر ہے، اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں، وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔''

ایک اور جگہ فرمایا:

''اے اہل کتاب! اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزر جاؤ اور اللہ پر بجز حق کے اور کچھ نہ کہو۔''

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے: ''کیا ان سے اس کتاب کے اس مضمون کا عہد نہیں لیا گیا کہ اللہ کی طرف بجز حق بات کے اور کسی بات کی نسبت نہ کریں اور انہوں نے اس کتاب میں جو کچھ تھا وہ پڑھ لیا۔'' تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان جیسا ہونے سے ڈرایا ہے، کیونکہ ہم بھی کتاب کے وارث ہیں جیسے وہ وارث تھے اور ہم نے بھی کتاب کو پڑھ لیا ہے، جیسے انہوں نے پڑھا تھا۔

[٣٥]...... ثُمَّ أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنَّا سَنَسُنُّ بِسُنَّتِهِمْ وَنَتَّبِعُ آثَارَهُمْ وَيَبْتَدِعُ بَعْضُنَا كَمَا ابْتَدَعُوا، فَقَالَ: ((لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)) [1]

(۳۵)...... پھر نبی کریم ﷺ نے ہمیں بتایا ہے کہ ہم عنقریب ان کے طریقے اپنائیں گے اور ان کے آثار کی پیروی کریں گے، اور ہم میں سے بھی کچھ لوگ بدعات نکالیں گے، جیسے کہ وہ بدعات نکالتے رہے ہیں۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے۔ ''تم ضرور اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلو گے۔

[٣٦]...... وَقَالَ: ((أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِي النُّجُوْمُ وَالتَّكْذِيْبُ بِالْقَدْرِ وَأَئِمَّةٌ مُّضِلِّيْنَ)) [2]

---

[1] ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء لتركبن سنن من كان قبلكم (٢١٨٠)، مسند احمد (٢١٨/٥)، مسند حميدى (٨٤٨) البيهقى دلائل النبوة (١٢٥/٥).

[2] مسند احمد (٩٠/٥) السنة لابن عاصم (١٤٢/١) الطبرانى فى الكبير (٢٨٩/٨) (٨١١٣).

وَبَرَّأَ اللّٰهُ تَعَالٰی نَبِيَّهٗ ﷺ مِنْ ﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ﴾ (سورة الانعام:١٥٩) وَأَمَرَ بِاتِّبَاعِ سَبِيْلِهٖ فِيْ كِتَابِهٖ وَسُنَّةِ نَبِيِّهٖ ﷺ ، بِذٰلِكَ جَاءَتِ الْأَخْبَارُ الْمُتَوَاتِرَةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ ذَكَرْنَا بَعْضَهَا وَسَنَذْكُرُ بَعْضَ مَا يَحْضُرُنَا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ .

(۳۶)...... نیز فرمایا: ''میں اپنی امت پر سب سے زیادہ جس چیز سے ڈرتا ہوں وہ: ستارہ پرستی، تقدیر کو جھٹلانا اور گمراہ کرنے والے ائمہ ہیں۔'' اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو اس سے بری قرار دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: ''بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے کی اتباع کا حکم اپنی کتاب میں اور اپنے نبی ﷺ کی سنت میں دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے اس موضوع پر احادیث متواترہ مروی ہیں جن میں سے کچھ ہم نے ذکر کر دی ہیں اور مزید جو مستحضر ہوئیں وہ ان شاء اللہ بیان کریں گے۔

[۳۷]......حدثنا أبو قدامة عبيد الله بن سعيد (ثنا) سفيان عن الزهري عن سنان ابن أبي سنان عَنْ أَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ أَتٰی حُنَيْناً مَرَّ بِشَجَرَةٍ يُعَلِّقُ الْمُشْرِكُوْنَ عَلَيْهَا أَمْتِعَتَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ ، قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰی لِمُوْسٰی: ﴿ اِجْعَلْ لَّنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ﴾ (سورۃالاعراف:١٣٨) لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ . [1]

(۳۷)......ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ جب حنین تشریف لائے تو ایک درخت کے پاس سے گزرے، جس پر مشرکین اپنے سامان اور اسلحہ لٹکاتے تھے، وہ درخت ''ذات انواط'' کے نام سے معروف و مشہور تھا۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے بھی ''ذات انواط'' مقرر فرما دیجئے، جیسا کہ ان کے لیے ''ذات انواط'' مقرر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سب سے بڑا ہے، یہ تو وہی بات ہوئی جیسے موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا: ''اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی ایک معبود ایسا ہی مقرر کر دیجئے جیسے ان کے لیے یہ معبود ہیں۔'' (آپ ﷺ نے فرمایا) تم ضرور اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلو گے۔

شرح حدیث:

۱۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ اُمت محمدیہ بھی پہلے گمراہ اور مشرک لوگوں کے نقش قدم پر چلے گی۔

۲۔ مزاروں سے تبرک حاصل کرنے والوں کو اس حدیث پر غور کرنا چاہیے۔ کیونکہ مزار پرستی خالص یہود و نصاریٰ

---

[1] ترمذی ، کتاب الفتن ، باب ماجاء لترکبن سنن من کان قبلکم (٢١٨٠) مسند احمد (٢١٨/٥) مسند حمیدی (٨٤٨) دلائل النبوۃ البیہقی (١٢٥/٥).

کی بدعت ہے۔ جسے تصوف کے ذریعے اسلام میں داخل کیا گیا ہے۔ جس وجہ سے آج بھی بے شمار مسلمان مزاروں کے درختوں کو متبرک سمجھتے ہیں۔

[٣٨]...... حدثنا إسحاق بن ابراهيم (ثنا) عبد الرزاق (ثنا) معمر عن الزهري عن سنان بن أبي سنان الديلي عَنْ أَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ حُنَيْنٍ فَمَرَرْنَا بِسِدْرَةٍ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْ لَنَا هٰذِهِ ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لِلْكُفَّارِ ذَاتُ أَنْوَاطٍ؟ وَكَانَ لِلْكُفَّارِ سِدْرَةٌ يَنُوْطُوْنُ سِلاحَهُمْ بِهَا فَيَنْكِفُوْنَ حَوْلَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُلْتُمُوهَا كَمَا قَالُوْا﴿اِجْعَلْ لَّنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ﴾ قَالَ: ﴿إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ﴾ إِنَّكُمْ تَرْكَبُوْنَ سُنَنَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ)) [1]

(٣٨)......(ایک اور سند سے) ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حنین کی طرف گئے، تو ایک بیری کے درخت کے پاس سے ہمارا گزر ہوا، چنانچہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس (بیری کے) درخت کو ہمارے لیے 'ذاتِ انواط' مقرر فرما دیجئے۔ جیسے کفار کے لیے 'ذاتِ انواط' مقرر ہے کافروں کے لیے بھی ایک بیری کا درخت تھا' جس پر وہ اپنا اسلحہ لٹکاتے تھے اور اس کے ارد گرد بیٹھتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے تو وہی بات کی جو بنی اسرائیل نے کی تھی۔ ''اے موسیٰ ہمارے لیے بھی ایک معبود ایسا ہی مقرر کر دیجئے جیسے ان کے یہ معبود ہیں'' تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: کہ تم لوگوں میں بڑی جہالت ہے، بے شک تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلو گے۔''

[٣٩]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) عبد الله بن الليثي بن عبيد الضبعي عن جويرية عن مالك عن الزهري عن سنان بن أبي سنان الديلي حدثه عَنْ أَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى حُنَيْنٍ وَنَحْنُ حَدِيْثُوْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ قَالَ: وَكَانَتْ لِلْكُفَّارِ سِدْرَةٌ يَعْكُفُوْنَ عِنْدَهَا وَيَنُوْطُوْنَ بِهَا أَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ قَالَ: فَمَرَرْنَا بِسِدْرَةٍ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّهَا السُّنَنُ اللّٰهُ أَكْبَرُ قُلْتُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَمَا قَالَ بَنُوْ إِسْرَآئِيْلَ لِمُوْسٰى: ﴿إِجْعَلْ لَنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ: إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ﴾ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ . [2]

(٣٩)......ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے بسند دیگر مروی ہے، فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حنین گئے، جب کہ ہم نئے نئے حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے۔ فرماتے ہیں کہ کفار کی ایک بیری ہوتی تھی، جس کے پاس وہ بیٹھتے تھے۔ اس پر اپنا اسلحہ لٹکاتے تھے جو ''ذاتِ انواط'' کے نام سے معروف تھی۔ چنانچہ ہمارا گزر ایک بیری کے پاس سے

---

[1] السنن الکبری للنسائی ٦/ ٣٤٦، المعجم الکبیر للطبرانی ٣/ ٢٤٣.

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ٣/ ٢٤٤.

ہوا، تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے بھی ''ذاتِ انواط'' مقرر کر دیجئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! (اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں) مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم نے تو اُنہی طریقوں کی بات کر دی جیسے بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کی تھی کہ ''(اے موسیٰ) ہمارے لیے بھی ایک معبود ایسا ہی مقرر کر دیجئے جیسے ان کے یہ معبود ہیں'' تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''تم لوگوں میں بڑی جہالت ہے'' تم ضرور پہلے لوگوں کے طریقوں پر گامزن ہو گے۔

[٤٠]......حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) أبو صالح حدثني الليث حدثني عقيل عن ابن شهاب أخبرني ابن أبي سنان الديلي عَنْ أَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُمْ خَرَجُوْا مِنْ مَكَّةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى حُنَيْنٍ وَكَانَ لِلْكُفَّارِ سِدْرَةٌ يَعْكُفُوْنَ عِنْدَهَا وَيُعَلِّقُوْنَ بِهَا أَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ قَالَ: فَمَرَرْنَا بِسِدْرَةٍ خَضْرَاءَ عَظِيْمَةٍ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((قُلْتُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى ﴿إِجْعَلْ لَنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ﴾ (سورة الاعراف: ١٣٨) إِنَّهَا السُّنَنُ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ . [1]

(۴۰)......ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ ایک اور سند سے بیان کرتے ہیں کہ وہ (صحابہ) مکہ (مکرمہ) سے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حنین کی طرف گئے اور کفار کی ایک بیری تھی، جس کے پاس وہ بیٹھتے تھے اور اس کے اوپر اپنا اسلحہ لٹکاتے تھے، جسے ''ذاتِ انواط'' کے نام سے پکارا جاتا تھا- فرماتے ہیں: ''ہمارا گزر ایک بہت بڑے سرسبز بیری کے درخت پر ہوا، تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے بھی ''ذاتِ انواط'' مقرر کر دیجئے، جیسے ان کفار کے لیے ''ذاتِ انواط'' ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم نے تو قوم موسیٰ علیہ السلام کی طرح بات کی ہے۔'' (اے موسیٰ) ہمارے لیے بھی ایک معبود ایسا ہی مقرر کر دیجیے جیسے ان کے یہ معبود ہیں'' تو (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا: ''یقیناً تم لوگوں میں بڑی جہالت ہے'' بے شک یہ تو (پہلے لوگوں کے) طریقے ہیں تم تو ضرور پہلے لوگوں کے طریقوں کی پیروی کر کے چھوڑو گے۔

[٤١]......حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) ابن أبي مريم (أنبأ) أبو غسان حدثني زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:((لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ الَّذِيْنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْراً بِشِبْرٍ وَذِرَاعاً بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ سَلَكُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوْهُ)) قُلْنَا:

[1] مسند احمد ٥/٢١٨. اس کی سند میں ابو صلاح عبداللہ بن صالح ضعیف ہے لیکن اس کے دیگر شواہد موجود ہے، جن کی بناء پر حدیث صحیح ہے۔

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى قَالَ: ((فَمَنْ؟)) . ❶

(۴۱)...... سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تم ضرور ان لوگوں کے طریقوں پر چلو گے جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں، بالشت بمقابلہ بالشت اور ہاتھ بمقابلہ ہاتھ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کی بل میں داخل ہوئے ہوں، تو تم بھی اس میں داخل ہو گے۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہود اور عیسائی (مراد ہیں)؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اور کون؟

[٤٢]...... حدثنا أبو موسىٰ إسحاق بن موسىٰ الأنصاري (ثنا) معن بن عيسى حدثني كثير بن عبد الله عن أبيه عَنْ جَدِّهِ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَسْجِدِهِ وَحَوْلَهُ أَصْحَابُهُ فَجَاءَهُ. جِبْرِيْلُ بِالْوَحْيِ فَتَغَشّٰى رِدَاءَهُ فَمَكَثَ طَوِيْلاً حَتّٰى سُرِّيَ عَنْهُ ثُمَّ كَشَفَ رِدَاءَهُ فَإِذَا هُوَ يَعْرِقُ عَرْقاً شَدِيْداً وَإِذَا هُوَ قَابِضٌ عَلٰى شَيْءٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ تَعْرِفُوْنَ كُلَّ مَا يَخْرُجُ مِنَ النَّخْلِ؟ فَقَالَ الْأَنْصَارُ نَحْنُ نَعْرِفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلَّ مَا يَخْرُجُ مِنَ النَّخْلِ فَقَالَ: مَا هٰذَا وَفَتَحَ يَدَهُ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَوٰى ، فَقَالَ: نَوٰى أَيِّ شَيْءٍ؟ فَقَالُوْا: نَوٰى سَنَهٍ، فَقَالَ: صَدَقْتُمْ جَاءَكُمْ جِبْرِيْلُ يَتَعَاهَدُ دِيْنَكُمْ لَتَسْلُكُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ وَلَتَأْخُذُنَّ مِثْلَ أَخْذِهِمْ إِنْ شِبْراً فَشِبْرٌ وَإِنْ ذِرَاعاً فَذِرَاعٌ وَإِنْ بَاعاً فَبَاعٌ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِيْهِ)) ❷

(۴۲)...... عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل علیہ السلام وحی لے کر حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر (مبارک) اوڑھ لی' کافی دیر گزرنے کے بعد وحی کی کیفیت ختم ہوئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر (مبارک) ہٹائی تو آپ کا پسینہ زبردست (بہت زیادہ) بہہ رہا تھا اور آپ کوئی چیز پکڑے ہوئے تھے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ کھجور سے کیا نکلتا ہے؟ انصار نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم جانتے ہیں کہ جو کھجور سے نکلتا ہے' سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک کھول کر پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں (انصار) نے کہا: اے اللہ کے رسول! (یہ) گٹھلیاں ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس چیز کی گٹھلیاں؟ انہوں نے کہا عمدہ کھجور کی گٹھلیاں ہیں' تو آپ نے فرمایا تم نے درست کہا' جبریل تمہیں تمہارے دین کے بارے میں تاکید کرنے آئے تھے۔

---

❶ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل (٣٤٥٦) مسلم (٢٦٦٩) احمد (٨٤/٣).

❷ حاکم (١٢٩/١) طبرانی کبیر (١٣/١٧) حدیث ضعیف ہے راوی حدیث کثیر بن عبداللہ بن عمرو متھم بالکذب ہے۔ (تقریب التھذیب ص۲۸۵).

تم ضرور اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں پر اسی طرح برابر چلو گے جیسے ایک جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے اور البتہ ضرور تم انہی کی طرح کرنے لگ جاؤ گے، بالشت بدلے بالشت کے، اور ہاتھ بدلے ہاتھ کے اور اگر وہ دونوں بازوؤں کے پھیلانے کی مقدار چلے تو تم بھی اتنی مقدار چلو گے۔ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کی بل میں داخل ہوئے ہوں تو تم بھی اس میں داخل ہو کر رہو گے۔

[٤٣]......حدثنا محمد بن يحيى (أنبأ) إسماعيل بن أبان الوراق أبو أويس حدثني ثور بن زيد الكناني وموسىٰ بن ميسرة بن عكرمة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْراً بِشِبْرٍ وَّذِرَاعاً بِذِرَاعٍ وَبَاعًا بِبَاعٍ حَتّٰى لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ دَخَلَ جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ وَحَتّٰى لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ جَامَعَ أُمَّهُ بِالطَّرِيْقِ لَفَعَلْتُمْ)) [1]

(۴۳)......سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ضرور پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلو گے (جیسے) بالشت بمقابلہ بالشت اور بازو بمقابلہ بازو (دو ہاتھ کے بقدر) قدم بمقابلہ قدم۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی گوہ کی بل میں داخل ہوا، تو تم بھی ضرور داخل ہو گے اور یہاں تک کہ اگر ان میں کسی ایک نے سر راہ اپنی ماں سے بے حیائی کی، تو تم بھی ضرور کرو گے۔

[٤٤]...... حدثنا وهب بن بقية (ثنا) خالد بن عبد الله عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بَاعاً بِبَاعٍ وَّذِرَاعاً بِذِرَاعٍ وَّشِبْراً بِشِبْرٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ مَّعَهُمْ قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارىٰ؟ قَالَ: فَمَنْ؟)) . [2]

(۴۴)......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پہلے لوگوں کے طریقوں کی قدم بمقابلہ قدم (دو ہاتھ کے بقدر) ہاتھ بمقابلہ ہاتھ اور بالشت بمقابلہ بالشت پیروی کرو گے، یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کی بل میں داخل ہوئے ہوں، تو تم ضرور ان کے ساتھ داخل ہو گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! یہودی اور عیسائی (مراد ہیں)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور کون؟

[٤٥]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) يزيد بن هارون (أنبأ) محمد بن عمرو عن أبي سلمة عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ: ((فَمَنْ إِذاً؟)) . [3]

---

[1] مستدرك حاكم (٤/ ٥٠٢) تفسير طبرى (١٦٩٤٦) علامہ الہیثمی فرماتے ہیں اس کو بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ مجمع الزوائد (٧/ ٢٦٥).

[2] مسند احمد (٢/ ٣٢٧) (٤٥٠) (٥١١) حاكم (١/ ٣٧).

[3] مسند احمد ٢/ ٤٥٠، ابن ماجه (٣٩٩٣).

(۴۵)...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں ''فَمَنْ إِذاً'' کے الفاظ ہیں یعنی تو پھر اور کون (مراد ہیں)؟

[٤٦]......حدثنا إسحاق (أنبأ) روح بن عبادة (أنبأ) ابن أبي ذئب عن سعيد المقبري عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قال: ((لا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَأْخُذَ أُمَّتِيْ مَاخَذَ الأُمَمِ وَالْقُرُوْن قَبْلَهَا شِبْراً بِشِبْرٍ وَّذِرَاعاً بِذِرَاعٍ فَقَالَ رَجُلٌ: يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمَا فَعَلَتْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: وَهَلِ النَّاسُ إِلَّا أُولٰئِكَ؟)) . ❶

(۴۶)......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک میری امت بھی پہلی امتوں کی چال پر نہ چلے گی، بالشت کے بدل بالشت اور ہاتھ کے بدل ہاتھ، ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! جیسے فارسی اور نصرانی کرتے رہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے علاوہ کون لوگ ہیں؟

[٤٧]......حدثنا إسحاق (أنبأ) أبو عامر العقدي حدثني سليمان بن بلال عن إبراهيم بن أبي أسيد عن جده عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْراً بِشِبْرٍ وَّذِرَاعاً بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَّدَخَلْتُمُوْهُ)) . ❷

(۴۷)......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم ضرور پہلے لوگوں کی چال پر چلو گے، بالشت کے بدل بالشت اور ہاتھ کے بدل ہاتھ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کی بل میں داخل ہوئے ہونگے، تو تم بھی ضرور اس میں داخل ہوگے۔

[٤٨]......حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) عبد العزيز بن عبد الله الأويسي (ثنا) محمد بن جعفر عن ابن أبي حازم عَنْ عَمْرِو بْنِ شَعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْراً بِشِبْرٍ فَذِرَاعاً بِذِرَاعٍ وَّبَاعاً بِبَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَّدَخَلْتُمُوْهُ قَالُوْا: مَنْ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ: فَمَنْ إِلَّا هُمْ؟)) . ❸

(۴۸)......عمرو بن شعیب اپنے باپ شعیب سے روایت کرتے ہیں اور شعیب اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بالضرور اپنے سے پہلے لوگوں کی چال پر چلو گے، بالشت بمقابلہ بالشت اور ہاتھ بمقابلہ ہاتھ اور باع بمقابلہ باع (دو ہاتھ کے پھیلاؤ کی جگہ) یہاں تک کہ اگر وہ گوہ

---

❶ بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة باب قول النبی لتتبعن سنن من کان فیکم (۷۳۱۹)، مسند احمد ابویعلی (٦٢٦٣) مسند احمد (٣٦٨/٢).

❷ مسند احمد (٥١١/٢). ❸ کتاب السنة لابن ابی عاصم (٣٦/١) (٨٣) امام البانی نے شواہد کی بنا پر اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

کی بل میں داخل ہوئے ہوں گے، تو تم بھی بالضرور اسی میں داخل ہو گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول کون؟ یہودی اور عیسائی مراد ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے سوا کون (ہو سکتے ہیں)؟

[٤٩]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) أحمد بن عبد الله بن يونس (ثنا) عبد الحميد (ثنا) شهر حدثني ابن غنم أَنَّ شَدَّادَ بْنَ اَوْسٍ حَدَّثَهُ عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((لَتَحمِلُنَّ شِرَارُ هٰذِهِ الأُمَّةِ عَلٰى سُنَنِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ حَذْوَا لْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ)). ❶

(۴۹)...... شداد بن اوس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہیں کہ اس امت کے شریر اپنے سے پہلے اہل کتاب کی چال پر بعینہٖ اس طرح چلیں گے، جس طرح تیر کا ایک پر دوسرے پر کے برابر ہوتا ہے۔

[٥٠]...... حدثنا عيسى بن مساور (ثنا) الوليد بن مسلم عن صفوان بن عمرو قال حدثني الأزهر بن عبد الله قال: حدثني عبد الله بن نُجي أبو عامر الهوزني قَالَ: حَجَجْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أُخْبِرَ أَنَّ بِهَا قَاصاً يُحَدِّثُ بِاَشْيَاءَ تُنْكَرُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ: أُمِرْتَ بِهٰذَا قَالَ: لا. قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَيْهِ؟ قَالَ: عِلْمٌ نَنْشُرُهُ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: لَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ إِلَيْكَ لَفَعَلْتُ بِكَ، انْطَلِقْ فَلَا أَسْمَعُ أَنَّكَ حَدَّثْتَ شَيْئًا فَلَمَّا صَلَّى الظُّهْرَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ وَاللّٰهِ لَئِنْ لَّمْ تَقُوْمُوْا بِمَا جَاءَ بِهٖ نَبِيُّكُمْ ﷺ فَغَيْرُكُمْ مِنَ النَّاسِ أَحْرٰى أَنْ لَا يَقُومَ إِلَّا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِيْنَا يَوْماً فَقَالَ: ((إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوْا عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً يَعْنِي الْأَهْوَاءَ وَإِنَّ هٰذِهِ الأُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً يَعْنِي الأَهْوَاءَ، اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِيْ النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِيْ الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ فَاعْتَصِمُوْا بِهَا، فَاعْتَصِمُوْا بِهَا)). ❷

(۵۰)...... ابو عامر عبداللہ بن نجی ہوزنی فرماتے ہیں: میں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، تو جب آپ (معاویہ رضی اللہ عنہ) مکہ مکرمہ تشریف لائے، تو انہیں خبر ملی کہ یہاں ایک قصہ گو منکر باتیں (روایتیں) بیان کرتا ہے۔ چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف پیغام بھیجا، اور فرمایا: تجھے اس کا حکم دیا گیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: نہیں۔ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے اس کام پر کس نے ابھارا ہے؟ کہنے لگا: علم ہے جس کی ہم نشر و اشاعت کر رہے ہیں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اگر میں نے تجھے قبل ازیں منع کیا ہوتا، تو اب تجھے ضرور سزا دیتا۔ چلے جاؤ! میں (آئندہ)

---

❶ مسند احمد (٤/ ١٢٥) طبرانی کبیر (٧/ ٢٨١) (٧١٤).

❷ ابوداود، کتاب السنة باب شرح السنة (٤/ ٢٦٣) (٤٥٩٧)، الدارمی (٢٥١٨) الابانة لابن بطة (٦٨) کتاب السنة لابن عاصم (١/ ٣٥)

نہ سنوں کہ تو کچھ بیان کرتا ہے-تو جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز ادا کی، منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ کی حمدوثناء کی، پھر فرمایا: اے عرب کی جماعت! اللہ کی قسم اگر تم نے اس دین کو قائم نہ کیا، جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے تو دوسرے لوگ (عجم) اس کو قائم نہ کرنے کے زیادہ لائق ہوں گے' مگر بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہم میں کھڑے ہو کر فرمانے لگے: بے شک تم سے پہلے اہل کتاب بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے۔ اور ضرور یہ امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی بہتر (۷۲) فرقے جہنمی ہیں اور ایک جنتی ہے اور وہ جماعت ہے' تم اس (جماعت) کو مضبوطی سے تھام لو' تم اس کو مضبوطی سے تھام لو۔

شرح حدیث:......مندرجہ بالا حدیث میں ناجی (جنتی) گروہ کو ''الجماعہ'' کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ ''الجماعۃ'' بمعنی اجتماع ہے دراصل یہ اسم مصدر ہے۔ اور ایسی قوم کے لیے بولا گیا ہے جو ہر طرح اکٹھے اور مجتمع ہوں۔ اہل السنۃ والجماعۃ کا نام بھی اس معنی میں ہے کہ یہ لوگ کتاب وسنت پر مجتمع ہیں۔ اس حدیث کے مختلف طرق اور متون کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ الجماعہ سے مراد وہ جماعت ہے جو سنت کو لازم پکڑے گی، جس طرح کہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ''کتاب السنۃ'' میں ذکر کر کے اس طرف اشارہ کر دیا ہے کہ الجماعہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو ''سنت'' کو لازم پکڑیں گے۔

اور دوسری بات جو حدیث کے مختلف طرق سے سامنے آتی ہے کہ وہ ناجی گروہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقہ پر گامزن ہوگا۔ جیسا کہ امام ترمذی '' باب افتراق هذهِ الامه '' کے ذیل میں یہ احادیث لائے ہیں، جس کے آخر میں ان الفاظ میں اس گروہ کا تعارف کرایا گیا ہے۔ '' مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ '' ''کہ یہ وہ جماعت ہے جو اس طریقہ پر چلے گی جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں'' صحیح سنن ترمذی (۲/۳۳۴) امام البانی نے اس کو حسن کہا ہے۔

[۵۱]......حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) أبو المغيرة (ثنا) صفوان بن عمرو حدثني أزهر بن عبد الله الهوزني عن أبي عامر عبد الله بن نُجي قَالَ: حَجَجْنا مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَلَمَّا قَدِمْنا مَكَّةَ أُخْبِرَ بِرَجُلٍ يَقُصُّ عَلٰى أَهْلِ مَكَّةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ: أُمِرْتَ بِهٰذَا الْقَصَصِ؟ قَالَ: لَا ، قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلٰى أَنْ تَقُصَّ بِغَيْرِ إِذْنٍ؟ قَالَ: نَنْشُرُ عِلْماً عَلَّمَنَاهُ اللّٰهُ قَالَ: لَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ إِلَيْكَ قَبْلَ مَرَّتِي هٰذِهِ لَفَعَلْتُ، ثُمَّ قَامَ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ بِمَكَّةَ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ افْتَرَقُوْا فِيْ دِيْنِهِمْ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَإِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً)) يَعْنِي الأَهْوَاءَ كُلُّهَا فِيْ النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً وَهِيَ الْجَمَاعَةُ، وَاللّٰهِ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ إِنْ لَمْ تَقُوْمُوْا بِمَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّكُمْ لَغَيْرُكُمْ مِنَ النَّاسِ أَحْرٰى أَنْ لَّا يَقُوْمَ بِهِ. [1]

---

[1] سابقہ حدیث کی تخریج دیکھیے۔

(۵۱)......ابو عامر عبداللہ بن نجی سے (ایک اور سند کے ساتھ) مروی ہے کہتے ہیں: ہم سیّدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کرنے گئے تو جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے، تو انہیں ایک آدمی کی خبر ملی' جو اہل مکہ کو قصے سنایا کرتا تھا- سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف پیغام بھیجا' اور فرمایا: تجھے یہ واقعات و قصے بیان کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں' فرمایا: تو پھر تجھے بغیر اجازت قصے بیان کرنے پر کس نے آمادہ کیا ہے؟ اس نے کہا: ہم اس علم کو آگے پہنچاتے اور پھیلاتے ہیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے- معاویہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اگر میں نے تجھے قبل ازیں منع کیا ہوتا، تو اب تجھے ضرور سزا دیتا- پھر مکہ میں نماز ظہر کے بعد کھڑے ہو کر فرمایا: بے شک اہل کتاب اپنے دین میں بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے اور یہ امت (اپنی خواہش کے مطابق) تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی' ایک کے سوا باقی سب آگ (جہنم) میں جائیں گے اور وہ (جنتی) جماعت ہے اللہ کی قسم! اے عرب کی جماعت اگر تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو لے کر کھڑے نہ ہوئے، تو دوسرے لوگ اس کو لے کر نہ کھڑا ہونے کے زیادہ لائق و مستحق ہیں۔

[۵۲]......حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) ابو المغيرة (ثنا) الأوزاعي (ثنا) قتادة عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((سَيكُوْنُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَّفِرْقَةٌ قَوْمٌ يُّحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ لا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلاتَهُ مَعَ صَلاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لا يَرْجِعُوْنَ حَتّٰى يَرْتَدَّ عَلٰى فُوْقِهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ طُوْبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ يَدْعُوْنَ إِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوْا مِنْهُ فِي شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلٰى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سِيْمَاهُمْ؟ قَالَ: التَّحْلِيْقُ)). [1]

(۵۲)......سیدنا انس بن مالک و ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں اختلاف و تفرقہ بازی ہوگی کچھ لوگ قول کے اچھے مگر فعل کے برے ہونگے' قرآن پڑھیں گے مگر وہ (قرآن) ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا' تم اپنی نماز ان کی نماز کے مقابلہ میں اور اپنا روزہ انکے روزوں کے مقابلہ میں کمتر و حقیر سمجھو گے۔ لیکن وہ دین سے اسی طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، پھر وہ نہیں پلٹیں گے یہاں تک کہ وہ (تیر) واپس نہ آجائے- وہ بدترین مخلوق اور بدترین اخلاق کے مالک ہیں، تو اس شخص کو مبارک ہو جو ان کو قتل کرے یا وہ اس کو شہید کریں' وہ کتاب اللہ کی طرف دعوت دیں گے، حالانکہ وہ خود (اس کتاب

---

[1] ابوداود ، كتاب السنة ، باب في قتال الخوارج (٤/ ٣٢٠) (٤٧٦٥) حاكم (٢/ ١٧٤) دلائل النبوه للبيهقى (٦/ ٤٣٠) احمد (٣/ ٢٢٤) سنن البيهقى (٨/ ١٧١) السنة لابن عاصم (٢/ ٤٧٨).

پر) ذرہ برابر عمل پیرا نہیں ہیں۔ جو کوئی ان کو قتل کرے گا وہ ان کی نسبت اللہ کا زیادہ مقرب ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ان کی نشانی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سر منڈانا۔

شرح حدیث:......تمام متقدمین محدثین کا اجماع ہے کہ اس حدیث سے مراد وہ لوگ ہیں، جنھوں نے جنگ صفین کے موقعہ پر جب حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی طرف سے جنگ بندی کا اعلان ہو چکا تھا تو انھوں نے اس صلح کی مخالفت کی اور اعلان صلح پر عمل کرنے والوں کو کافر قرار دیا ہے۔ جیسا کہ امام ترمذی نے " کتاب الفتن ، باب ماجاء فی صفة المارقة " میں اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے۔ " إِنَّمَا هُمُ الْخَوَارِجُ " (ترمذی مع تحفة: ۴/۲۱۷) اس گروہ کی، احادیث میں کئی ایک نشانیاں بیان ہوئی ہیں بعدازاں اس گروہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لڑائی ہوئی، اس گروہ کا سرغنہ قتل ہوا، جب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کی لاش دیکھی تو اللہ کا شکرادا کیا اور فرمایا: اس میں وہ علامات پائی گئی ہیں، جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نشان دہی فرمائی تھی۔

عصر حاضر کے بعض بدعتی حضرات اس حدیث کا مورد امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ علیہ کو ٹھہراتے ہیں، وہ اس لیے کہ امام محمد بن عبدالوھاب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی بدعات پر تنقید فرمائی تھی، اوران کی تحریک کی وجہ سے حرمین اور حجاز سے شرک و بدعت کا خاتمہ ہوا، جس کا ان بدعتی حضرات کو سخت صدمہ ہے، ہر وہ حدیث جو اہل بدعت کے بارہ میں مروی ہے، یہ حضرات اس کو زبردستی امام محمد رحمہ اللہ اور ان کے متبعین پر چسپاں کر دیتے ہیں۔ اور بسا اوقات اپنی دشمنی اور عداوت میں بعض صحیح احادیث جیسا کہ ڈاڑھی بڑھانا، شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھنا اور نماز سنت کے موافق اطمینان سے پڑھنا، کا بھی مذاق اُڑاتے ہیں۔ اعاذنا الله من ذالك۔

[۵۳]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) أبو المغيرة (ثنا) الأوزاعي (ثنا) يزيد الرقاشي حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ فَذَكَرُوْا قُوَّتَهُ فِي الْعَمَلِ وَاجْتِهَادَهُ فِي الْعِبَادَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((اِنَّ هٰذَا أَوَّلُ قَرْنٍ خَرَجَ فِيْ أُمَّتِيْ لَوْ قَتَلْتَهُ مَا اخْتَلَفَ اثْنَانِ بَعْدَهُ مِنْ أُمَّتِيْ إِنَّ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ افْتَرَقَتْ عَلٰى إِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَإِنَّ أُمَّتِيْ سَتَفْتَرِقُ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا فِرْقَةً وَاحِدَةً قَالَ يَزِيْدُ الرَّقَاشِيُّ: وَهِيَ الْجَمَاعَةُ)) . [1]

(۵۳)......سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا تذکرہ کیا گیا' لوگوں نے اس کی قوتِ عمل اور عبادت میں کوشش کا تذکرہ کیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یہ پہلا فتنہ پرداز ہے، جو میری امت سے نکلا اگر تو اسے قتل کر دے، تو میری امت میں اس کے بعد کوئی دو شخص بھی اختلاف و جھگڑا نہ کریں

[1] ابو يعلى (۴۱۱۳) المنصف عبدالرزاق (۱۸۶۷۴) حدیث کی سند ضعیف ہے۔ راوی یزید الرقاشی محدثین کے ہاں ضعیف ہے۔

گے۔ بے شک بنی اسرائیل اکہتر (۷۱) فرقوں میں بٹے تھے اور میری امت بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹے گی، جو ایک کے علاوہ سب آگ میں جائیں گے۔ یزید رقاشی رحمہ اللہ (تابعی، انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد) فرماتے ہیں: وہ (جنتی گروہ) جماعت ہے۔

[٥٤]......حدثنا شيبان بن أبي شيبة (ثنا) الصعق بن حزن (ثنا) عقيل الجعدي عن أبي إسحاق الهمداني عن سويد بن غفلة عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ أَتَدْرِيْ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّ أَعْلَمَ النَّاسِ أَبْصَرُهُمْ بِالْحَقِّ إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ وَإِنْ كَانَ مُقَصِّراً فِيْ الْعَمَلِ وَاخْتَلَفَ مَنْ كَانَ قَبْلِيْ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً نَجا مِنْهَا ثَلَاثَةٌ وَهَلَكَ سَائِرُهَا فِرْقَةٌ آذَتِ الْمُلُوْكُ وَقَاتَلُوْهُمْ عَلٰى دِيْنِهِمْ وَدِيْنِ عِيْسٰى وَأَخَذُوْهُمْ فَقَطَعُوْهُمْ بِالْمَنَاشِيْرِ وَفِرْقَةٌ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ طَاقَةٌ بِمُوَازَاةِ الْمُلُوْكِ وَلَا بِأَنْ يُقِيْمُوْا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَيَدْعُوْنَهُمْ إِلٰى دِيْنِ اللّٰهِ وَدِيْنِ عِيْسٰى بْنِ مَرْيَمَ فَسَاحُوْا فِيْ الْبِلَادِ وَتَرَهَّبُوْا وَهُمُ الَّذِيْنَ قَالَ فِيْهِمْ ﴿وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿فَاسِقُوْنَ﴾ (سورة الحديد:٢٧)، فَقَالَ النَّبِيُّ: ((مَنْ آمَنَ بِيْ وَصَدَّقَنِيْ وَاتَّبَعَنِيْ فَقَدْ رَعَاهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا وَمَنْ لَا يَتَّبِعْنِيْ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْهَالِكُوْنَ)). [1]

(۵۴)......سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن مسعود! میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ سب سے بڑا عالم کون شخص ہے؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ علم والا وہ شخص ہے جو لوگوں کے اختلاف کے وقت حق کی سب سے زیادہ بصیرت رکھنے والا ہے، اگرچہ عمل میں کم ہو۔ مجھ سے پہلے لوگوں نے اختلاف کی بنا پر بہتر (۷۲) فرقے بنائے جن میں سے تین نجات یافتہ، جب کہ باقی سارے ہلاک ہو گئے۔ ایک فرقے کو بادشاہوں نے تکالیف پہنچائیں اور ان کے دین اور عیسیٰ کے دین کے خلاف ان سے لڑے اور انہیں گرفتار کیا اور انہیں آروں سے کاٹ ڈالا۔ اور دوسرے فرقہ کے لوگوں میں بادشاہوں کا سامنا کرنے اور ان کے درمیان قائم رہنے اور انہیں اللہ تعالیٰ اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے دین کی طرف دعوت دینے کی طاقت و ہمت نہ تھی، تو انہوں نے مختلف شہروں کا سفر کیا اور رہبانیت اختیار کر لی اور یہ وہی لوگ

---

[1] مستدرك حاكم (٢/ ٤٨٠) تفسير طبرى (٣٣٦٧٧) الضعفاء للعقيلى (٣/ ٤٠٨) حدیث کی سند سخت ضعیف ہے۔ راوی عقیل بن یحییٰ الجدی منکر الحدیث ہے۔ مجمع الزوائد (١/ ١٦٨).

ہیں، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

''ہاں رہبانیت (ترکِ دنیا) تو ان لوگوں نے از خود ایجاد کر لی تھی ہم نے ان پر اسے واجب نہ کیا تھا سوائے اللہ کی رضا جوئی کے۔ سو انہوں نے اس کی پوری رعایت نہ کی، پھر بھی ہم نے ان میں سے جو ایمان لائے تھے انہیں ان کا اجر دیا اور ان میں زیادہ تر لوگ نافرمان ہیں۔''

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اور میری پیروی کی، تو اس نے رہبانیت کا پورا حق ادا کر دیا اور جس نے میری پیروی نہ کی، تو یہی لوگ ہلاک و برباد ہونے والے ہیں۔

شرح حدیث:...... رھبانیة: ...... رھب سے مأخوذ ہے اور ''رھب'' ایسے خوف کو کہتے ہیں جس میں اضطراب اور احتیاط بھی شامل ہو۔ (......) رہبانیت بمعنی مسلک خوف زدگی یعنی کسی طویل اور مسلسل بے چینی رکھنے والے خوف کی وجہ سے لذات دنیا کو چھوڑ دینا اور گوشہ نشینی اختیار کر لینا، رہبانیت جیسی بدعت کی ابتداء نصاریٰ میں اس وقت رائج ہوئی، جب عقیدہ تثلیث سرکاری مذہب بن گیا، اور اس عقیدہ کو تسلیم نہ کرنے والوں پر سختیاں ہونے لگیں تو یہ لوگ چونکہ موحد تھے اس لیے انھوں نے یہ راستہ اختیار کر لیا، تاکہ لوگوں کے مظالم سے بچ سکیں۔ معلوم ہوا کہ رہبانیت ایک بدعت تھی، جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے ان کو نہ دیا تھا۔ اور یاد رہے کہ رہبانیت کی عملی طور پر وہ لوگ کما حقہ پابندی نہ کر سکے تھے، بلکہ مرورِ زمانہ کے ساتھ دین عیسیٰ سے دور ہوتے گئے، اور دنیا دار بادشاہوں کی مرضی کے مطابق، اللہ کی نازل کردہ کتاب (انجیل مقدس) کو بدل ڈالا، اور اس رہبانیت کو چھوڑ دیا جسے انھوں نے خود ایجاد کیا تھا، صرف وہ لوگ صحیح دین پر باقی رہے جو شرک و بدعت سے بچے رہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے صحیح دین پر قائم رہے۔ پس بدعت نیکی سمجھ کر کی جاتی ہے، لیکن اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے وہ طریقہ جو شریعت میں موجود نہ ہو اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر ایمان لایا میری تصدیق کی اور میری پیروی کی تو اس نے اللہ کی عبادت کا حق ادا کر دیا اور جس نے میری پیروی نہ کی تو وہ ہلاک ہو گیا۔ (شرح السنہ للبغوی ۷/ ۳۸، طبرانی کبیر ۱۰/ ۲۷۲، مجمع الزوائد ۷/ ۱۶۳)

[٥٥]......حدثنا إسحاق (أنبا) النضر بن شميل (ثنا) قطن أبو الهيثم (ثنا) أبو غالب قال: كنت عند أبي أمامة فقال له رجل: أرأيت قول الله ﴿هُوَ الَّذِيَ أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ﴾ (سورة آل عمران: ٧) مَنْ هٰؤُلاءِ؟ قَالَ: هُمُ الْخَوَارِجُ ثُمَّ قَالَ: عَلَيْكَ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ، قُلْتُ: قَدْ تَعْلَمُ مَا فِيهِمْ فَقَالَ: عَلَيهِمْ مَا حَمَلُوْا وَعَلَيكُمْ مَا حَمَلْتُمْ وَأَطِيعُوْا تَهْتَدُوْا ثُمَّ قَالَ:

إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيْلَ افْتَرَقَتْ عَلٰى إِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي النَّارِ وَإِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ تَزِيْدُ عَلَيْهَا فِرْقَةً وَهِيَ فِي الْجَنَّةِ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوهٌ﴾ تَلٰى إِلٰى قَوْلِهِ ﴿هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (سورة آل عمران: ۱۰۶-۱۰۷)فَقُلْتُ: مَنْ هُمْ؟ فَقَالَ: الْخَوَارِجُ. فَقُلْتُ: أَسَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [1]

(۵۵)......ابو غالب فرماتے ہیں: میں سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے پاس (بیٹھا ہوا) تھا، تو ایک آدمی نے ان سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے آپ کی رائے کیا ہے؟ ''وہی اللہ ہے جس نے آپ ﷺ پر کتاب نازل فرمائی جس میں واضح مضبوط آیتیں ہیں جو اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ آیتیں ہیں، پس جن کے دلوں میں کجی ہے تو وہ اس سے متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔'' یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں (ابوامامہ) نے فرمایا یہ خارجی لوگ ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا ''سوادِ اعظم'' کو لازم پکڑو، میں نے عرض کیا: آپ تو جانتے ہی ہیں جو ان میں ہے۔ تو ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان پر ان کی ذمہ داری ہے اور تم پر تمہاری ذمہ داری ہے اور تم اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو ہدایت پا جاؤ گے، پھر فرمایا: بے شک بنی اسرائیل کے اکہتر (۷۱) فرقے بن گئے، وہ سب جہنمی ہیں اور بے شک اس امت کا ایک فرقہ زیادہ ہے اور وہ جنتی ہے یہی بات اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

''جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض سیاہ، (سیاہ چہرے والوں (سے کہا جائے گا) کہ کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ اب اپنے کفر کا عذاب چکھو اور سفید چہرے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہونگے اس میں ہمیشہ رہیں گے)۔''

میں نے عرض کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ بھی خارجی لوگ ہیں۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: (ہاں) میں نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے۔

شرح حدیث:......خوارج: بدعتی اور گمراہ فرقہ ہے۔ انھوں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کی اور ان کے دشمن بن گئے۔ خوارج کے کئی ایک نام ہیں۔

(ا) حکمیۃ ......اس لیے کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے جو دو حَکَمَ (ثالث) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مقرر کیے تھے، خارجیوں نے انھیں تسلیم نہ کیا، اور قرآنِ مجید کی آیت ﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ﴾ (الأنعام: ۵۷)...... ''کہ حکم صرف اللہ کے لیے ہے۔'' کی غلط تاویل کر کے ایک نئے بدعتی اور گمراہ فرقے کو جنم دیا، اسی لیے حضرت ابوامامہ رحمہ اللہ نے متشابہات کی غلط تاویل کرنے والوں کی نشان دہی فرماتے ہوئے کہا کہ وہ خوارج ہیں۔

---

[1] ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب من سورة آل عمران (۲۲۶/۵) (۳۰۰۰) مسند حمیدی (۹۰۸).

(۲) حروراء......خوارج کا نام حروراء بھی ہے، کیونکہ یہ مقام حروراء میں مقیم تھے۔

مارقہ ......ان کو مارقہ بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ دین اسلام سے نکلے ہوئے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا یہ دین سے نکل جائیں گے، جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ❶

عقائد:......خوارج قطعی گمراہ اور جماعت اہل سنت سے ہٹا ہوا فرقہ ہے، یہ لوگ اپنے مخالف کو کافر سمجھتے ہیں، صحابہ کرام اور سیّدنا عثمان وعلی رضی اللہ عنہم اجمعین کو برا بھلا کہتے ہیں اور ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ عذابِ قبر حوضِ کوثر اور شفاعت پر ایمان نہیں رکھتے، کسی کو جہنم سے نکالے جانے کے قائل نہیں ہیں، ان کے نزدیک مرتکب گناہِ کبیرہ ابدی جہنمی ہے۔ جبکہ ان کے یہ عقائد باطل اور مردود ہیں۔

[٥٦]......حدثنا إسحاق (أنبأ) المقري (ثنا) داود بن أبي الفرات حدثني أبو غالب أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ افْتَرَقَتْ عَلٰى إِحْدٰى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَهٰذِهِ الْأُمَّةُ تَزِيدُ عَلَيْهَا وَاحِدَةً كُلُّهَا فِي النَّارِ، إِلَّا السَّوَادُ الْأَعْظَمُ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ ، قُلْتُ: قَدْ تَعْلَمُ مَا فِي السَّوَادِ الْأَعْظَمِ وَذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فَقَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَكَارِهٌ لِأَعْمَالِهِمْ وَلٰكِنْ عَلَيْهِمْ مَا حَمَلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حَمَلْتُمْ وَالسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ خَيْرٌ مِنَ الْفُجُوْرِ وَالْمَعْصِيَةِ . ❷

(۵۶)......سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک بنی اسرائیل نے اکہتر (۷۱) فرقے بنائے، اس امت کا ایک فرقہ زیادہ ہے۔ سوادِ اعظم کے علاوہ سب جہنمی ہیں اور 'سوادِ اعظم' سے مراد جماعت ہے' ابوغالب کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ عبدالملک بن مروان کی خلافت میں سوادِ اعظم میں کیا کیا (خرابیاں) واقع ہوگئی تھیں، تو فرمانے لگے اللہ کی قسم! میں ان کے کاموں کو ناپسند کرتا ہوں' لیکن ان پر ان کی ذمہ داری ہے اور تم پر تمہاری' سمع واطاعت (حکم سن کر بجالانا) فسق وفجور اور نافرمانی سے بہتر ہے۔

شرح حدیث:......سوادِ اعظم سے مراد ''جماعۃ'' یعنی وہ ناجی گروہ ہے جو کتاب وسنت اور صحابہ کرام کے طریقہ پر ہوں جیسا کہ حدیث شریف میں اس کی وضاحت موجود ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ سے سوال کیا: '' ما السواد الاعظم؟'' ......''سوادِ اعظم سے کیا مراد ہے؟'' تو آپ نے ارشاد فرمایا: '' مَنْ كَانَ عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ '' ❸ ......''جو لوگ میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوں گے۔''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب التحريض على قتل الخوارج، رقم: ٢٤٦٢

❷ كتاب السنة لابن عاصم (١/ ٣٤) مجمع الزوائد (٨/ ٢٦١).

❸ معجم كبير للطبراني ٨/ ١٧٩، مجمع الزوائد: ١/ ١٥٦، ٧/ ٢٥٩

بعض بدعتی حضرات سوادِ اعظم سے مراد کثرتِ تعداد لیتے ہیں جبکہ یہ کسی طرح بھی درست نہیں ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ﴾ (الانعام: ۱۱۷)

''اور اگر تم زیادہ لوگوں کا جو زمین میں آباد ہیں کہا مانو گے تو وہ تم کو سیدھے راستے سے بھٹکا دیں گے۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ﴾ (یوسف: ۱۰۶)

''اور زیادہ لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے بھی شرک کرتے ہیں۔''

اور ارشاد فرمایا:

﴿ وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ﴾ (سباء: ۱۳)

''اور میرے شکر گزار بندے بہت کم ہیں۔''

ان آیات نے واضح کر دیا کہ خیر اور ہدایت تو تھوڑے لوگوں میں ہے، جبکہ شر اور ضلالت زیادہ لوگوں میں ہے، لہٰذا اکثریت کو حقانیت اور صداقت کی دلیل ٹھہرانا درست نہیں۔

[۵۷]......حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) أحمد بن عبد الله بن يونس (ثنا) أبو بكر بن عياش عن موسى بن عبيدة عن عبد الله بن عبيدة عن بنت سعد عَنْ أَبِيهَا سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِفْتَرَقَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ عَلٰى إِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَلَنْ تَذْهَبَ اللَّيَالِيْ وَلَا الْأَيَّامُ حَتّٰى تَفْتَرِقَ أُمَّتِيْ عَلٰى مِثْلِهَا)) أَوْ قَالَ: ((عَنْ مِثْلِ ذٰلِكَ وَكُلُّ فِرْقَةٍ مِنْهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً وَهِيَ الْجَمَاعَةُ)) [1]

(۵۷)......سیدنا سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بنی اسرائیل نے اکہتر فرقے بنا لیے اور دن رات کا سلسلہ اس وقت تک ختم نہ ہوگا، یہاں تک کہ میری امت بھی اتنے ہی فرقوں میں تقسیم نہ ہو جائے، ایک کے سوا سب جہنمی ہیں اور وہ (جنتی) جماعت ہے۔''

---

[1] کتاب الشریعه للأجری (۲۸) الابانة لابن بطة (۲۶۳) حدیث ضعیف ہے راوی موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہے۔ امام الہیثمی فرماتے ہیں۔ اس کو بزار نے روایت کیا ہے۔ اس میں موسیٰ بن عبیدۃ الزبیدی ضعیف ہے۔ مجمع (۲۶۲/۷).

[٥٨]......حدثنا إسحاق (أنبأ) الفضل بن موسى (ثنا) محمد بن عمرو (ثنا) أبو سلمة عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِفْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلٰى إِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَالنَّصَارٰى عَلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ وَتَفْتَرِقُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ عَلٰى ثَـلَاثَةٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً)) . ❶

(۵۸) ......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود و نصاریٰ کے اکہتر (۷۱) یا بہتر (۷۲) فرقے تھے اور اس امت (مسلمہ) کے تہتر (۷۳) فرقے ہوں گے۔

[٥٩]......حدثنا إسحاق (أنبا) عبد الرحمن بن محمد المحاربي عن عبد الرحمن بن زياد بن أنعم الإفريقي عن عبد الله بن يزيد عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَيَأْتِيْ عَلٰى أُمَّتِي مَا أَتٰى عَلٰى بَنِي إِسْرَآئِيْلَ مِثْلاً بِمِثْلٍ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ وَإِنَّهُمْ تَفَرَّقُوْا عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَّسَتَفْتَرِقُ أُمَّتِىْ عَلٰى ثَـلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ غَيْرَ وَاحِدَةٍ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا تَمْلِكُ الْوَاحِدَةُ ؟ قَالَ: ((هُوَ مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي)) . ❷

(۵۹)......عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت پر بھی پورے پورے وہی حالات آئیں گے، جو بنی اسرائیل پر آئے تھے جیسے ایک جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے۔ اور بے شک وہ (بنی اسرائیل) بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہوئے تو میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی ایک کے سوا سب جہنمی ہیں۔ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ ایک جماعت کس چیز کی مالک ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اس طریقے پر ہوگی، جس طریقے پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔

[٦٠] حدثنا يونس بن عبد الأعلى (أنبأ) ابن وهب أخبرني أبو صخر عن أبي معاوية البجلي عن سعيد بن جبير عن أبي الصهباء البكري قال: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ وَّقَدْ دَعَا رَأْسَ الْجَالُوْتِ وَأَسْقُفَ النَّصَارٰى فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ أَمْرٍ وَأَنَا أَعْلَمُ بِهٖ مِنْكُمَا فَلَا تَكْتُمَانِيْ ، يَا رَأْسَ الْجَالُوْتِ أَنْشَدْتُكَ اللّٰهَ الَّذِيْ أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى وَأَطْعَمَكُمُ الْمَنَّ

---

❶ ابوداود، كتاب السنة باب شرح السنة (٤٥٩٦) احمد (٣٣٢/٢) ابن حبان (٦٢٤٧) ترمذی (٢٧٧٨) ابن ماجه (٣٩٩١) حاكم (١٢٨،٦/١).

❷ ترمذی ، كتاب ايمان ، باب ماجاء افتراق هذه الامة (٢٦/٥) (٢٦٤١) حاكم (١٢٨/١-١٢٩) حدیث کی سند ضعیف ہے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم راوی ضعیف ہے۔

وَالسَّلْوٰى وَضَرَبَ لَكُمْ فِي الْبَحْرِ طَرِيْقاً وَأَخْرَجَ لَكُمْ مِنَ الْحَجَرِ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ عَيْناً لِكُلِّ سِبْطٍ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ عَيْنٌ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي عَلٰى كَمِ افْتَرَقَتْ بَنُوْ إِسْرَآئِيْلَ بَعْدَ مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ: وَلَا فِرْقَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ ثَـلَاثَ مِرَارٍ . كَذَبْتَ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَقَدِ افْتَرَقَتْ عَلٰى إِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا فِرْقَةً ، ثُمَّ دَعَا الْأَسْقُفَ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ الَّذِيْ أَنْزَلَ الْإِنْجِيْلَ عَلٰى عِيْسٰى وَجَعَلَ عَلٰى رَحْلِهِ الْبَرَكَةَ وَأَرَاكُمُ الْعِبْرَةَ فَأَبْرَأَ الْأَكْمَهَ وَأَحْيَا الْمَوْتٰى وَصَنَعَ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ طُيُوْرًا وَأَنْبَاكَمْ بِمَا تَأْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ، فَقَالَ دُوْنَ هٰذَا: أَصْدُقُكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ:عَلٰى كَمِ افْتَرَقَتِ النَّصَارٰى بَعْدَ عِيْسٰى مِنْ فِرْقَةٍ؟ فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ وَلَا فِرْقَةٌ فَقَالَ ثَـلَاثَ مِرَارٍ: كَذَبْتَ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَقَدِ افْتَرَقَتْ عَلٰى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا فِرْقَةً ، فَأَمَّا أَنْتَ يَا يَهُوْدِيُّ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿ وَمِن قَوْمِ مُوسَىٰٓ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِۦ يَعْدِلُونَ ﴾ (سورة الاعراف : ١٥٩) فَهِيَ الَّتِيْ تَنْجُوْ ، وَاَمَّا اَنْتَ يَانَصْرَانِيُّ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿مِّنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُونَ﴾ (سورة المائدة : ٦٦) وَأَمَّا نَحْنُ فَيَقُوْلُ: ﴿ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِۦ يَعْدِلُونَ ﴾ (سورة الاعراف : ١٨١) وَهِيَ الَّتِيْ تَنْجُوْ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ . [1]

(٦٠)......ابوصہباء بکری فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا، جبکہ انہوں نے یہود کے بڑے عالم اور عیسائیوں کے بشپ کو بلا کر فرمایا: میں تم سے ایک چیز کے بارہ میں پوچھنے لگا ہوں حالانکہ میں تم دونوں کی نسبت اس کو زیادہ جانتا ہوں، لہٰذا تم مجھ سے چھپانے کی کوشش نہ کرنا۔

اے یہود کے عالم! میں تجھے اس اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی اور تمہیں من اور سلویٰ کھانے کو دیا اور دریا میں تمہارے لیے راستہ بنایا اور تمہارے لیے پتھر سے بارہ (١٢) چشمے جاری فرمائے، بنی اسرائیل کے ہر قبیلے کے لیے ایک چشمہ تھا۔ مجھے (صحیح طور پر) بتانا کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کے کتنے فرقے بن گئے تھے۔ تو اس نے جواب دیا: ایک بھی فرقہ نہیں بنا تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اسے تین بار فرمایا: مجھے اس اللہ کی قسم ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو جھوٹ بول رہا ہے، ان کے اکہتر (٧١) فرقے بن گئے تھے ایک کے سوا سب جہنمی ہیں۔ پھر بشپ (پادری) کو بلا کر فرمایا: میں تجھے اس اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس نے عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل فرمائی اور ان کے سامان سفر میں برکت دی اور تمہیں عبرت دکھائی تو عیسیٰ علیہ السلام نے مادر زاد اندھے کو اچھا (تندرست) اور مردوں کو زندہ کیا اور تمہارے لیے مٹی کے

---

[1] تفسیر ابن ابی حاتم (٨٣٧٠) سند حسن ہے۔

پرندے بنائے اور تمہیں بتایا جو تم کھاتے تھے اور جو تم اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے تھے۔ تو وہ کہنے لگا: اسے چھوڑ یئے اے امیر المومنین! میں آپ سے سچ کہوں گا۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: عیسیٰ علیہ السلام کے بعد عیسائیوں کے کتنے فرقے بن گئے تھے، تو وہ کہنے لگا: اللہ کی قسم! ایک فرقہ نہیں بنا تھا۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ فرمایا: مجھے اس اللہ کی قسم ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو جھوٹ بول رہا ہے۔ یقیناً وہ بہتر (۷۲) فرقے بن گئے تھے ایک کے سوا سب جہنمی ہیں۔ لیکن اے یہودی! تو سن لے، بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اور قوم موسیٰ میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو حق کے مطابق ہدایت کرتی ہے اور اس کے مطابق انصاف بھی کرتی ہے۔'' یہ قوم نجات پا جائے گی۔

لیکن اے نصرانی! تو سن لے بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''ایک جماعت تو ان میں سے درمیانہ روش کی ہے، باقی ان میں سے بہت سے لوگوں کے بڑے برے اعمال ہیں۔''

لیکن ہم تو (اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں: ''اور ہماری مخلوق میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو حق کے موافق ہدایت کرتی ہے اور اس کے موافق انصاف بھی کرتی ہے'' اس امت میں سے یہ جماعت ناجی ہے۔

[٦١]......حدثنا إسحاق بن إبراهيم (أنبا) عطاء بن مسلم الحلبي قال: سمعت العلاء بن المسيب يحدث عن شريك البرجمي قال: حَدَّثَنِيْ زَاذَانُ أَبُوْ عَمْرَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: يَا أَبَا عُمَرَ أَتَدْرِيْ عَلٰى كَمِ افْتَرَقَتِ الْيَهُوْدُ؟ قَالَ: قُلْتُ أَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ فَقَالَ: افْتَرَقَتْ عَلٰى إِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي الْهَاوِيَةِ إِلَّا وَاحِدَةٌ وَهِيَ النَّاجِيَةُ وَالنَّصَارٰى عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي الْهَاوِيَةِ إِلَّا وَاحِدَةً هِيَ النَّاجِيَةُ. يَا أَبَا عُمَرَ أَتَدْرِيْ عَلٰى كَمْ تَفْتَرِقُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلَهٗ أَعْلَمُ. قَالَ: تَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي الْهَاوِيَةِ إِلَّا وَاحِدَةً وَهِيَ النَّاجِيَةُ، ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ: أَتَدْرِيْ كَمْ تَفْتَرِقُ فِيَّ؟ قُلْتُ: وَإِنَّهٗ يَفْتَرِقُ فِيْكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: نَعَمِ اثْنَتَا عَشْرَةَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي الْهَاوِيَةِ إِلَّا وَاحِدَةً فِى النَّاجِيَةِ وَهِيَ تِلْكَ الْوَاحِدَةُ هِيَ مِنَ الثَّلَاثِ وَالسَّبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي الْهَاوِيَةِ إِلَّا وَاحِدَةً وَهِيَ النَّاجِيَةُ، يَعْنِيْ: الْفِرْقَةَ الَّتِيْ هِيَ مِنَ الثَّلَاثِ وَّالسَّبْعِيْنَ وَأَنْتَ مِنْهُمْ يَا أَبَا عُمَرَ. [1]

(٦١) ابو عمر زاذان فرماتے ہیں کہ مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو عمر! کیا تو جانتا ہے کہ یہودیوں کے کتنے فرقے تھے؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں، تو انہوں نے فرمایا: ان کے اکہتر (۷۱) فرقے

[1] كتاب الثقات لابن حبان.

تھے ایک ناجی باقی سب ہاویہ (جہنم) میں جائیں گے۔ اور نصاریٰ کے بہتر (۷۲) فرقے ہوں گے ایک ناجی باقی سب ہاویہ (جہنم) میں جائیں گے۔ (پھر فرمایا) اے ابوعمر! کیا تو جانتا ہے کہ اس امت کے کتنے فرقے بنیں گے؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: (اس امت کے) تہتر (۷۳) فرقے بنیں گے۔ ایک ناجی باقی سب ہاویہ (جہنم) میں جائیں گے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم ہے کہ میرے بارے میں کتنے فرقے بنیں گے؟ میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کے بارے میں بھی فرقے بنیں گے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں بارہ (۱۲) فرقے ہونگے' ایک ناجی باقی سب ہاویہ (جہنم) میں جائیں گے اور یہ ایک (ناجی) وہی ہے جو تہتر فرقوں میں سے ناجی ہے اور اے ابوعمر! تو اس میں سے ہے۔

[٦٢]......حدثنا يحيى بن حبيب بن عربي (أنبأ) بشر بن المفضل (ثنا) داود يعني ابن ابي هند عن أبي عطاء اليحبوري قال: قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ : يَا أَبَا عَطَاءٍ كَيْفَ تَصْنَعُوْنَ إِذَا فَرَّ قُرَّاؤُكُمْ وَعُلَمَاؤُكُم مِنكُمْ حَتّٰى يَصِيْرُوا إِلٰى رُؤُوْسِ الْجِبَالِ مَعَ الْوَحْشِ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَلِمَ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: خَشْيَةَ أَنْ تَقْتُلُوْهُمْ قَالَ: قُلْتُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ أَنَقْتُلُهُمْ وَكِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ أَظْهُرِنَا نَقْرَؤُهُ؟ قَالَ: ثَكِلَتْ أَبَا عَطَاءٍ أُمُّهُ، أَلَمْ تُؤْتَ الْيَهُوْدُ التَّوْرَاةَ ثُمَّ ضَلُّوا عَنْهَا وَتَرَكُوْهَا؟ اَلَمْ تُؤْتَ النَّصَارَى الإِنْجِيْلَ ثُمَّ ضَلُّوا عَنْهُ وَتَرَكُوْهُ. إِنَّمَا هِيَ السُّنَنُ يَتَّبِعُ بَعْضُهَا بَعْضاً إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ مِمَّنْ قَبْلَكُمْ إِلَّا سَيَكُوْنُ فِيْكُمْ. [1]

(۶۲)......ابوعطاء یحبوری فرماتے ہیں کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوعطاء! تم اس وقت کیا کرو گے، جب تمہارے قاری اور عالم تم سے بھاگ کر جانوروں کے ساتھ پہاڑوں کی چوٹیوں پر بسیرا کریں گے؟ میں نے کہا: وہ ایسا کیوں کریں گے؟ انہوں نے کہا: اس ڈر سے کہ تم انہیں قتل کر ڈالو گے' میں نے کہا: سبحان اللہ! کیا ہم انہیں قتل کریں گے؟ حالانکہ اللہ کی کتاب ہمارے درمیان موجود ہے، جسے ہم پڑھتے ہیں۔

انہوں نے فرمایا: ابوعطاء کی ماں اسے گم پائے، کیا یہودیوں کے پاس توراۃ نہیں آئی تھی وہ پھر بھی گمراہ ہو گئے اور توراۃ (پر عمل) کو چھوڑ دیا' کیا عیسائیوں کے پاس انجیل نہیں آئی تھی، وہ پھر بھی گمراہ ہو گئے اور انجیل (پر عمل) کو چھوڑ دیا۔ یہ ایسے طریقے ہیں جو یکے بعد دیگرے نمودار ہوتے ہیں۔ اللہ کی قسم! جو کچھ پہلے لوگوں میں تھا عنقریب وہی تم میں ہوگا۔

[٦٣]......حدثنا إسحاق بن إبراهيم (أنبأ) جرير عن الأعمش عن يحيى بن عبيد أبي عمر قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلاً مِنْ أَشْجَعَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

[1] الكنى، بخاري(٥٣١) كتاب الثقات لابن حبان (٦٣٢١).

مَسْعُوْدٍ: أَنْتُمْ أَشْبَهُ النَّاسِ بِبَنِي إِسْرَآئِيْلَ وَاللّٰهِ لا تَدعُوْنَ شَيْئاً عَمِلُوْهُ إِلَّا عَمِلْتُمُوْهُ وَلا كَانَ فِيهِمْ شَيْءٌ إِلَّا سَيَكُوْنُ فِيكُمْ مِثْلُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: أَيَكُوْنُ فِيْنَا مِثْلُ قَوْمِ لُوْطٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ مِمَّنْ أَسْلَمَ وَعَرَفَ نَسَبَهُ.

(۶۳)......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم بنی اسرائیل کے ساتھ بہت مشابہت رکھتے ہو، اللہ کی قسم! تم کسی ایسی چیز کو نہیں چھوڑتے جس پر انہوں نے عمل کیا ہو، مگر تم بھی اس پر عمل پیرا ہو جاتے ہو اور جو عادات ان میں تھیں وہی عادات تم میں ہونگی۔ تو ایک آدمی نے کہا: کیا ہم میں قوم لوط کی سی عادت بھی (پیدا) ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! ان لوگوں میں جو مسلمان بھی ہونگے اور اپنا نسب بھی جانتے ہوں گے۔

[٦٤]......حدثنا بندار (ثنا) عبد الرحمن (ثنا) سفيان عن أبي قيس عن الهزيل قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ سَمْتاً وَهَيْئَةً بِبَنِي إِسْرَآئِيْلَ أَنْتُمْ تَتَّبِعُوْنَ آثَارَهُمْ حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ لا يَكُوْنُ فِيهِمْ شَيْءٌ إِلَّا كَانَ فِيكُمْ مِثْلُهُ. ❶

(۶۴)......سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم بنی اسرائیل سے ہیئت وطریق کے اعتبار سے بہت مشابہت رکھتے ہو، تم انکے آثار کی اس طرح پوری پوری پیروی کرو گے جیسے تیر کے پر ایک دوسرے کے برابر ہوتے ہیں، ان کی ہر عادت تم میں پائی جائے گی۔

[٦٥]......حدثنا إسحاق (أنبأ) جرير عن الأعمش عن إبراهيم عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَذَكَرُوْا ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ اللّٰهُ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ ﴾ (سورة المائدة: ٤٤) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: إِنَّمَا هٰذَا فِي بَنِي إِسْرَآئِيْلَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: نِعْمَ! الْإِخْوَةُ لَكُمْ بَنُوْ إِسْرَآئِيْلَ إِنْ كَانَ لَكُمُ الْحُلْوُ وَلَهُمُ الْمُرُّ! كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ حَتّٰى تَحَذَّى السُّنَّةُ بِالسُّنَّةِ حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ. ❷

(۶۵) ہمام بن حارث کہتے ہیں ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، تو لوگوں نے اس آیت کا تذکرہ کیا ''جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ کافر ہیں''، تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: یہ تو بنی اسرائیل کے بارے میں ہے۔ تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! بنی اسرائیل بھی تمہارے اچھے بھائی ہی ہیں، اگر تمہارے لیے میٹھا ہے تو ان کے لیے کڑوا ہوگا؟ ہرگز نہیں مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہاں تک کہ طریقے اس طرح ایک دوسرے جیسے ہونگے جیسے تیر کے پر ایک دوسرے کے برابر ہوتے ہیں۔

---

❶ طبرانی الکبیر (۱/ ۳۹۰) (۹۸۸۲)

❷ حاکم (۳/ ۳۷) تفسیر ابن ابی حاتم (٦٤٣٠)..

[٦٦]......حدثنا إسحاق (أنبأ) أبو خلد الأحمر عن يحيى بن سعيد الأنصاري أنه سمع عمر بن الحكم يقول: إِنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ: لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ قَبْلَكُمْ حلُوَّهَا وَمُرَّهَا.

(٦٦)......عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم ضرور پہلے لوگوں کے طریقے پر چلو گے، خواہ میٹھا ہو یا کڑوہ۔

[٦٧]......حدثنا إسحاق (أنبأ) جرير عن الأشعث بن إسحاق عن جعفر بن أبي المغيرة عن سعيد بن جبير عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ فِي بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ شَيْءٌ إِلَّا كَائِنٌ فِيْكُمْ.

(٦٧)......ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کی ہر چیز تم میں آ کر رہے گی۔

[٦٨]......حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) ابن أبي أويس حدثني أبي عن عبد الله بن أبي عبد الله البصري وعن ثور بن يزيد الديلي عن عكرمة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ! اِسْمَعُوْا قَوْلِيْ فَإِنِّي لا أَدْرِيْ لَعَلِّيْ لا أَلْقَاكُمْ بَعْدَ يَوْمِيْ هٰذَا فِيْ هٰذَا الْمَوْقَفِ، أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ إِلٰى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا وَإِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ وَقَدْ بَلَّغْتُ، وَذَكَرَ كَلامًا كَثِيْراً وَقَالَ فِيْ آخِرِهٖ: ((فَاعْقِلُوْا أَيُّهَا النَّاسُ قَوْلِيْ فَإِنِّي قَدْ بَلَّغْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تَضِلُّوا أَبَداً: كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ نَبِيِّهٖ، أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا مِنِّيْ مَا أَقُوْلُ لَكُمْ، اِعْقِلُوْا تَعِيْشُوْا وَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّاراً يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ بِالسُّيُوْفِ، اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ)). [1]

(٦٨)......ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میری بات غور سے سن لو، پس بے شک میں نہیں جانتا، شاید میں اس دن کے بعد اس جگہ (عرفات) پر تمہیں (دوبارہ) نہ مل سکوں' اے لوگو! بے شک تمہارے خون اور مال، قیامت کے دن (رب تعالیٰ کی ملاقات) تک تم پر حرام ہیں جیسے تمہارا یہ دن اور شہر (مکہ مکرمہ) قابلِ احترام ہے' اور بے شک تم بہت جلد اپنے رب سے ملو گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق پوچھے گا اور میں (تم تک) پہنچا چکا ہوں۔ لمبے خطاب کے آخر پر فرمایا: ''اے لوگو! میری بات کو اچھی طرح دماغ میں بٹھا لو' پس بے شک میں (احکامِ شریعت) پہنچا چکا ہوں اور اے لوگو! تمہارے پاس ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم انہیں مضبوطی سے تھام لو، تو کبھی بھی گمراہ نہ ہو گے یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت' اے لوگو! میں تم سے جو کچھ کہہ رہا ہوں اسے غور سے سن لو، تدبر سے کام لو تو (اچھی) زندگی گزارو گے اور میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ

[1] مستدرك حاكم (١/٩٣) البيهقي (١٠/١١٤).

تلواروں سے ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو۔ اے اللہ! میں نے پہنچا دیا' اے اللہ! میں نے پہنچا دیا' اے اللہ! میں نے پہنچا دیا۔

[سنت کو لازم پکڑنے کا بیان]

[٦٩]......حدثنا إسحاق بن إبراهيم (أنبأ) عيسى بن يونس (ثنا) ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن عبدا لرحمن بن عمرو السلمي عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ الْفَزَارِيِّ وَكَانَ مِنَ الْبَاكِيْنَ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْغَدَاةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْأَعْيُنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ كَأَنَّ هٰذَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ؟ فَقَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْداً حَبَشِيًّا مُّجْدَعاً فَإِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافاً كَثِيراً فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ مِنْ بَعْدِيْ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) . [1]

(٦٩)......سیدنا عرباض بن ساریہ فزاری سے مروی ہے جو کہ بہت زیادہ رونے والے تھے، فرماتے ہیں: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی اور ہماری طرف رخِ انور فرما کر ہمیں ایسا زبردست وعظ فرمایا کہ اس سے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل دہل گئے۔ ایک کہنے والے نے کہا: اے اللہ کے رسول! (یہ تو) گویا الوداعی خطاب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور سمع وطاعت (حکم سن کر مان لینے) کی وصیت کرتا ہوں، اگرچہ تمہارا امیر (حبشی' غلام' ناک کٹا ہو۔) بے شک تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا' تو بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا، پس تم میری سنت اور میرے بعد خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو اور اسے داڑھوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑلو اور نئے کاموں (بدعات) سے بچو، پس بے شک ہر بدعت گمراہی ہے۔

شرح حدیث:......بدعت کے لغوی معنی میں مختلف اقوال ہیں:

(۱) علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

((وَالْبِدْعَةُ الْحدث وما ابتدع من الدين بعد الاكمال .))

''یعنی بدعت ایسی چیز کو کہا جاتا ہے جو تکمیل دین کے بعد نکالی گئی ہو۔'' [2]

علامہ زمخشری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " ابدع الشی وابتدعه ، اخترعه "......''یعنی بدعت ایک نئی

---

[1] ابوداود، کتاب السنة باب لزوم السنة (٢٦٧/٤) (٤٦٠٧) ترمذی (٢٩١٧) ابن ماجة (٤٤) احمد (١٢٦٦/٤) حاکم (٩٧،٩٠/١) شرح السنة (٢٠٥/١) .

[2] لسان العرب ٨/ ٦

من گھڑت چیز کو کہتے ہیں۔''❶ امام راغب فرماتے ہیں:" والبدعة فی المذهب ایراد قول لم یستن قائلها وفاعلها فیه بصاحب الشریعة واما ثلها المتقدمه واصولها المتقنة "......''بدعت کا مذہب میں اطلاق ایسے قول پر ہوتا ہے جس کا قائل اور فاعل صاحب شریعت کے نقش پر نہ چلا ہو، اور شریعت اس کے صاحب فضیلت لوگوں اور اس کے اصول پر وہ گامزن نہ ہو۔''❷

اصطلاحی تعریف:

ائمہ کرام رضی اللہ عنہم نے بدعت کی شرعی اور اصطلاحی تعریف یوں فرمائی ہے، چنانچہ علامہ شاطبی فرماتے ہیں:

((طريقة فى الدين مخترعة تضاهى الشرعية يُقْصَدُ بالسلوك عليها المبالغ فى التعبد لله سبحانه تعالىٰ .))❸

''دین کے اندر ایسا ایجاد کیا ہوا طریقہ جو شریعت کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو اور اس پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ کے لیے عبادت میں مبالغے کا قصد اور ارادہ کیا جائے۔''

مزید فرماتے ہیں:

((كل ما لا يدل عليه دليل فهو بدعة .))❹

''جس فعل پر کوئی دلیل دلالت نہ کرے، وہ بدعت ہے۔''

بدعت کی مذکورہ تعریف کوئی اختراعی اور وضعی تعریف نہیں، بلکہ رسول اللہ ﷺ کی صریح اور صحیح حدیث کے الفاظ کا مفہوم ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ .)) ❺

''جو ہمارے اس امر میں نیا کام جاری کرے گا، جو اس سے نہ ہو، وہ مردود ہے۔''

اس حدیث میں وارد لفظ'' اَمر'' کا معنیٰ'' دین'' ہے، جیسا کہ امام بغوی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِيْ دِيْنِنَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)) ❻

''جس نے ہمارے اس دین (اسلام) میں (اپنی طرف سے) کوئی نئی بات ایجاد کی جو اس سے نہیں، تو وہ مردود ہے۔''

---

❶ اساس البلاغه، ص ۱۷ ❷ المفردات فی غریب القرآن، ص ۳۹

❸ الاعتصام: ۱/ ۳۷ ❹ الاعتصام: ۱/ ۳۶۰.

❺ بخاری: ۲/ ۷۰۱، مسلم: ۲/ ۷۷

❻ شرح السنه، باب ردّ البدع والاهواء، رقم: ۱۰۳

دین میں ہر بدعت گمراہی ہے، امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اہل سنت والجماعت کے نزدیک ہر وہ قول اور فعل بدعت ہے جس کا ثبوت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نہیں، اس لیے کہ اگر بعد والوں کے قول وفعل میں کوئی اچھائی ہوتی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی طرف سبقت لے جاتے اور اس کے کرنے میں پہل کرتے۔ کیونکہ انہوں نے کوئی بھی بھلائی کا کام نہیں چھوڑا جس پر انہوں نے عمل نہ کیا ہو۔" (ابن کثیر: ۱۵۶/۴)

[۷۰]......حدثنا عيسى بن مساور (أنبأ) الوليد بن مسلم عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن عبد الرحمن بن عمرو السلمي وحجر بن حجر الكلاعي قالاَ: دَخَلْنَا عَلٰى عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَهُوَ الَّذِيْ نَزَلَ فِيْهِ ﴿الَّذِيْنَ إِذَا مَآ أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ أَجِدُ مَآ أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ﴾ (سورة التوبه۹۲) وَهُوَ مَرِيْضٌ فَقُلْنَا لَهٗ: إِنَّا جِئْنَاكَ زَائِرِيْنَ وَعَائِدِيْنَ وَمُقْتَبِسِيْنَ، فَقَالَ عِرْبَاضٌ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى لَنَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذِهٖ لَمَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ فَقَالَ: ((أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْداً حَبَشِيًّا فَإِنَّه مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرَى اخْتِلَافاً كَثِيْراً فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)). [1]

(۷۰)......عبد الرحمٰن بن عمرو سلمی رحمہ اللہ اور حجر بن حجر کلاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی "ہاں ان پر بھی کوئی حرج نہیں جو آپ ﷺ کے پاس آتے ہیں کہ آپ ﷺ انہیں سواری مہیا کردیں تو آپ جواب دیتے ہیں کہ میں تو تمہاری سواری کے لیے کچھ بھی نہیں پاتا۔" اور وہ (عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ) حالت مرض میں تھے' ہم نے ان سے عرض کیا بے شک ہم آپ کے پاس زیارت کرنے' عیادت کرنے اور (علم) حاصل کرنے آئے ہیں۔ تو عرباض رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور ہماری طرف چہرہ مبارک فرما کر زبردست وعظ ونصیحت فرمائی' جس سے آنکھیں اشکبار ہوئیں اور دل دہل گئے۔ ایک کہنے والے نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بے شک یہ تو الوداعی خطاب لگتا ہے' تو آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور (امیر کی) سمع و اطاعت کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ (امیر) حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو' پس بے شک بات یہ ہے کہ جو تم میں سے میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا، تو تم میری اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو داڑھوں سے

[1] سابقہ حوالہ دیکھیں۔

مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھو اور نئے نئے کاموں (بدعات) سے بچو، پس بے شک ہر بدعت گمراہی ہے۔

[۷۱]......حدثنا عیسیٰ بن مساور (ثنا) الولید بن مسلم عن عبد الله بن العلاء حدثني يحيى بن أبي المطاع عِنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

(۷۱) عرباض بن ساریہ نبی کریم ﷺ سے ایک اور سند سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[۷۲]......حدثني إسحاق (أنبأ) بقية بن الوليد حدثني بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن عبد الرحمن بن عمرو عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ بَعْدِيْ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ. ❶

(۷۲)......عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بسند دیگر نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میری سنت اور میرے بعد خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کو داڑھوں سے مضبوطی کے ساتھ لازم پکڑو۔

[بدعات اور غلو کے مطابق فتوی دینے کی کراہت کا بیان]

[۷۳]......حدثنا محمد بن بشار (ثنا) يحيى بن سعيد عن جعفر بن محمد عن أبيه عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهِ قَالَ: إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا.

(۷۳)......جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ جب اپنے خطبہ سے فارغ ہوتے تو فرماتے بے شک بہترین حدیث (بات) اللہ کی کتاب ہے اور بہترین راستہ محمد ﷺ کا راستہ ہے اور بدترین کام نئے کام ہیں۔

[۷٤]......حدثنا أبو موسیٰ اسحاق بن موسیٰ الأنصاري (ثنا) محمد بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب عن أبيه عن جده عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَحْمَدُاللّٰهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ عَلٰى إِثْرِ ذٰلِكَ: إِنَّ أَفْضَلَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ. ❷

(۷۴)......جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا جمعہ کے دن خطبہ یہ ہوتا تھا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے اور اس کے بعد یہ کہتے: بے شک سب سے افضل حدیث (بات) اللہ کی کتاب ہے اور بہترین

---

❶ سابقہ حوالہ دیکھیں۔ ❷ مسلم (٢٨٦٧) احمد (٣/ ٣١٠).

راستہ محمد ﷺ کا راستہ ہے اور بدترین کام نئے کام ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

شرح حدیث:...... بلاشبہ دین میں ہر قسم کی بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں لے جانے کا سبب ہے۔ بدعت گمراہی میں شدید ہونے کے لحاظ سے مختلف درجوں میں منقسم ہے۔ علامہ حوامدی نے تمام بدعات کو چار درجوں میں تقسیم کیا ہے۔ یاد رہے کہ ابتداء میں عقیدہ پر اطلاق لفظ ''سنت'' کا ہوتا تھا، اور شرک و کفر اور عقیدہ میں فساد پر ''بدعت'' کا اطلاق ہوتا تھا، اس وقت صحیح العقیدہ اہل السنہ کہلاتے تھے، اور فاسد العقیدہ لوگوں کو اہل البدعۃ کہا جاتا تھا۔

(۱) البدعة المكفره:...... مصیبتوں، تکلیفوں کے وقت اور حاجات میں اللہ کے علاوہ یا اللہ کے ساتھ انبیاء اور صالحین کو بطورِ استغاثہ کے پکارنا یہ ایسی بدعت ہے، جس کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں سے فریب کیا گیا۔ یہ ایسی بدعت ہے، جس کے جال اور چنگل میں علماء اور جہلاء دونوں گرفتار ہیں، بہت کم ایسے لوگ ہیں، جن کو اللہ نے اس بدعت سے محفوظ رکھا ہے، درحقیقت مافوق الاسباب نداء غیر اللہ ہی تو عین شرک ہے۔

(۲) بدعت محرمہ:...... مردوں سے وسیلہ طلب کرنا، قبروں کو سجدہ گاہ بنانا، ان پر چراغاں کرنا، نذر و نیاز اور جانور ذبح کرنا، قبر کا طواف کرنا، بوسہ دینا، علامہ حامد الفقہی فرماتے ہیں:

> ''یہ دوسری قسم بھی حکم کے اعتبار سے پہلی قسم کی طرح ہے۔ قبر پر نذر و نیاز، اس کا طواف کرنا اور چھونا یہ اللہ کے علاوہ مُردوں کی عبادت ہے۔ یہ بھی جشن میلاد کی طرح شرکیہ عبادت ہے۔''

(۳) بدعت مکروھہ:...... جیسا کہ نماز جمعہ کے بعد احتیاطی ظہر پڑھنا، اجرت پر تلاوت کرنا، ختم جو میت کے لیے کیا جاتا ہے۔ شب برأت، اذان کے بعد بلند آواز سے صلوٰۃ پڑھنا، قضاء عمری وغیرہ۔

(۴) بدعت تنزیہہ:...... نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا، قبروں پر پردے لگانا، سال کے آغاز اور اختتام اور عاشوراء کے روز خصوصی دعائیں کرنا۔

اس کے بعد فرماتے ہیں: ''بہت سے محققین علماء کا مذہب ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے، خواہ چھوٹی ہو یا بڑی حرام ہے ان کا استدلال حدیث کے عموم کے صیغوں سے ہے۔''

((فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ .)) [1]

اور یہی زیادہ درست ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے، اور حرام ہے، اور آگ میں لے جانے کا سبب ہے، حدیث رسول ﷺ سے اسی مؤقف کی تائید ہوتی ہے۔

[۷۵]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) سفيان عن هلال الوزان عن عبد الله بن عكيم قال: كَانَ

---

[1] السنن والمبتدعات، ص: ۱۲

عُمَرُ يَقُوْلُ: إِنَّ أَصْدَقَ الْقِيْلِ قِيْلُ اللّٰهِ وَإِنَّ أَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا . ❶

(٧٥)......سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: بے شک سب سے سچی بات اللہ کی بات ہے اور سب سے اچھا راستہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ ہے اور بدترین کام نئے ہیں۔

[٧٦]......حدثنا محمد بن بشار (ثنا) محمد يعني ابن جعفر (ثنا) شعبة عن عمرو بن مرة عن مرة الهمداني عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْه قَالَ: إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَّشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَإِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَآتٍ وَمَآ أَنْتُم بِمُعْجِزِيْنَ وَإِنَّ مَا بَعِيْدٌ مَا لَيْسَ آتِياً أَلا وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّهٗ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقاً وَيَثْبُتُ الْبِرُّ فِيْ قَلْبِهٖ فَلَا يَكُوْنُ لِلْفُجُوْرِ مَوْضِعُ إِبْرَةٍ يَسْتَقِرُّ فِيْهَا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهٗ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ وَلَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّاباً وَيَثْبُتُ الْفُجُوْرُ فِيْ قَلْبِهٖ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ لِلْبِرِّ مَوْضِعُ إِبْرَةٍ يَّسْتَقِرُّ فِيْهَا . ❷

(٧٦)......عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: بے شک سب سے اچھی بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے اچھا راستہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ ہے اور بدترین کام نئے ہیں اور بے شک جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے، ضرور آ کر رہے گا اور تم اسے روک نہ سکو گے اور یقیناً دور تو وہ چیز ہے جو آنے والی نہیں، خبردار! اور تم سچ کو لازم پکڑو، اور بے شک وہ (سچائی) نیکی کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور بے شک نیکی جنت کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق (سچا) لکھ دیا جاتا ہے اور نیکی اس کے دل میں جاگزین ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ گناہ کے لیے ایک سوئی کے برابر جگہ نہیں ہوتی جہاں وہ ٹھہر سکے۔ اور جھوٹ سے بچتے رہو، پس بے شک وہ (جھوٹ) گناہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور بے شک گناہ آگ کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے اور گناہ اس کے دل میں جاگزین ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ نیکی کے لیے ایک سوئی کے برابر جگہ نہیں ہوتی جہاں وہ ٹھہر سکے۔

[٧٧]......حدثنا إسحاق بن أبراهيم (أنبأ) ابن مهدي عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن أبي الأحوص عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: شَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا أَلَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ . ❸

---

❶ شرح اصول الاعتقاد للالکائی (١٠٠)۔ ❷ بخاری (٧٢٧٧) الدارمی (١/ ٨٠) (٢٠٧)۔

❸ طبرانی الکبیر (٩/ ٩٩) مصنف عبدالرزاق (١١/ ١١٦)۔

(۷۷)......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بدترین کام نئے ہیں خبردار! اور ہر نیا کام بدعت ہے۔

[۷۸]......حدثنا إسحاق (أنبأ) عیسیٰ بن یونس عند الاعمش عن حبیب بن أبی ثابت عن ابی عبدالرحمن السلمی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِتَّبِعُوْا وَلاَ تَبْتَدِعُوْا فَقَدْ كُفِيْتُمْ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ. ❶

(۷۸)......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (سنت کی) پیروی کرو اور بدعات نہ نکالو، پس تحقیق تمہیں سنت ہی کافی ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

[۷۹]......حدثنا إسحاق (أنبأ) أبو معاوية عن الأعمش عن جامع بن شداد عن عبد اللّٰه بن مرداس عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. ❷

(۷۹)......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں (لے جائے گی)۔

[۸۰]......حدثنا إسحاق (أنبا) عيسى بن يونس عن الأعمش عن جامع بن شداد عن أبي الشعثاء عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: إِنَّكُمُ الْيَوْمَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنَّكُمْ سَتُحْدِثُوْنَ وَيُحْدَثُ لَكُمْ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مُّحْدَثَةً فَعَلَيْكُمْ بِالْهَدْيِ الْأَوَّلِ. ❸

(۸۰)......سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک تم آج فطرت (اسلام) پر ہو اور بے شک تم خود بدعات ایجاد کرو گے اور لوگ بھی تمہاری خاطر بدعات نکالیں گے، پس جب تم نیا کام دیکھو تو پہلے راستے اور طریقے کو لازم پکڑو۔

[۸۱]......حدثنا عيسى بن مساور (ثنا) الوليد بن مسلم عن سعيد بن سنان الحمصي قال حدثني أبو الزاهرية عن أبي شجرة كثير بن مرة عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: خَيْرُ الدِّيْنِ دِيْنُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا اتَّبِعُوْا وَلَا تَبْتَدِعُوْا فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوْا مَا اتَّبَعْتُمُ الْأَثَرَ إِنْ تَتَّبِعُوْنَا فَقَدْ سَبَقْنَاكُمْ سَبْقاً بَعِيْداً وَإِنْ تُخَالِفُوْنَا فَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالاً كَبِيْراً ، مَا أَحْدَثَتْ أُمَّةٌ فِي دِيْنِهَا بِدْعَةً إِلَّا رَفَعَ اللّٰهُ عَنْهُمْ سُنَّةً هَدْيٍ ثُمَّ لَا تَعُوْدُ فِيْهِمْ أَبَداً وَلَأَنْ أَرٰى فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ نَاراً تَشْتَعِلُ فِيْهِ احْتِرَاقاً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَرٰى بِدْعَةً لَيْسَ فِيْهِ لَهَا مُغَيِّرٌ.

(۸۱)......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: بہترین دین محمد ﷺ کا دین ہے اور بدترین کام نئے ہیں

---

❶ الابانة لا بن بطة (۱۷۴،۱۷۵). ❷ كتاب الثقات لابن حبان (۳۶۵۸).

❸ الابانة لابن بطة (۱۸۰،۱۸۱،۱۸۲).

(سنت کی) پیروی کرو اور بدعات نہ نکالو جب تک تم آثار (صحابہ) کی پیروی کرتے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے اگر تم ہماری پیروی کرو، تو تحقیق ہم تم سے بہت زیادہ سبقت لے جا چکے ہیں۔ اور اگر تم ہماری مخالفت کرو، تو تم بہت بڑی گمراہی میں جا پڑے۔ جو امت اپنے دین میں بدعت نکالتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ان میں سے سنت کو اٹھا لیتا ہے، پھر وہ سنت ان میں کبھی واپس نہیں پلٹتی۔ اور یہ کہ مسجد کے ایک کونے میں آگ بھڑکتی دیکھوں، مجھے اس بات سے زیادہ عزیز و پسند ہے کہ مسجد میں بدعت دیکھوں، جس کو کوئی روکنے والا نہ ہو۔

[۸۲]......حدثنا إسحاق (أنبأ) وكيع عن هشام بن الغاز أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعاً يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَإِنْ رَّآهَا النَّاسُ حَسَناً. ❶

(۸۲)......ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر بدعت گمراہی ہے، اگرچہ لوگ اس کو اچھا (بدعتِ حسنہ) تصور کریں۔

شرح حدیث:......مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ تمام بدعات سیئہ ہیں، کوئی بدعت حسنہ نہیں ہے، بلکہ گذشتہ احادیث کی رو سے دین میں جو بھی بدعت ایجاد کی جائے خواہ بڑی ہو یا چھوٹی، اصول میں ہو یا فروع میں، عقائد میں ہو یا عبادات میں تمام کی تمام ضلالت اور گمراہی ہیں۔

مگر اس کے باوجود بعض بدعتی حضرات بدعات کو حسنہ اور سیئہ میں تقسیم کر کے بدعات کو سند جواز فراہم کرنے کی سعی لاحاصل کرتے ہیں۔ اگر بدعت کی مذکورہ تقسیم کو درست تسلیم کر لیا جائے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ کوئی بدعت ایسی نہیں ہوگی جس کو تمام سیئہ کہتے ہوں، کیونکہ بدعت کو اچھی سمجھ کر ہی اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ گمراہی سمجھ کر کون اس پر عمل کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل بدعت اپنے پیشواؤں کی بدعات پر حسنہ کا لیبل لگا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اور پھر قرآن وسنت سے بدعت حسنہ کے جواز میں دلائل بھی پیش کیے جاتے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اختصار سے بدعت حسنہ کے دلائل اور ان کا تجزیہ پیش کر دیں۔

بدعت حسنہ کے دلائل اور ان کا تجزیہ:

((مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا .)) ❷

یہ حدیث بدعت حسنہ کی قطعی طور پر دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ حدیث میں سنت حسنہ اور سنت سیئہ کا ذکر ہے۔ بدعت کا تو سرے سے ذکر ہی نہیں ہے۔ سنت کا لفظ ہے۔

مذکورہ حدیث کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی اُمتی کا جاری کردہ عمل بھی سنت ہے۔ کیونکہ امتی کی یہ شان نہیں بلکہ اس کا کام تو سنت پر چلنا اور اس سے تمسک کرنا ہے۔ اس حدیث کے مختلف طرق سامنے رکھیں تو اس کا یہی مفہوم واضح ہوتا کہ اس سے مراد سنت پہ چلنا اور اس کی دعوت دینا ہے نہ کہ خود کوئی عمل اپنی مرضی سے جاری کرنا ہے۔ جس

❶ الابانة لابن بطة (۲۰۵).　❷ صحيح مسلم ۲/ ۳۴۱

طرح کہ سیّدنا ابوہریرہ، سیّدنا عبداللہ بن عباس اور سیّدنا عفیف بن حارث التمانی رضی اللہ عنہم کی روایات میں اس امر کی تصریح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ . "[1] ...... " جس نے میری سنت سے تمسک کیا اور اس کو پکڑا۔" ...... " فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ " ...... " کہ سنت کے ساتھ تمسک کرنا بہتر ہے" ان احادیث سے معلوم ہوا کہ امتی کا کام سنت پر چلنا ہے، سنت جاری کرنا نہیں ہے۔

ثانیاً: ......خود اس روایت میں " مَنْ سَنَّ فِيْ الْإِسْلَامِ ...... الخ " کے بجائے " اَيُّمَا دَاعٍ دَعَا إِلىٰ هُدًى " ...... " کہ جس داعی نے ہدایت کی طرف دعوت دی۔"[2] کے الفاظ ہیں لہٰذا ان مجمل الفاظ کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ سنت اور طریقہ کا جاری کرنا مراد نہیں، بلکہ اس کی طرف دعوت دینا، اس کو زندہ کرنا، اور خود اس پر عمل کرنا اور لوگوں کو اس پر عمل کرنے کی تلقین کرنا مراد ہے۔

اور پھر اسی حدیث میں " حسنةً " کی قید موجود ہے۔ اہل سنت کے نزدیک کسی امر شرعی میں حسن یا قبیح اس وقت تک نہیں پایا جا سکتا، جب تک شریعت سے اس کا ثبوت نہ ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: " وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّإِنْ رَّاٰهَا النَّاسُ حَسَنَةً " (الاعتقاد لالکائی) ...... " اور ہر بدعت گمراہی ہے، اگرچہ لوگ اسے حسنہ ہی کیوں نہ سمجھیں۔" اور بدعات کے بارے میں تو شارع نے خود فرما دیا: " كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ " لہٰذا ان کا حسن ہونا کہاں سے اور کیسے ثابت ہو سکتا ہے؟

دوسری دلیل:

((مَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ .))

" جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔"

اس حدیث سے بھی بدعتی حضرات بدعت حسنہ کا جواز کشید کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اوّلاً: ...... یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ موقوف ہے، علامہ زیلعی حنفی فرماتے ہیں:

((وَلَمْ أَجِدْهُ إِلَّا مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ))[3]

" میں نے اس روایت کو عبداللہ بن مسعود پر موقوف ہی پایا ہے۔"

ثانیًا: ...... " اَلْمُسْلِمُوْنَ " سے کون سے مسلمان مراد ہیں، اگر تمام مسلمان مراد لیے جائیں تو پھر اُمت کے تہتر فرقے سب کے سب ناجی ہو جائیں گے کیونکہ ہر فرقہ اپنے معمول کو اچھا ہی سمجھتا ہے۔ لامحالہ اس سے خاص مسلمان مراد ہیں، اور وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں اور اس حدیث کا سیاق بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے کہ امام حاکم نے روایت کیا ہے:

---

[1] مشکوٰۃ: ۱/ ۳۰۔۳۱ [2] مسلم ۲/ ۳٤۱ [3] نصب الرایه ٤/ ۱۳۳

((مَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ وَمَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ سَيِّئًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ سَيِّيءٌ وَقَدْرَأَى الصَّحَابَةُ جَمِيْعًا أَنْ يَّسْتَخْلِفُوْا أَبَا بَكْرٍ .)) ❶

''جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں تو وہ چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اچھی ہوگی، اور جس چیز کو مسلمان برا سمجھیں تو وہ عنداللہ بھی بری ہوگی، اور تمام صحابہ کرام نے سیّدنا ابوبکر کو خلیفہ بنایا اور ان کی خلافت کو اچھا سمجھا، لہٰذا ان کی خلافت عنداللہ بھی اچھی ہی ہوگی۔''

اس روایت سے بات بالکل واضح ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے نزدیک '' اَلْمُسْلِمُوْنَ '' کے لفظ سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا پاک گروہ ہی ہے۔

[٨٣]......حدثنا محمد بن يحيى (أنبأ) أبو حذيفة (ثنا) سفيان عن ابن طاووس عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَلَيْكُمْ بِالْإِسْتِقَامَةِ وَاتِّبَاعِ الْأُ مَرَاءِ وَالْأَثَرِ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّبَدُّعَ . ❷

(۸۳) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم استقامت' امیروں کی اطاعت واتباع اور آثار (صحابہ) کو لازم پکڑو اور بدعات سے بچو۔

[٨٤] حدثنا إسحاق (أنبأ) المعتمر وجرير عن ليث عن عاصم عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ أَبْغَضَ الْأُمُوْرِ إِلَى اللّٰهِ الْبِدَعُ . ❸

(۸۴) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ مبغوض وناپسندیدہ کام بدعات ہیں۔

[٨٥] حدثنا يحيى بن يحيى (ثنا) إسماعيل بن علية عن أيوب عن أبي قلابة قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُّقْبَضَ، وَقَبْضُهٗ أَنْ يُذْهَبَ بِأَصْحَابِهٖ۔ أَوْ قَالَ. بِأَهْلِهٖ۔عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ مَتٰى يُفْتَقَرُ أَوْ يَفْتَقِرُ إِلٰى مَا عِنْدَهٗ وَإِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ أَقْوَاماً يَزْعُمُوْنَ أَنَّهُمْ يَدْعُوْنَكُمْ إِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَقَدْ نَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ فَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّبَدُّعَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّعَمُّقَ وَعَلَيْكُمْ بِالْعَتِيْقِ . ❹

(۸۵) سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم علم کو اس کے اُٹھ جانے سے قبل لازم پکڑلو اور حاصل کرلو، اور علم اٹھنے سے مراد اہل علم کا اٹھنا ہے، تم علم کو لازم پکڑو، پس بے شک تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے پاس جو کچھ ہے اس

---

❶ المستدرك: ٧٨/٣ ❷ الدارمی (١٣٩) الابانة (١٥٧).

❸ سنن الکبری للبیهقی (٣١٦/٤).

❹ طبرانی الکبیر (٨٨٤٥) الابانة (١٦٨، ١٦٩)

کی اسے کب ضرورت پڑ جائے۔ اور بے شک تم بہت جلد ایسے لوگ پاؤ گے جو یہ زعم کرتے ہونگے کہ وہ تمہیں اللہ کی کتاب کی دعوت دے رہے ہیں، حالانکہ انہوں نے اسے (کتاب اللہ کو) پس پشت ڈال رکھا ہوگا۔ تم علم کو لازم پکڑو اور بدعات، غلو ومبالغہ اور گہرائی میں جانے سے بچو اور عمدہ و پرانا طریقہ کار اپناؤ۔

[٨٦] ......حدثنا يحيى بن يحيى (ثنا) سليم بن أخضر عن ابن عون عن ابراهيم قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: اِتَّقُوا اللّٰهَ مَعْشَرَالْقُرَّاءِ وَخُذُوْا طَرِيْقَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَوَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتَقَمْتُمْ لَقَدْ سُبِقْتُمْ سَبْقاً بَعِيْداً وَلَئِنْ تَرَكْتُمُوْهُ شِمَالًا وَّيَمِيْناً ضَلَلْتُمْ ضَلَالاً بَعِيْداً، أَوْ قَالَ: مُّبِيْناً.

(٨٦)......سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے قراء کی جماعت! اللہ سے ڈرو اور اپنے سے پہلے لوگوں (صحابہ) کا راستہ اختیار کرو، پس اللہ کی قسم! اگر تم استقامت اختیار کرو تو بھی صحابہ تم سے بہت زیادہ سبقت حاصل کر چکے ہیں اور اگر تم طریقِ صحابہ کو چھوڑ کر دائیں بائیں راستے اختیار کرو، تو تم بہت بڑی گمراہی کا شکار ہو جاؤ گے یا واضح گمراہی میں جا پڑو گے۔

[٨٧]......حدثنا إسحاق (أنبأ) جرير عن الأعمش عن إبراهيم عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: مَرَّ عَلَيْنَا حُذَيْفَةُ وَنَحْنُ فِي حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْلُكُوا الطَّرِيْقَ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ سَلَكْتُمُوْهُ لَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقاً بَيِّناً وَإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِيْناً وَشِمَالًا لَّقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالاً بَعِيْداً. [1]

(٨٧)......ھمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم مسجد میں ایک حلقہ بنائے بیٹھے تھے، تو سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے اور فرمایا: اے قراء کی جماعت! (صحابہ کے) راستے پر چلو، پس اللہ کی قسم! البتہ اگر تم اس راستے پر چلو گے تو تم بڑے واضح مسبوق ہو، اور اگر تم دائیں بائیں راستے اختیار کرو تو تم بہت دور کی گمراہی میں جا پڑو گے۔

[٨٨]......حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) هشيم عَنِ عوف عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَمَلٌ قَلِيْلٌ فِي سُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ كَثِيْرٍ فِي بِدْعَةٍ. [2]

(٨٨)......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنت کے مطابق تھوڑا عمل بھی بدعت والے زیادہ عمل سے بہتر ہے، نیز سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سنت پر استقامت ومیانہ روی بدعت میں (زیادہ) کوشش کرنے سے بہتر ہے۔

[٨٩] حدثنا يحيى (أنبأ) عبثر أبو زبيد عن العلاء بن المسيب عن المسيب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اِقْتِصَادٌ فِي سُنَّةٍ خَيْرٌ مِنِ اجْتِهَادٍ فِي بِدْعَةٍ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ. [3]

---

[1] بخاری (٧٢٨٢) الابانة (١٩٦).
[2] مصنف عبدالرزاق (١١/٢٩١) ابانة (١٩٦).
[3] الدارمی (١/٨٣) (٢١٧) حاکم (١/١٠٣).

(٨٩)......سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت پر استقامت واعتدال بدعت میں جدوجہد کرنے سے بہتر ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

[بدعت کا آنا گویا سنت کا اُٹھ جانا ہے]

[٩٠]......حدثنا أحمد بن إبراهيم الدورقي (ثنا) سعيد بن عامر عَنْ حَزْمٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: لَوْ كَانَ بِكُلِّ بِدْعَةٍ يُمِيتُهَا اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ وَكُلِّ سُنَّةٍ يَنْعَشُهَا اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ بِضْعَةٌ مِّنْ لَحْمٍ حَتَّى يَأْتِيَ آخِرُ ذٰلِكَ عَلٰى نَفْسِي لَكَانَ فِي اللّٰهِ يَسِيْراً. ❶

(٩٠)......سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر ہر اس بدعت کے بدلے جسے اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے ختم کرے، اور ہر اس سنت کے بدلے جسے اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے بلند کرے، میرے بدن کے آخری ٹکڑے تک کو قربان کرنا پڑے تو بھی یہ اللہ تعالیٰ (کے دین کی خدمت) میں معمولی بات ہے۔

[٩١]......حدثنا الدورقي أحمد حدثني علاء العطار (ثنا) حزم سمعت يونس بن عبيد يقول: بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يَقُوْلُ: لَوْكَانَتْ كُلُّ سُنَّةٍ أُمِيْتَتْ فَأَحْيَاهَا اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ وَكُلُّ بِدْعَةٍ مَعْمُوْلٌ بِهَا فَأَمَاتَهَا اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ بِضْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ كَانَ ذٰلِكَ قَلِيْلًا.

(٩١)......عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اگر ہر مردہ ومتروکہ سنت کے بدلے جسے اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے (دوبارہ) زندہ کرے، اور ہر بدعت جس پر عام عمل ہو رہا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے میرے ہاتھ سے ختم کرائے اور اس کے بدلے (اپنے جسم کا) ایک ایک ٹکڑا دینا پڑے، تو بھی یہ بہت تھوڑی (قربانی) ہے۔

[٩٢]......حدثني الدورقي حدثني سهل بن محمود (ثنا) حسين الجعفي (أنبأ) عبيد بن عبد الملك أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَانَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنْ أَنْعَشَ سُنَّةً وَأُمِيْتَ بِدْعَةً لَمَا سَرَّنِيْ أَنْ أَعِيْشَ فِيْ الدُّنْيَا فَوَاقاً وَلَوَ دِدْتُ أَنِّي كُلَّمَا انْعَشْتُ سُنَّةً وَأَمَتُّ بِدْعَةً أَنَّ عُضْواً مِنْ أَعْضَائِيْ سُقِطَ مَعَهَا. ❷

(٩٢)......سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اللہ کی قسم! اگر میں سنت کو بلند نہ کروں، اور بدعت کو ختم نہ

---

❶ طبقات ابن سعد (٥/ ٣٤٣).

❷ الجرح والتعديل لابن ابي حاتم (٨٨٣).

کروں تو مجھے ایک لحہ بھی دنیا میں زندہ رہنا اچھا نہیں لگتا۔ اور میں تو یہاں تک پسند کرتا ہوں کہ میں جب بھی کسی سنت کو زندہ و بلند کروں اور بدعت کو ختم کروں تو اس کے ساتھ ساتھ میرے جسم کا ایک ایک ٹکڑا گر جائے۔

[۹۳]......حدثني محمد بن عبد الله بن القهزاذ (ثنا) علي بن الحسن (أنبأ) خارجة بن عبيد الله بن عمر العمري قال: كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عِنْدَنَا فَكُنَّا نُؤْذِيْهِ فَلَمَّا اسْتَخْلِفَ أَبُوْهُ قَدِمَ عَلَيْهِ وَهُوَابْنُ تِسْعَ عَشَرَةَ سَنَةً وَأَبُوهُ يَرُوْضُ النَّاسَ عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَقَدْ قَطَعَ بِذٰلِكَ فَهُوَ يُدَارِيْهِمْ كَيْفَ يَصْنَعُ ، فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الْمَلِكِ حِيْنَ قَدِمَ عَلَيْهِ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ا لا تَمْضِيْ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا أُبَالِي أَنْ تَغْلِيَ بِيْ وَبِكَ الْقُدُوْرُ، فَقَالَ لَهٗ: يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرُوْضُ النَّاسَ رِيَاضَةَ الصَّعْبِ أَخْرُجُ الْبَابَ مِنَ السُّنَّةِ فَأَضَعُ الْبَابَ مِنَ الطَّمْعِ ، فَإِنْ نَفَرُوْا لِلسُّنَّةِ سَكَنُوا لِلطَّمْعِ وَلَوْ عُمِرْتُ خَمْسِيْنَ سَنَةً لَظَنَنْتُ أَنِّي لَا أَبْلُغُ فِيْهِمْ كُلَّ الَّذِي أُرِيْدَ فَإِنْ أَعِشْ أَبْلُغْ حَاجَتِيْ وَإِنْ مِتُّ فَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِنِيَّتِيْ .

(۹۳)......خارجہ بن عبید اللہ بن عمر العمری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبد الملک بن عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ ہمارے پاس ہوتے تھے تو ہم انہیں ستاتے اور ایذاء دیتے تھے، تو جب ان کے والد ماجد (عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ) خلیفہ بنے تو ان کا بیٹا ان کے پاس آیا' جبکہ اس کی عمر انیس (۱۹) سال تھی اور اس کے والد گرامی کتاب و سنت کے مطابق لوگوں کی اخلاقی تربیت کر رہے تھے۔ اور اس کے مطابق عمل کرنے کی بڑے شد و مد سے ترغیب دیتے ہوئے از روئے شفقت ان سے مشورہ لے رہے تھے کہ وہ کیا کریں؟ تو عبد الملک کہنے لگا: اے امیر المومنین! کیا آپ کتاب اللہ اور سنت نبوی نافذ نہیں کریں گے؟ پھر تو اللہ کی قسم! مجھے کوئی پرواہ نہیں اگر مجھے اور آپکو ہنڈیوں میں پکا دیا جائے' تو عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اسے فرمایا: اے میرے بیٹے میں لوگوں کو مشکل ٹریننگ دے رہا ہوں۔ میں سنت کے کسی دروازے کو خارج کرتا ہوں، تو اس کی بجائے طمع کا کوئی دروازہ باقی رکھتا ہوں۔ اگر لوگ سنت کی خاطر خروج کریں گے، تو طمع کی خاطر رک جائیں گے۔ اگر مجھے پچاس سال بھی مل جائیں، میں تو یہی سمجھوں گا کہ میں مکمل طور پر ان تک ہر وہ چیز نہیں پہنچا سکا جو میں چاہتا ہوں اور اگر میں زندہ رہا تو میں اپنے مقصد تک پہنچ جاؤں گا اور اگر میں فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ میری نیت کو خوب جانتے ہیں۔

[۹٤]......حدثني ابن القهزاذ قال (ثنا) حاتم الجلاب بن العلاء قال: (ثنا) إسماعيل بن عياش (ثنا) بشر بن عبد الله بن يسار السلمي وسوادة بن زياد و عمرو بن مهاجر أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ إِلَى النَّاسِ أَنَّهٗ لا رَأْيَ لأَحَدٍ مَعَ سُنَّةٍ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . [1]

---

[1] الابانة (۱۰۰).

(۹۴)...... بے شک عمر بن عبد العزیز نے لوگوں کو لکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت مطہرہ کے مقابلہ میں کسی کی رائے کی کوئی وقعت وحیثیت نہیں۔

[٩٥]......حدثنا أبو حفص الباهلي (ثنا) شريح بن النعمان (ثنا) المعافى (ثنا) الأوزاعي قال: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: لَا عُذْرَ لأَحَدٍ بَعْدَ السُّنَّةِ فِيْ ضَلَالَةٍ رَكِبَهَا يَحْسِبُ أَنَّهَا هُدًى.

(۹۵)......عمر بن عبد العزیز کا فرمان ہے کہ سنت کے بعد کسی کے پاس گمراہی کو ہدایت سمجھ کر اس کا مرتکب ہونے کا کوئی عذر و بہانہ نہیں۔

[٩٦]......حدثنا عبد الله بن معاوية بن موسىٰ بن أبي غليظ بن مسعود بن أمية بن خلف الجمحي قال: (ثنا) عبد العزيز بن مسلم القسملي (ثنا) عبد الله بن دينار قال: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ إِلٰى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ أَنِ انْظُرُوْا إِلٰى مَاكَانَ مِنْ أَحَادِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاكْتُبُوْهُ، فَإِنِّي قَدْ خِفْتُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَذِهَابَ الْعُلَمَاءِ. [1]

(۹۶)......عمر بن عبد العزیز نے اہل مدینہ کو لکھ بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو دیکھ کر لکھ لو، پس بے شک مجھے علم کے مٹ جانے اور علماء کے اٹھ جانے کا ڈر ہے۔

[٩٧]......حدثنا إسحاق (أنبأ) عيسى بن يونس عن أبي بكر بن أبي مريم عن حبيب بن عبيد عَنْ غُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّمَالِيِّ أَنَّ عَبْدَالْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ سَأَلَهُ عَنْ رَفْعِ الأَيْدِيْ عَلَى الْمَنَابِرِ وَالْقَصَصِ فَقَالَ غُطَيْفٌ: أَمَا أَنَّهَا لَمِنْ أَمْثَلِ مَا أَحْدَثْتُمْ أَمَّا أَنَا فَلَا أُجِيْبُكَ إِلَيْهَا إِنِّي حُدِّثْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ أُمَّةٍ تُحْدِثُ فِيْ دِيْنِهَا بِدْعَةً إِلَّا أَضَاعَتْ مِثْلَهَا مِنَ السُّنَّةِ، فَالتَّمَسُّكُ بِالسُّنَّةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ إِحْدَاثِ الْبِدْعَةِ)). [2]

(۹۷)......غطیف بن حارث ثمالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بے شک عبد الملک بن مروان رحمہ اللہ نے اس سے منبر پر دورانِ وعظ ہاتھوں کو اٹھانے بارے پوچھا۔ تو غطیف رحمہ اللہ نے کہا: یہ تو تمہارے نئے گھڑے گھڑائے کاموں کی سب سے اچھی مثال ہے، میں تو تمہیں اس کا کوئی جواب نہیں دوں گا۔ بے شک مجھے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو قوم (امت) اپنے دین میں بدعت نکالتی ہے تو وہ اتنی ہی سنت (نبوی) کھو بیٹھتی ہے، تو سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا، بدعت نکالنے سے مجھے زیادہ عزیز ومحبوب ہے۔

---

[1] الدارمی (٤٨٧، ٤٨٨).

[2] مسند احمد (٤/ ١٠٥) طبرانی الکبیر (١٧٨).

[٩٨]......حدثنا إسحاق (أنبأ) عبد الرحمن بن مهدي حدثني عبد المؤمن عن مهدي بن أبي المهدي عن عكرمة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا مِنْ عَامٍ إِلَّا يُحْيَا فِيْهِ بِدْعَةٌ وَّيُمَاتُ فِيْهِ سُنَّةٌ حَتَّى تَحْيَا الْبِدَعُ وَتَمُوْتَ السُّنَنُ . ❶

(٩٨)......سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر سال بدعات زندہ ہو رہی اور سنن مر رہی ہیں یہاں تک کہ بدعات کو فروغ حاصل ہوگا اور سنن متروک ہو جائیں گی۔

[٩٩]......حدثنا إسحاق (أنبأ) عيسى بن يونس عن ثور بن يزيد عن أبي عون عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلانِيِّ قال: لَأَنْ أَرٰى فِيْ الْمَسْجِدِ نَاراً لَّا اَسْتَطِيْعُ إِطْفَائَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مَنْ أَرٰى فِيْهِ بِدْعَةً لَّا أَسْتَطِيْعُ تَغْيِيْرَهَا .

(٩٩)......ابوادریس خولانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ کہ میں مسجد میں ایسی آگ دیکھوں جس کو میں بجھا نہ سکوں، یہ مجھے اس بات سے زیادہ عزیز و پسند ہے کہ مسجد میں ایسی بدعت دیکھوں جس کو میں ختم اور روک نہ سکوں۔

[١٠٠]......حدثنا إسحاق (أنبأ) بقية بن الوليد حدثني صفوان بن عمرو قال: (ثنا) المشيخة عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: اِقْتِصَادٌ فِيْ سُنَّةٍ خَيْرٌ مِنِ اجْتِهَادٍ فِيْ بِدْعَةٍ ، إِنَّكَ أَنْ تَتَّبِعَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَبْتَدِعَ وَلَنْ تُخْطِيءَ الطَّرِيْقَ مَا اتَّبَعْتَ الْأَ ثَرَ . ❷

(١٠٠)......ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت پر استقامت و اعتدال بدعت میں جدوجہد سے بہتر ہے۔ بے شک تو اگر (سنت کی) پیروی کرے تو یہ بدعت رائج کرنے سے بہتر ہے، اور تو (سیدھے) راستے سے اس وقت تک بھٹک نہیں سکتا، جب تک تو آثار (صحابہ) کی پیروی کرتا رہے گا۔

[سنت کی اہمیت اور اس کے قرآن پر قاضی ہونے کا بیان]

[١٠١]......حدثنا محمد بن علي الوراق (ثنا) الهيثم بن خارجة (ثنا) الهيثم بن عمران ابن عبد الله العبسي قال: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيْلَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: يَنْبَغِيْ لَنَا أَنْ نَحْفَظَ مَاجَاءَ نَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ ﴿ وَمَآ آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (سورة الحشر:٧) فَهُوَ عِنْدَنَا بِمَنْزِلَةِ الْقُرْآنِ . ❸

---

❶ الابانة لا بن بطة (٢٢٥). ❷ شرح اصول اعتقاد اللالكائى (١١٥) الابانة (٢٣٢).

❸ الكفاية للخطيب (١٢).

(۱۰۱)...... اسمٰعیل بن عبید اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ سے مروی احادیث کو محفوظ کرلیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اور جو کچھ رسول تمہیں دے اسے لے لو اور جس سے روکے اس سے رک جاؤ'' یہ (احادیث رسول) ہمارے نزدیک قرآن کی طرح ہی ہیں۔

[۱۰۲]......حدثنا إسحاق (أنبأ) عيسى بن يونس عن الأوزاعي عَنْ حَسَّان بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: كَانَ جِبْرِيْلُ يَنْزِلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالسُّنَّةِ كَمَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْقُرْآنِ وَيُعَلِّمُهٗ إِيَّاهَا كَمَا يُعَلِّمُهُ الْقُرْآنَ . ❶

(۱۰۲)......حسان بن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ پر سنت لے کر نازل ہوتے تھے، جیسے قرآن لے کر نازل ہوتے تھے اور آپ ﷺ کو سنت بھی اسی طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن سکھاتے تھے۔

[۱۰۳]......وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ: اَلسُّنَّةُ قَاضِيَةٌ عَلَى الْكِتَابِ وَلَيْسَ الْكِتَابُ قَاضٍ عَلَى السُّنَّةِ . ❷

(۱۰۳)...... یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: سنت قرآن کی وضاحت کرتی ہے نہ کہ کتاب سنت کی۔ سنت قرآن کی تفسیر میں فیصلہ کن ہے نہ کہ قرآن سنت کی۔

[۱۰۴]......قَالَ: وَقَالَ مَكْحُوْلٌ:الْقُرْآنُ أَحْوَجُ إِلَى السُّنَّةِ مِنَ السُّنَّةِ إِلَى الْقُرْآنِ .

(۱۰۴)......مکحول فرماتے ہیں: سنت کو قرآن کی اتنی احتیاج نہیں جتنی قرآن کو سنت کی ضرورت ہے۔

[۱۰۵]......قَالَ: وَقَالَ مَكْحُوْلٌ: اَلسُّنَّةُ سُنَّتَانِ ، سُنَّةٌ الْأَخْذُ بِهَا فَضِيْلَةٌ وَتَرْكُهَا إِلٰى غَيْرِ حَرَجٍ ، وَسُنَّةٌ الْأَخْذُ بِهَا فَرِيْضَةٌ . ❸

(۱۰۵)......مکحول فرماتے ہیں سنت دو طرح کی ہے (۱) وہ سنت جس پر عمل کرنا باعث فضیلت اور ترک میں کوئی حرج نہیں (۲) اور وہ سنت جس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

[۱۰۶]...... حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) سليم بن أخضر قال: سمعت ابن عون يقول غير مرة: ثَلاثٌ أَرْضَاهَا لِنَفْسِيْ وَلإِخْوَانِيْ:

أَنْ يَنْظُرَ هٰذَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ الْقُرْآنَ فَيَتَعَلَّمَهٗ وَيَقْرَاَهٗ وَيَتَدَبَّرَهٗ وَيَنْظُرَ فِيْهِ .
وَالثَّانِيَةُ: أَنْ يَنْظُرَ ذَاكَ الْأَثَرَ وَالسُّنَّةَ فَيَسْأَلَ عَنْهُ وَيَتَّبِعَهٗ جُهْدَهٗ .

---

❶ الدارمی (۵۸۸) الابانة (۹۰،۲۱۹).

❷ جامع بیان العلم ابن عبدالبر (۱۹۱/۲) الابانة (۸۸).

❸ الشریعة للاجری (۱۰۸) طبرانی اوسط (۴۰۱۱).

وَالثَّالِثَةُ: أَنْ يَدَعَ هٰؤُلآءِ النَّاسَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ. [1]

(۱۰۶)......ابن عون رحمہ اللہ نے ایک سے زیادہ مرتبہ فرمایا: تین چیزیں ہیں، جن کو میں اپنے اور اپنے بھائیوں کے لیے پسند کرتا ہوں:

۱۔ یہ کہ مسلمان آدمی قرآن مجید کو دیکھے اس کا علم حاصل کرے اور اسے پڑھے، اس میں غور وفکر اور تدبر کرے۔

۲۔ یہ کہ آثار وسنن دیکھے اور ان کے متعلق معلومات حاصل کرے اور حتی الوسعۃ ان کی پیروی کرے۔

۳۔ یہ کہ بھلائی کے سوا لوگوں کو چھوڑے رکھے۔

[۱۰۷]......حدثنا يحيى بن حبيب بن عربي (ثنا) بشر بن المفضل (ثنا) داود يعني ابن أبي هند عن أبي منيب عن أبى عطاء اليحبوري قَالَ: قَالَ لِيْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: يَا أَبَا عَطَاءٍ كَيْفَ تَصْنَعُوْنَ إِذَا فَرَّ قُرَّاؤُكُمْ وَعُلَمَاؤُكُمْ مِنْكُمْ حَتّٰى يَصِيْرُوْا فِيْ رُؤُوْسِ الْجِبَالِ مَعَ الْوَحْشِ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَلِمَ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَ خَشْيَةَ أَنْ تَقْتُلُوهُمْ، قَالَ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ أَنَقْتُلُهُمْ وَكِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ أَظْهُرِنَا نَقْرَؤُهُ؟ قَالَ: ثَكِلَتْكَ أَبَا عَطَاءٍ أُمُّكَ، أَلَمْ تَرِثِ الْيَهُودُ التَّوْرَاةَ ثُمَّ ضَلُّوا عَنْهَا وَتَرَكُوْهَا؟ أَلَمْ تَرِثِ النَّصَارٰى الْإِنْجِيْلَ ثُمَّ ضَلُّوا عَنْهُ وَتَرَكُوهُ؟ إِنَّمَا هِيَ السُّنَنُ تَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضاً، إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا مِنْ شَيْءٍ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ إِلَّا سَيَكُوْنُ فِيْكُمْ.

(۱۰۷)......ابو عطاء یحبوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو عطاء! تم اس وقت کیا کرو گے، جب تمہارے قاری اور علماء تم سے بھاگ کر جانوروں کے ساتھ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلے جائیں گے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: وہ ایسا کیوں کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: اس ڈر سے کہ تم انہیں قتل کر ڈالو گے۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! کیا ہم انہیں قتل کریں گے، جبکہ اللہ کی کتاب ہمارے درمیان موجود ہے جسے ہم پڑھتے ہیں؟ عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو عطاء! تیری ماں تجھے گم پائے، کیا یہودی تورات کے وارث نہیں تھے، پھر بھی گمراہ ہو گئے اور اسے چھوڑ دیا؟ کیا عیسائی انجیل کے وارث نہیں تھے، پھر بھی گمراہ ہو گئے اور اسے چھوڑ بیٹھے؟ یہ تو عادات واطوار ہیں، جو یکے بعد دیگرے نمودار ہو رہے ہیں۔ اللہ کی قسم! تم سے پہلے لوگوں میں جو جو عادات تھیں وہ تم میں بھی ہونگی۔

[۱۰۸]......حدثنا محمد بن بشار (ثنا) عبد الرحمن (ثنا) سفيان عن أبي قيس عن الهزيل قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: أَنْتُمْ أَشْبَهُ النَّاسِ سَمْتاً وَهَيْئَةً بِبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ تَتَّبِعُوْنَ آثَارَهُمْ حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ فِيْهِمْ شَيْءٌ إِلَّا كَانَ فِيْكُمْ مِثْلُهُ.

---

[1] شرح اصول الاعتقاد للالكائی (٣٦).

(۱۰۸)......سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہاری عادات واطوار بنی اسرائیل سے بہت زیادہ مشابہت رکھتی ہیں۔تم ان کے نقش قدم پر اس طرح چلو گے جیسے تیر کے پر ایک دوسرے کے برابر ہوتے ہیں،حتی کہ ان کی ہر خصلت و عادت تمہارے اندر پائی جائے گی۔

[اللہ تعالیٰ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع فرمان کی مثال کا بیان]

[۱۰۹]......حدثنا أحمد بن إبراهيم الدورقي (ثنا) ريحان بن سعيد (ثنا) عباد بن منصور عن أيوب عن أبي قلابة عَنْ عَطِيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَبِيْعَةَ الْجَرْشِيِّ يَقُوْلُ: أَتَى نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فَقِيْلَ لَهُ: لِتَنَمْ عَيْنُكَ وَلِتَسْمَعْ أُذُنُكَ وَلِيَعْقِلْ قَلْبُكَ، قَالَ: فَنَامَتْ عَيْنِيْ وَسَمِعَتْ أُذُنِيْ وَعَقَلَ قَلْبِيْ فَقِيْلَ لِيْ: سَيِّدٌ بَنٰى دَاراً وَصَنَعَ مَأْدُبَةً وَأَرْسَلَ دَاعِياً ، فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَطْعَمْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَسَخِطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ، فَاللّٰهُ السَّيِّدُ وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِيْ وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ وَالْمَأْدُبَةُ الْجَنَّةُ . ❶

(۱۰۹)......ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتے آئے اور آپ سے کہا: آپ کی آنکھ سو جائے اور کان سنیں اور دل سمجھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میری آنکھ سو گئی اور کان سننے لگے اور دل سمجھنے لگا۔ مجھے کہا گیا: ایک سردار ہے اس نے ایک گھر بنایا اور دستر خوان لگایا اور بلا بھیجا' تو جس نے دعوت قبول کر لی وہ گھر میں داخل ہوا،اور دستر خوان سے کھا لیا اور آقا و سردار اس سے راضی ہو گیا۔اور جس نے دعوت قبول نہ کی نہ وہ گھر میں داخل ہوا نہ دستر خوان سے کھایا اور آقا و سردار اس پر غصے ہو گیا۔آقا و سردار 'اللہ تعالیٰ' ہیں اور بلانے والے 'محمد صلی اللہ علیہ وسلم' ہیں اور گھر 'اسلام' ہے اور دستر خوان 'جنت' ہے۔

[سنت کا اسلام کے لیے اصل الاصول ہونے کا بیان]

[۱۱۰]......حدثنا أبو حاتم الرازي (ثنا) عمرو بن الربيع بن طارق (أنبأ) يحيى بن أيوب عن هشام بن عروة عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: اَلسُّنَنَ اَلسُّنَنَ فَإِنَّ السُّنَنَ قِوَامُ الدِّيْنِ .

(۱۱۰)......عروہ فرماتے ہیں: سنتوں کو اپناؤ، سنتوں پر عمل پیرا ہو جاؤ، پس بے شک سنتیں اسلام کا دارومدار ہیں۔

---

❶ الدارمی (۱۱) طبرانی الکبیر (۶۵/۵)

[١١١]......حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) عبيد الله بن ثور بن عون الله بن أبي الخلال العتكي قال: حدثنا الخلال بن ثور عن عبد المجيد بن وهب عَنْ أَبِي الْخَلَّالِ قَالَ: إِنَّهُ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْمُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ عَنْ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلا يَجِدُ أَحَداً يُخْبِرُهُ بِهَا . ❶

(۱۱۱)......ابوخلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لوگوں پر ایسا زمانہ آجائے گا کہ آدمی محمد ﷺ کی سنت کے متعلق کھڑے ہوکر پوچھے گا، لیکن کوئی اسے بتانے والا نہ ملے گا۔

[١١٢]......حدثنا ابن القهزاذ (ثنا) علي بن الحسن بن شقيق (أنبأ) عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ جِبْرِيْلُ إِذَا نَزَلَ بِالْقُرْآن عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَأخُذُهُ كَالْغَشْوَةِ فَيُلْقِيهِ عَلى قَلْبِهٖ فَيُسْرِيْ عَنْهُ وَقَدْ حَفِظَهُ فَيَقْرَؤُهُ، وَأَمَّا السُّنَنُ فَكَانَ يُعَلِّمُهُ جِبْرِيْلُ وَيُشَافِهُهُ بِهٖ .

(۱۱۲)......سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جبریل علیہ السلام جب نبی کریم ﷺ پر قرآن لے کر نازل ہوتے، تو آپ پر غشی سی طاری ہوجاتی۔ اور جبریل علیہ السلام اسے آپ کے دل میں ڈال دیتے اور جب یہ کیفیت دور ہوتی، تو آپ اسے یاد کر چکے ہوتے اور اسے پڑھ لیتے، لیکن جبریل علیہ السلام آپ کو سنن کی باقاعدہ بالمشافہ تعلیم دیتے تھے۔

[١١٣]......وحدثنا أحمد بن إبراهيم الدورقي (ثنا) أبو داود (ثنا) أبو عباد الأنصارى (ثنا) الزهري عن محمد بن جبير بن مطعم عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْجُحْفَةِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: اَلَيْسَ نَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَنَّ الْقُرْآنَ جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ؟ قُلْنَا: بَلٰى ، قَالَ: فَأَبْشِرُوْا فَإِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ طَرَفٌ بِيَدِاللّٰهِ وَطَرَفٌ بِأَيْدِيْكُمْ فَتَمَسَّكُوْا بِهٖ فَلا تَهْلِكُوْا وَلا تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَداً . ❷

(۱۱۳)......جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم جحفہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، تو آپ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ اور فرمایا: کیا ہم اس بات کی شہادت نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں اور بے شک قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس بے شک اس قرآن کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں ہے سو تم اسے خوب مضبوطی سے تھام لو، تو اس کے بعد نہ تو تم کبھی ہلاک ہوگے اور نہ ہی گمراہ۔

❶ كتاب الثقات لابن حبان (٨/٢١٥).

❷ طبراني الكبير (٢/١٢٦) صغير (١٠٤٤).

ذِكْرُ السُّنَّةِ عَلٰى كَمْ تَتَصَرَّفُ

سنت کی اقسام کا تذکرہ و بیان

[١١٤]......قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ فَالسُّنَّةُ تَتَصَرَّفُ عَلٰى أَوْجُهٍ: سُنَّةٌ اجْتَمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّهَا وَاجِبَةٌ، وَسُنَّةٌ اجْتَمَعُوا أَنَّهَا نَافِلَةٌ، وَسُنَّةٌ اخْتَلَفُوا فِيْهَا أَوَاجِبَةٌ هِيَ أَمْ نَافِلَةٌ، ثُمَّ السُّنَّةُ الَّتِي اجْتَمَعُوْا أَنَّهَا وَاجِبَةٌ تَتَصَرَّفُ عَلٰى وَجْهَيْنِ: أَحَدُهُمَا عَمَلٌ وَالْآخَرُ إِيْمَانٌ. فَالَّذِيْ هُوَ عَمَلٌ يَتَصَرَّفُ عَلٰى أَوْجُهٍ:

سُنَّةٌ اجْتَمَعُوا عَلٰى أَنَّهَا تَفْسِيرٌ لِّمَا افْتَرَضَهُ اللّٰهُ مُجْمَلاً فِيْ كِتَابِهٖ فَلَمْ يُفَسِّرْهُ وَجَعَلَ تَفْسِيْرَهُ وَبَيَانَهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَأَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ (سورة النحل: ٤٤)

وَالْوَجْهُ الثَّانِي: سُنَّةٌ اخْتَلَفُوْا فِيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هِيَ نَاسِخَةٌ لِبَعْضِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا، بَلْ هِيَ مُبَيِّنَةٌ فِي خَاصِّ الْقُرْآنِ وَعَامِّهٖ وَلَيْسَتْ نَاسِخَةً لَّهُ، لأَنَّ السُّنَّةَ لَا تَنْسَخُ الْقُرْآنَ وَلٰكِنَّهَا تُبَيِّنُ عَنْ خَاصِّهٖ وَعَامِّهٖ وَتُفَسِّرُ مُجْمَلَهُ وَمُبْهَمَهُ.

وَالْوَجْهُ الثَّالِثُ: سُنَّةٌ اجْتَمَعُوْا عَلٰى أَنَّهَا زِيَادَةٌ عَلٰى مَا حَكَمَ اللّٰهُ بِهٖ فِيْ كِتَابِهٖ، وَسُنَّةٌ هِيَ زِيَادَةٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَهَا أَصْلٌ فِي الْكِتَابِ إِلَّا جُمْلَةَ الْأَمْرِ بِطَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّسْلِيْمِ لِحُكْمِهٖ وَقَضَائِهٖ، وَالْاِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ. وَسَأُفَسِّرُ مِنْ كُلِّ نَوْعٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَنْوَاعِ مَا يَسْتَدِلُّ بِهٖ أَهْلُ الْفَهْمِ عَلٰى مَا وَرَآءَهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

(۱۱۴) امام ابوعبداللہ محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سنت کی کئی اقسام ہیں:

۱۔ ایسی سنت جس کے واجب ہونے کے بارے میں علماء کا اتفاق ہے۔

۲۔ ایسی سنت جس کے نفل ہونے کے بارے میں علماء کا اتفاق ہے۔

۳۔ ایسی سنت جس کے واجب یا نفل ہونے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔

پھر وہ سنت جس کے واجب ہونے کے بارے میں علماء کا اتفاق ہے اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ وہ سنت جس کا تعلق عمل سے ہے۔

۲۔ وہ سنت جس کا تعلق ایمان سے ہے۔

۳۔ وہ سنت جس کا تعلق عمل سے ہے، اس کی کئی اقسام ہیں:

۱۔وہ سنت جس بارے علماء کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جو فرائض و احکام مجمل طور پر بیان فرمائے ہیں، اور ان کی تفسیر بیان نہیں کی بلکہ اس کی تفسیر، بیان اور وضاحت رسول اللہ ﷺ کے ذمہ لگا دی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ ﷺ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ ﷺ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں۔''

۲۔وہ سنت جس کے بارے میں (علماء کا) اختلاف ہے' کچھ تو کہتے ہیں کہ یہ کچھ قرآنی احکام کو منسوخ کرتی ہے۔ اور کچھ کہتے ہیں کہ (منسوخ) نہیں کرتی، بلکہ قرآن کے خاص و عام کا بیان ہے' کیونکہ سنت قرآن کو منسوخ نہیں کر سکتی بلکہ اس کے خاص اور عام کی وضاحت اور مجمل و مبہم کی تفسیر کرتی ہے۔

۳۔وہ سنت جس کے بارے میں علماء کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جو حکم دیا ہے، یہ (سنت) اس سے زائد ہے اور سنت نبی کریم ﷺ کی طرف سے زائد چیز ہے' جس کی بنیاد و اصل اللہ کی کتاب میں اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اطاعت اور آپکے حکم اور فیصلے تسلیم کرنے کا مجموعی اور عمومی حکم دیا گیا ہے۔ اور ممنوعات سے، اس سے باز آنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور میں ہر ایک قسم کی تفصیل اور وضاحت بیان کرتا ہوں' جس سے فہم و بصیرت والے ان شاء اللہ آئندہ استدلال کر سکیں گے۔

ذِكْرُ السُّنَنِ الَّتِي هِيَ تَفْسِيرٌ لِّمَا افْتَرَضَهُ اللّٰهُ مُجملاً مِمَّا لا يُعْرَفُ مَعْنَاهُ بِلَفْظِ التَّنْزِيْلِ دُوْنَ بِيَانِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَرْجُمَتِهِ

ان سنن کا بیان جو اللہ تعالیٰ کے مجمل فرائض کی تفسیر ہیں اور قرآن کے الفاظ سے نبی کریم ﷺ کے بیان و ترجمہ کے بغیر اس کا معنی معلوم نہیں ہوسکتا

[نماز کا بیان]

[۱۱۵]......قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَجَدْتُ أُصُوْلَ الْفَرَائِضِ كُلَّهَا لا يُعْرَفُ تَفْسِيْرُهَا وَلا تُنْكَرُ تَأْدِيتُهَا وَلا الْعَمَلُ بِهَا إِلَّا بِتَرْجُمَةٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَتَفْسِيْرٍ مِّنْهُ، مِنْ ذٰلِكَ: اَلصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَالصِّيَامُ وَالْحَجُّ وَالْجِهَادُ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَاباً مَوْقُوْتاً ﴾ (سورة النساء: ۱۰۳)

فَأَجْمَلَ فَرْضَهَا فِيْ كِتَابِهِ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا، وَلَمْ يُخْبِرْ بِعَدَدِهَا وَأَوْقَاتِهَا فَجَعَلَ رَسُوْلَهٗ هُوَ الْمُفَسِّرُ لَهَا وَالْمُبَيِّنَ عَنْ خُصُوْصِهَا وَعُمُوْمِهَا وَعَدَدِهَا وَأَوْقَاتِهَا وَحُدُوْدِهَا وَأَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ: أَنَّ الصَّلَاةَ الَّتِيْ افْتَرَضَهَا اللّٰهُ هِيَ خَمْسُ صَلَوٰاتٍ فِيْ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فِيْ الْأَوْقَاتِ الَّتِيْ بَيَّنَهَا وَحَدَّدَهَا، فَجَعَلَ صَلاةَ الْغَدَاةِ رَكْعَتَيْنِ، وَالظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ أَرْبَعاً أَرْبَعاً، وَالْمَغْرِبِ ثَلاثًا. وَأَخْبَرَ أَنَّهَا عَلَى الْعُقَلاءِ الْبَالِغِيْنَ مِنَ الأَحْرَارِ وَالْعَبِيْدِ، ذُكُورِهِمْ وَإِنَاثِهِمْ، إِلَّا الْحُيَّضَ فَإِنَّهٗ لا صَلاةَ عَلَيْهِنَّ وَفَرَّقَ بَيْنَ صَلاةِ الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، وَفَسَّرَ عَدَدَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْقِرَءَةِ وَمَا يُعْمَلُ فِيْهَا مِنَ التَّحْرِيْمِ بِهَا، وَهُوَ: اَلتَّكْبِيْرُ، إِلَى التَّحْلِيْلِ مِنْهَا، وَهُوَ: اَلتَّسْلِيْمُ.

(۱۱۵)......امام ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے تمام فرائض کے اصول اس طرح پائے ہیں کہ نبی کریم کے ترجمہ و تفسیر بتائے بغیر نہ تو اس کی تفسیر معلوم ہوسکتی ہے اور نہ ہی اس پر عمل ممکن ہے مثلاً نماز، زکوٰۃ، روزہ،

حج اور جہاد۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''یقیناً نماز مومنوں پر مقرر وقتوں پر فرض ہے۔'' تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نماز کی فرضیت بیان کی ہے، مگر اس کی تفسیر اور نماز کی خصوصیت و عمومیت' اس کی تعداد و اوقات اور حدود بیان کرنے کے لیے رسول ﷺ کو مقرر فرمایا ہے۔ اور نبی ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دن رات میں پانچ نمازیں ان اوقات میں فرض کی ہیں، جن اوقات کی وضاحت اور حدود آپ ﷺ نے بیان فرمادی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فجر کی نماز دو (۲) رکعت نیز ظہر' عصر اور عشاء کی نماز چار چار (۴۔۴) رکعتیں اور مغرب کی تین رکعتیں ہر عاقل' بالغ پر فرض کیں، خواہ آزاد ہوں یا غلام، مرد ہوں یا عورتیں' مگر حیض والی عورتوں پر نماز نہیں ہے اور آپ ﷺ نے مقیم اور مسافر کی نماز میں بھی فرق واضح کردیا ہے، اور رکوع' سجود اور قراءت کی تعداد اور تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام پھیرنے تک جو کچھ اس (نماز) میں عمل کیا جاتا ہے سب کی تفسیر وتشریح کردی ہے۔

وَكَذَالِكَ فَسَّرَ النَّبِيُّ ﷺ اَلزَّكَاةَ بِسُنَّتِهِ فَأَخْبَرَ أَنَّ الزَّكَاةَ إِنَّمَا تَجِبُ فِيْ بَعْضِ الْأَمْوَالِ دُوْنَ بَعْضٍ عَلَى الْأَ وْقَاتِ وَالْحُدُوْدِ الَّتِيْ حَدَّهَا وَبَيَّنَهَا ، فَأَوْجَبَ الزَّكَاةَ فِي الْعَيْنِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْمَوَاشِيْ مِنَ الإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ السَّائِمَةِ ، وَفِيْ بَعْضِ مَا أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ دُوْنَ بَعْضٍ وَعَفَا عَنْ سَائِرِ الْأَمْوَالِ ، فَلَمْ يُوْجِبْ فِيْهَا الزَّكَاةَ .

نیز اسی طرح نبی کریم ﷺ نے اپنی سنت سے زکوٰۃ کی تشریح کردی ہے۔ سو آپ ﷺ نے بتایا ہے: زکوٰۃ ان حدود و قیود اور اوقات میں کچھ اموال پر فرض ہوتی ہے اور کچھ اموال پر نہیں۔ جن حدود و قیود کی وضاحت آپ ﷺ نے بیان کردی ہے' آپ ﷺ نے نقدی یعنی سونے' چاندی پر زکوٰۃ فرض کی ہے اور جانوروں میں سے چرنے والے اونٹوں' بکریوں اور گائیوں پر زکوٰۃ فرض کی ہے اور زمین کی کچھ پیداوار پر باقی سب اموال کو چھوڑ دیا ہے ان میں زکوٰۃ فرض نہیں کی۔

شرح حدیث:...... امام مروزی رحمہ اللہ نے اس باب میں ثابت کیا ہے کہ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے جو احکامات نازل کیے ہیں وہ مجمل احکامات ہیں، ان کی تفصیل، توضیح اور ان پر عمل کرنے کی صورت اس وقت تک معلوم نہیں ہوسکتی، جب تک مفسر قرآن سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو سامنے نہ رکھا جائے گا۔ چاہے ان احکامات کا تعلق نماز روزوں سے ہو یا حج زکوٰۃ سے یا پھر جہاد سے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ ﴾ (النحل: ٦٤)

''اور ہم نے آپ پر کتاب نازل کی ہے کہ آپ اس کا بیان فرمائیں۔''

[١١٦]...... وَلَمْ يُوْجِبِ الزَّكَاةَ فِيْمَا أَوْجَبَهَا فِيْهِ مِنَ الْأَمْوَالِ مَالَمْ تَبْلُغِ الْحُدُوْدَ الَّتِيْ حَدَّهَا ، فَقَالَ: ((لَيْسَ فِيْ أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ ، وَلَا فِيْ أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسَقٍ

[صَدَقَةٌ] ، وَلا فِي أَقَلَّ مِنْ خمسِ ذُوْدٍ صَدَقَةٌ)) ((وَلا فِي أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ صَدَقَةٌ وَلا فِيْ أَقَلَّ مِنْ ثَلاثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ . ❶

وَبيَنَ أَنَّ الزَّكَاةَ إِنَّمَا تَجِبُ عَلَى مَنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ إِذَا حَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ يَمْلِكُ مَا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكَاةُ. ثُمَّ تَجِبُ عَلَيْهِ فِي الْمُسْتَقْبَلِ مِنْ حَوْلٍ إِلَى حَوْلٍ، إِلَّا مَا أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ تُؤْخَذُ مِمَّا وَجَبَ فِيْهِ الزَّكَاةُ مِنْهُ عِنْدَ الْحَصَادِ وَالْجِدَادِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْحَولُ حَالَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ إِنْ بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ سِنِيْنَ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ غَيْرَ الزَّكَاةِ الْأُوْلٰى . كُلُّ ذٰلِكَ مَأْخُوْذٌ عَنْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، غَيْرُ مَوْجُوْدٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ بِهٰذَا التَّفْسِيْرِ .

(۱۱۶)...... نیز جن اموال میں زکوٰۃ فرض کی ہے اگر مقررہ حد اور نصاب سے کم ہوں، تو ان میں بھی زکوٰۃ فرض نہیں۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے: ''پانچ اوقیہ ($\frac{1}{2}$ ۵۲ تولے) چاندی سے کم، پانچ وسق (تقریباً ۱۹ من اناج و کھجور) سے کم، پانچ اونٹوں سے کم، چالیس بکریوں سے کم اور تیس (۳۰) گائیوں سے کم میں زکوٰۃ (فرض) نہیں۔''

نیز آپ ﷺ نے یہاں تک وضاحت فرما دی ہے کہ صاحب نصاب پر نصاب کے مالک بننے پر ایک سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے، پھر آئندہ ہر سال اس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔ لیکن زمین کی پیداوار نصاب کو پہنچنے پر غلے اور کھجور کے کاٹنے کے وقت زکوٰۃ (عشر) لے لی جائے گی، اگر چہ اس پر سال نہ گزرا ہو، پھر اگر چہ وہ (غلہ اور کھجور) کئی سال تک باقی رہے، تو پہلی زکوٰۃ (عشر) کے علاوہ اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔

یہ سب کچھ اس تشریح و وضاحت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی سنت مطہرہ سے ماخوذ ہے، اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود نہیں ہے۔

[روزوں کا بیان]

وَكَذٰلِكَ الصِّيَامُ ، قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ﴾ (سورة البقرة: ۱۸۳)

فَجَعَلَ فَرْضَ الصِّيَامِ عَلَى الْبَالِغِيْنَ مِنَ الْأَحْرَارِ وَالْعَبِيْدِ ، ذُكُوْرِهِمْ وَإِنَاثِهِمْ إِلَّا الْحُيَّضَ ، فَإِنَّهُنَّ رُفِعَ عَنْهُنَّ الصِّيَامُ ، فَسَوّٰى بَيْنَ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ فِي رَفْعِهَا عَنِ الْحَائِضِ ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا فِي الْقَضَاءِ ، فَأَوْجَبَ عَلَيْهِنَّ قَضَاءَ الصِّيَامِ ، وَرَفَعَ عَنْهُنَّ قَضَاءَ الصَّلَاةِ ، وَبَيَّنَ أَنَّ الصِّيَامَ هُوَ الْإِمْسَاكُ بِالْعَزْمِ عَلَى الْإِمْسَاكِ عَمَّا أُمِرَ بِالْإِمْسَاكِ عَنْهُ مِنْ

❶ بخاری ، کتاب الزکاۃ ، باب زکاۃ الورق (۱٤٤۷) مسلم (۹۷۹) النسائی (٦۲۷)ابوداود (۱۵۵۸).

طُلُوعِ الْفَجَرِ إِلٰى دَخُوْلِ اللَّيْلِ .

یہی حال روزوں کا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے۔''

آپ ﷺ نے روزے بالغ، آزاد، غلام، مرد اور عورتوں پر فرض قرار دیے ہیں سوائے حیض والی عورتوں کے پس بے شک انہیں روزے (ان ایام میں) معاف کر دیئے گئے ہیں۔ حیض والی عورت کو نماز اور روزے کی معافی یکساں ہے لیکن قضاء دینے میں دونوں میں فرق ہے۔ آپ ﷺ نے روزوں کی قضاء فرض قرار دی ہے، جب کہ نماز کی قضاء نہیں ہے اور یہ وضاحت فرمائی ہے کہ روزہ طلوع فجر سے رات کے داخل ہونے تک ممنوعہ اشیاء سے بالعزم رکے رہنے کا نام ہے۔

شرح حدیث:......اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں زکوٰۃ کو فرض کیا ہے، لیکن اس کا نصاب، حدیث مبارک میں بیان ہوا کہ کتنا مال آدمی کے پاس ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔

فقہی فوائد:

(۱) اَوَاقٍ: اُوْقِيَةٌ کی جمع ہے، ایک اوقیہ میں چالیس درہم ہوتے ہیں۔ (اور یہ اہل حجاز کا قول ہے۔) اور پانچ اوقیہ میں دوسو درہم، معلوم ہوا کہ دوسو درہم سے کم چاندی پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۲) ذود: اُونٹ کے معنیٰ میں ہے۔ یعنی کہ پانچ اُونٹ سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۳) اوسق: وسق کی جمع ہے۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ اور ایک صاع میں چار مد ہوتے ہیں اور ایک مد ایک رطل اور تہائی رطل کے برابر ہوتا ہے، جدید وزن کے مطابق ایک صاع میں تقریباً اڑھائی کلوگرام اور پانچ وسق میں بیس من ہوئے، لہٰذا معلوم ہوا بیس من غلے سے کم پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

جمہور علماء اسی کے قائل ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک غلہ کم ہو یا زیادہ اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ لیکن یہ رائے صریح حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ جمہور علماء کا مسلک ہی درست ہے۔ امام ابن قیم نے اعلام الموقعین (۳۴۸/۲) میں حافظ ابن حزم نے المحلی بالاثار (۵۸/۴) میں، امام ابن قدامہ نے المغنی (۱۶۱/۴) میں شوکانی نے نیل الاوطار (۹۸/۳) میں جمہور کے قول کو ہی راجح قرار دیا ہے۔

[۱۱۷]......حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) ابن أبي مريم (أنبأ) يحيى بن أيوب حدثني عبد الله بن أبي بكر عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن أبيه عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ لَمْ يُجَمِّعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ ، فَلَا صِيَامَ لَهُ .

(۱۱۷)...... ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جس نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی، اس کا کوئی روزہ نہیں۔

شرح حدیث:......قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے روزے فرض کیے ہیں اور حدیث رسول ﷺ نے روزے سے پہلے نیت کو واجب قرار دیا ہے، لہٰذا جو آدمی فرضی روزے کی رات کو نیت نہیں کرتا، اس کا روزہ قبول نہیں ہوتا۔

فقہی فوائد:

(۱) حدیث سے معلوم ہوا فجر سے پہلے فرض روزے کی نیت کرنا ضروری ہے۔ امام شوکانی نے اسے واجب قرار دیا ہے۔ [1]

(۲) ہر روزے کی الگ نیت کرنا واجب ہے۔ امام شافعی، امام ابوحنیفہ، ابن منذر، امام شوکانی، نیل الاوطار (۳/ ۱۶۳)، ابن قدامہ المغنی (۴/ ۳۳۷) اور امام ابن حزم المحلی (۴/ ۲۸۵) نے یہی فتویٰ دیا ہے۔

(۳) نیت کا تعلق دل سے ہے زبان کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ مجموع الفتاویٰ (۱۸/ ۲۶۲) اور امام ابن قیم نے زاد المعاد (۱/ ۶۹) میں اس مسئلے پر مفصل بحث کر کے یہی ثابت کیا ہے، بلکہ زبان کے ساتھ نیت کرنے کو بدعت قرار دیا ہے۔

(۴) بعض حضرات روزے کی نیت کے لیے مندرجہ ذیل الفاظ پڑھتے ہیں: " وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ " کسی بھی حدیث سے یہ الفاظ ثابت نہیں، لہٰذا اس بدعت سے اجتناب کرنا چاہیے۔

[۱۱۸]......حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) ابو صالح حدثني الليث عن عبد الله بن أبي بكر عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن أبيه عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ، فَلَا صِيَامَ لَهُ.

قَالَ أَبُوْ صَالِحٍ: رَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، وَسَمِعْتُهُ مِنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْهُ. [2]

(۱۱۸)......ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا بالفاظ دیگر نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے فجر سے قبل روزے کی نیت نہ کی، اس کا کوئی روزہ نہیں۔

[۱۱۹] ......حدثنا عمرو بن زرارة (أنبأ) هشيم عن حصين عن الشعبي (ثنا) عَدِيُّ بْنُ

---

[1] نيل الاوطار: ۳/ ۱۶۳

[2] [صحیح] ابوداود، کتاب الصوم، باب النية فى الصيام (۲۴۵۴) ترمذی (۷۳۰) ابن ماجه (۱۷۰۰) نسائی (۴/ ۱۹۶) دارمی (۱۶۹۸) احمد (۶/ ۲۹۷) ابن خزیمة (۱۹۳۳) بیهقی (۴/ ۲۰۲) دارقطنی (۲/ ۱۷۲) شیخ عبداللہ بسام نے اس پر صحت کا حکم لگایا ہے۔

حَاتِمٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ ﴾(سورة البقره:١٨٧) عَمَدْتُ إِلٰى عِقَالَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْيَضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ، فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِيْ ثُمَّ جَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا، فَلَا يَتَبَيَّنُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْأَسْوَدِ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ صَنَعْتُ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ وِسَادُكَ إِذاً لَعَرِيْضًا، وَقَالَ: إِنَّمَا ذَاكَ بَيَاضُ النَّهَارِ وَسَوَادُ اللَّيْلِ . ❶

(۱۱۹)......عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے۔'' تو میں نے اونٹ باندھنے والی (ایک سفید اور ایک سیاہ) دو رسیاں لیں اور اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لیں، پھر میں انہیں دیکھنے لگ گیا۔ لیکن سفید اور سیاہ واضح نہ ہوئی، چنانچہ جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر رات کی کارگزاری بتلائی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا تکیہ تو پھر بڑا وسیع وعریض ہوا۔ نیز فرمایا: اس سے مراد دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی ہے۔

شرح حدیث:......اس حدیث سے واضح ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عربی زبان جاننے کے باوجود قرآنِ مجید کو نہ سمجھ سکے، اور یہ حقیقت ہے کہ قرآنِ مجید کو حدیث کے بغیر سمجھنا ناممکن ہے، اگر صرف لغت کے ذریعہ قرآن سمجھا جاسکتا تو حضرت عدی اسے ضرور سمجھ لیتے کیونکہ ان کی تو مادری زبان عربی تھی، جن لوگوں نے قرآن کو حدیث کے بغیر سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ ہدایت حاصل کرنے کی بجائے گمراہی میں ہی مبتلا ہوئے ہیں۔

[۱۲۰]...... حدثنا عمرو بن زرارة (أنبأ) هشيم (أنبأ) مجالد عن الشعبي عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَقَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّمَا ذَاكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ، وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ﴾ (سورة البقره:١٨٧) فَفَسَّرَ النَّبِيُّ ﷺ بِسُنَّتِهٖ كَيْفَ يَجِيْءُ اللَّيْلُ لِتَمَامِ الصِّيَامِ . ❷

(۱۲۰)......عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث تفصیلی مروی ہے۔ ''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ تو دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ''پھر رات تک روزے کو پورا کرو'' تو نبی کریم ﷺ نے تشریح ووضاحت فرمادی ہے کہ رات کس طرح روزہ پورا کرنے کے لیے آتی ہے۔

[۱۲۱]......حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) هشيم عن أبي إسحاق الشيباني عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ:

---

❶ صحيح: بخاری (١٣٢/٤فتح) ابوداود (٢٣٤٩) النسائی (١٤٨/٤) الترمذی (٤٠٥٠).

❷ صحيح: ترمذی (٣٥٠٢) والطحاوی فی المشکل (٢٢٢/٢).

يا فُلانُ! اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنا ، قَالَ: فَنزَلَ فَجدَحَ ، فَأَتَاهُ بِهٖ ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ ، وَقَالَ بِيَدِهٖ: إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا ، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ . ❶

(۱۲۱)......سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ماہِ رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے ہم سفر تھے، تو جب سورج غائب (غروب) ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! اتر کر ہمارے لیے ستو تیار کر' چنانچہ اس نے اتر کر ستو تیار کیے اور لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' چنانچہ آپ ﷺ نے (ستو) نوش فرمائے اور اپنے دست مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا: جب سورج یہاں غائب (غروب) ہوجائے اور ادھر سے رات آجائے تو روزہ افطار ہوجاتا ہے۔

[۱۲۲]......حدثنا يحيى (ثنا) أبو معاوية عن هشام عن عروة عن أبيه عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ ، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ . ❷

(۱۲۲)......عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات آجائے اور دن جاتا رہے ،اور سورج غروب ہوجائے ،تو روزہ افطار ہوجاتا ہے۔

[۱۲۳]......حدثنا نصر بن علي الجهضمي (ثنا) عبد الله بن داود عن هشام بن عروة عن أبيه عن عاصم بن عمر عَنْ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَدْبَرَ النَّهَارُ ، وَأَقْبَلَ اللَّيْلُ ، وَغَابَتِ الشَّمْسُ ، أَفْطَرَ الصَّائِمُ .

(۱۲۳)......سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب دن جاتا رہے اور رات آجائے اور سورج غروب ہوجائے ،تو روزہ افطار ہوجاتا ہے۔ اسی طرح حج ہے۔

[حج کا بیان]

وَكَذٰلِكَ الْحَجُّ ، افْتَرَضَ اللّٰهُ الْحَجَّ فِيْ كِتَابِهٖ ، فَقَالَ: ﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا ﴾ (سورة آل عمران : ۹۷)

فَبَيَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُبَيِّنُ عَنِ اللّٰهِ مُرَادَهٗ اَنَّ الْحَجَّ لا يَجِبُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً .

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حج فرض کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے ۔اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی

---

❶ صحيح: بخاری (۱۹۴۱) (۱۹۵۶) مسلم (۱۱۰۱) البيهقی (۲۱٦/٤).

❷ صحيح بخاری (۱۹۵٤) مسلم (۱۱۰۰) احمد (۲۸/۱) ابن حبان (۳۵۱۳).

طرف راہ پاسکتے ہوں۔اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔تو مفسر قرآن رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی اس سے مراد واضح کر دی کہ حج پوری عمر میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔

[١٢٤]......حدثنا إسحاق (أنبأ) النضر بن شميل (ثنا) الربيع بن مسلم حدثني محمد بن زياد عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: فِيْ كُلِّ عَامٍ؟ حتّٰى قَالَ ذٰلِكَ ثَلاثَ مِرَارٍ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ يُعْرِضُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ لَمَا قُمْتُمْ بِهَا، ثُمَّ قَالَ: ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ، فَمَا أَمَرْتُكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ. [1]

(۱۲۴)......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا: اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے تو ایک آدمی اُٹھ کر کہنے لگا: ہر سال؟ یہ بات اس نے تین مرتبہ پوچھی مگر رسول اللہ ﷺ ہر مرتبہ اعراض فرماتے رہے۔ پھر ارشاد فرمایا: اگر میں ''ہاں'' کہہ دیتا، تو واجب وفرض ہو جاتا اور اگر فرض ہو جاتا، تو تم اس کو قائم نہ کر سکتے۔ پھر فرمایا: جب تک میں تمہیں چھوڑے رکھوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو تم سے پہلے لوگ محض (کثرت) سوال اور انبیاء سے اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ تو میں جو تمہیں حکم دوں حتی الامکان بجالاؤ اور جس سے منع کروں، اس سے اجتناب کرو۔

شرح حدیث:......اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر جو صاحب استطاعت ہے اس پر حج فرض کیا ہے۔ لیکن زندگی میں کتنی بار حج فرض ہے اس کا بیان قرآنِ مجید میں موجود نہیں ہے۔ اللہ کے اس مجمل حکم کی تفسیر حدیث رسول ﷺ میں موجود ہے کہ ہر مکلّف اور صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ حج فرض ہے۔

فقہی فوائد:

(۱) اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ حج صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری (۱۵۲/۴) امام شوکانی نیل الاوطار (۲۷۳/۳) امام نووی شرح مسلم (۳۳۰/۴)، امام ابن کثیر تفسیر ابن کثیر (۷۱/۲) اور علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری تحفۃ الاحوذی (۶۳۳/۳) میں اسی کے قائل ہیں۔

(۲) یاد رہے اگر کوئی شخص نذر کے ذریعے اپنے اوپر حج واجب کر لے تو اس پر اس حج کی ادائیگی واجب ہوگی، خواہ اس نے پہلے حج ادا کیا ہو۔

(۳) جس مسئلہ میں شریعت خاموش ہو اس کے متعلق خاموشی اور عدم بحث ہی افضل ہے۔

---

[1] صحيح مسلم (١٣٣٧) احمد (٥٠٨/٢) البيهقى (٤/ ٣٢٥).

[١٢٥]......حدثنا علي بن حجر (ثنا) علي بن مسهر عن أبي إسحاق عن أبي عياض عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا فَرَضَ اللّٰهُ الْحَجَّ قَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَّا رَسُوْلُ اللّٰهَ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ قَالَ: ((لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ عَلَيْكُمْ، وَلَوْ وَجَبَتْ عَلَيْكُم لَمَا أَطَقْتُمُوْهَا)) ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الآيَةَ:﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَآءَ إِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ (سورة المائدة: ١٠١)

(۱۲۵)......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حج فرض کیا' تو ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال (حج فرض ہے)؟ تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ اس سے اعراض فرمایا' پھر ارشاد فرمایا: اگر میں ''جی ہاں'' کہہ دیتا، تو تم پر فرض ہوجاتا اور اگر فرض ہوجاتا تو تم اس کی طاقت نہ رکھ سکتے۔ پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی: ''اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں، تو تمہیں ناگوار ہوں۔

[١٢٦]......وحدثنا إسحاق بن إبراهيم (أنبأ) يحيى بن آدم (ثنا) شريك عن سماك بن حرب عن عكرمة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْحَجِّ فِيْ كُلِّ عَامٍ؟ فَقَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَجَّةٌ، وَلَوْ قُلْتُ: فِيْ كُلِّ عَامٍ لَكَانَ . ❶

(۱۲۶)......ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے نبی ﷺ سے حج کے متعلق دریافت کیا، حج ہر سال فرض ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر حج (فرض) ہے اور اگر میں کہہ دیتا، ہر سال (فرض) ہے؟ تو ہر سال فرض ہوجاتا۔

[١٢٧]......حدثنا أبو سعيد عبد الله بن سعيد الأشج (ثنا) منصور بن وَردان أبو محمد الأسدي (ثنا) علي بن عبد الأعلى عن أبيه عن أبي البحتري عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلاً﴾ (سورة آل عمران:٩٧) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: أَفِيْ كُلِّ عَامٍ؟ فَسَكَتَ، قَالُوْا: أَفِيْ كُلِّ عَامٍ؟ قَالَ: ((لا، وَلَوَ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ)) فَنَزَلَتْ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ﴾ (سورة المائدة:١٠١) وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:﴿ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ﴾ (سورة البقره:١٩٦) فَبَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ بِسُنَّتِهِ أَنَّ فَرْضَ الْحَجِّ هُوَ: الإِهْلَالُ، وَفَسَّرَ الإِهْلَالَ وَمَوَاقِيْتَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيْعاً. وَبَيَّنَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِمَّا لَا يَلْبَسُهُ، وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ أُمُوْرِ الْحَجِّ مِمَّا لَيْسَ بَيَانُهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ . ❷

❶ صحيح -احمد (١/ ٣٠١) ابن الجارود (٤١٠) حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

❷ ترمذی (٨٠٤) (٣٠٥٥) احمد (٢٩٢/٣).

(۱۲۷)......سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ''اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کے طرف راہ پا سکتے ہیں اس کا حج فرض کر دیا ہے'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال فرض ہے؟ تو آپ ﷺ خاموش رہے۔لوگوں نے پھر پوچھا: کیا ہر سال (حج) فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' اور اگر میں ''ہاں'' کہہ دیتا، تو فرض ہو جاتا۔تو قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی: ''اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو'' نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''تو جو شخص ان میں حج لازم کر لے'' تو نبی کریم ﷺ نے اپنی سنت سے وضاحت فرمادی ہے کہ حج کی فرضیت سے مراد ''تلبیہ'' کہنا ہے نیز آپ نے تلبیہ، حج وعمرہ میقات وغیرہ سب کچھ کی تفسیر وتشریح بالتفصیل بیان کر دی ہے اور یہ بھی وضاحت فرمادی ہے کہ محرم کیا پہن سکتا ہے اور کیا نہیں پہن سکتا، نیز اس کے علاوہ حج کے کئی دیگر معاملات (بیان فرمائے)، جن کی وضاحت اللہ کی کتاب میں نہیں ہے۔

[١٢٨]......مِنْ ذَالِكَ مَا حدثنا عمرو بن زرارة وإسحاق بن إبراهيم، قالا: (أنبأ) حاتم بن إسماعيل عن جعفر بن محمد عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ، حَتّٰى أَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ، حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلٰى مَدَى بَصَرِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَّمَاشٍ، وَعَنْ يَمِيْنِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَمِنْ خَلْفِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ، وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيْلَهُ، وَمَا عَمِلَ بِهٖ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهٖ، فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ: ((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ))

وَاتَّفَقَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلٰى أَنَّ فَرْضَ الْحَجِّ، اَلْإِهْلَالُ. [1]

(۱۲۸)...... جناب محمد باقر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس گئے، تو میں نے عرض کیا مجھے رسول اللہ ﷺ کے حج کے بارے میں بتائیے؟ تو انہوں نے فرمایا: بے شک ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نکلے، یہاں تک کہ آپ ذوالحلیفہ پہنچے، تو رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز ادا کی' پھر (اپنی اونٹنی) قصواء پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کی اونٹنی ''بیداء'' مقام پر پہنچی، تو میں نے اپنی حدِ نگاہ آپ کے آگے سوار اور پیادہ لوگ دیکھے اسی طرح دائیں اور پیچھے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے آگے آگے تھے اور آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تھا اور آپ ﷺ اس کا مفہوم ومطلب جانتے تھے۔جو جو کام آپ ﷺ نے کیے وہ ہم نے بھی کیے،

---

[1] صحیح: بخاری (١٥٥٧، ١٥٦٨) مسلم (١٢١٦) احمد (٣/٢٩٢).

آپ ﷺ نے تلبیہ توحید بلند کیا۔ ''میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ بے شک حمد وثنا' نعمت واحسان اور بادشاہی تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں'' صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اوران کے بعد کے اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ حج کی فرضیت سے مراد 'تلبیہ کہنا' ہے۔

[۱۲۹]......حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ: لا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعَمَامَةَ، وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ، وَلَا ثَوْباً مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ، وَلَا الْخُفَّيْنِ، إِلَّا أَنْ لا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ، فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

(۱۲۹)......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا' کہ محرم کون (کون) سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: محرم قمیض' پگڑی' لمبی ٹوپی' شلوار' پائجامہ' اور ایسا کپڑا جس پر ورس یا زعفران کی خوشبو لگی ہو' اور موزے نہیں پہن سکتا ہاں اگر جوتا نہ ملے تو ٹخنوں کے نیچے سے موزے کاٹ کر پہن سکتا ہے۔

شرح حدیث:......اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں مطلق حج کا حکم دیا ہے۔

اب محرم کہاں سے احرام باندھے پھر محرم پر کون کون سا لباس جائز ہے کون سا لباس ناجائز؟ ان سب کی وضاحت حدیث رسول ﷺ میں ہے۔

فقہی فوائد:

(۱) احرام کی حالت میں قمیض، شلوار، ٹوپی اور موزے پہننا منع ہے۔

(۲) اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے ٹخنوں تک کاٹ کر پہن سکتا ہے۔ اور جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے۔ (بیہقی: ۵/۵۱)

(۳) محرم، زعفران اور ورس (زرد رنگ کی بوٹی) سے رنگا کپڑا بھی نہیں پہن سکتا۔

[۱۳۰]......حدثنا إسحاق (أنبأ) عبد الرزاق (أنبأ) معمر عن الزهري عن سالم عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا ذَا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ؟ قَالَ: ((لَا يَلْبَسِ الْقَمِيْصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ، وَلَا الْعَمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا ثَوْباً مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ)). [1]

---

[1] صحيح بخاري (٣٦٦) مسلم (١١٧٧) ترمذي (٨٣٣).

(۱۳۰)......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بالفاظ دیگر مروی ہے کہ بے شک ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! محرم کن (کن) چیزوں سے اجتناب کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ (محرم) قمیض، شلوار، پگڑی، ٹوپی اور ایسا کپڑا نہ پہنے، جسے ورس یا زعفران خوشبوئیں لگی ہوں اور جس کو جوتے نہ ملیں، تو وہ ٹخنوں سے نیچے سے موزے کاٹ کر پہن لے۔

[۱۳۱]......حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن طاووس عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ: ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ: الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ: قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ: يَلَمْلَمَ، قَالَ: فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ، مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ أَوِ الْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُمْ، فَمِنْ أَهْلِهِ، وَكَذَاكَ فَكَذَاكَ، حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا. [1]

(۱۳۱)......سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ''ذوالحلیفہ'' اہل شام کے لیے ''جحفہ'' اہل نجد کے لیے ''قرن المنازل'' اور اہل یمن کے لیے ''یلملم'' میقات مقرر فرمائے۔ اور فرمایا: یہ میقات یہاں کے باسیوں کے لیے اور دوسرے جو بھی یہاں سے گزریں ان کے لیے ہیں، جو حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ اور جو لوگ ان میقاتوں کے اندر رہتے ہیں، وہ اپنی رہائش سے (احرام باندھیں) یہاں تک کہ اہل مکہ، مکہ مکرمہ سے تلبیہ و احرام باندھیں گے۔

شرح حدیث:......

احرام کہاں سے باندھا جائے اس کی وضاحت بھی قرآنِ مجید میں نہیں بلکہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے۔

(۱) ذوالحلیفۃ کا نیا نام آبار علی ہے۔ یہ مدینہ کے قریب ہے اور مکہ سے تقریباً ۴۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اہل مدینہ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا۔

(۲) جُحفۃ یہ بستی شام و مصر کی جانب سے آنے والوں کے لیے میقات ہے، لیکن اب ویران ہو چکی ہے، اسی لیے آج کل اس کے ایک قریبی مقام ''رابغ'' سے احرام باندھا جاتا ہے۔ یہ مقام مکہ سے شمال مغرب کی جانب ۱۸۷ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

(۳) قرن المنازل: یہ ایک پہاڑ ہے۔ جس کے دامن میں ایک بستی تھی، جو آج کل موجود نہیں ہے۔ آج کل اس کے قریب ''السیل'' مقام سے احرام باندھا جاتا ہے۔ جو مکہ سے تقریباً ۹۴ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے، یہ اہل نجد کا میقات ہے۔

---

[1] صحيح بخارى (١٥٢٤) مسلم (١١٨١) ابوداود (١٧٣٨).

(۴) يَلَمْلَمْ: ایک پہاڑ کا نام ہے جو مکہ سے تقریباً ۹۲ کلومیٹر پر واقع ہے۔ یہ اہل یمن کا میقات ہے۔

فقہی فوائد:

(۱) جو حضرات حج اور عمرہ کے ارادہ سے مکہ میں داخل ہونا چاہیں تو ان کے لیے میقات سے احرام باندھنا ضروری ہے۔

(۲) جو حضرات ان میقاتوں کے اندر مقیم ہیں ان کو احرام باندھنے کے لیے ان میقاتوں پر آنے کی ضرورت نہیں بلکہ وہ اپنی اپنی رہائش گاہوں سے ہی احرام باندھیں گے۔

[۱۳۲]...... حدثنا إبراهيم بن الحسن العلاف (ثنا) حماد بن زيد (ثنا) عمرو بن دينار عن طاووس عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُوْسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ: ﴿ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴾ (سورة الحج:۲۹) فَبَيَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسُنَّتِهٖ عَدَدَ الطَّوَافِ وَكَيْفِيَّتَهٗ.

(۱۳۲)......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بأسانید مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ''اور وہ اللہ کے قدیم گھر کا طواف کریں'' کی رسول اللہ ﷺ نے اپنی سنت سے پوری پوری وضاحت بیان فرمادی ہے کہ طواف کی تعداد و کیفیت کیا ہے۔

[۱۳۳]......حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) إسماعيل بن جعفر عن جعفر بن محمد عن أبيه عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ حَتّٰى أَتَى الْكَعْبَةَ، فَطَافَ بِهَا سَبْعاً، رَمَلَ مِنْهَا ثَلَاثاً، وَمَشٰى أَرْبَعاً. [1]

(۱۳۳)......سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ کعبہ (مسجد حرام) میں آئے، تو سات چکر طواف کیا، جس میں سے تین چکروں میں رمل کیا (کندھوں کو ہلاتے ہوئے دوڑنا) اور چار میں آرام سے چلے۔

[۱۳٤]...... حدثنا أبو همام، الوليد بن شجاع بن الوليد، حدثني عبد الله بن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب أن سالم بن عبد الله أخبره عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوْفُ حِيْنَ يَقْدَمُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ. [2]

---

[1] صحيح مسلم (۱۵۰) الترمذی (۸۵۹) النسائی (۵/ ۲۲۸).

[2] صحيح: بخاری (۱۶۱٦) مسلم (۱۲٦۱) ابن خزيمة (۲۷۱۰).

(۱۳۴)......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لاتے، تو طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کو چومتے اور سات چکروں میں سے پہلے تین میں دوڑ کر چلتے۔

شرح حدیث:......اللہ تعالیٰ نے مطلق مجمل بیت اللہ کے طواف کا حکم ارشاد فرمایا کتنی دفعہ طواف کرنا ہے، کہاں سے شروع کرنا، کہاں پر ختم کرنا اور طواف کی کیفیت کیا ہوگی؟ ان سب احکام کی تفسیر حدیث رسول ﷺ میں بیان ہوئی ہے۔ حدیث سے معلوم ہوا طواف کے کل کتنے چکر ہوں اور ان کی کیفیت کیا ہوگی۔ لہٰذا حدیث رسول ،اللہ کے مجمل حکم کی تفسیر ہے۔

فقہی فوائد:

(۱) طواف قدوم کے پہلے تین چکروں میں ہلکی ہلکی دوڑ لگانی چاہیے، اور باقی چار چکروں میں معمول کے مطابق چلنا چاہیے۔

(۲) طواف قدوم اس طواف کو کہتے ہیں جو احرام باندھنے کے بعد مکہ میں داخل ہوتے ہی کیا جائے۔

[۱۳۵]......حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) أبو صالح حدثني الليث حدثني عقيل عن ابن شهاب قال: أخبرني سالم بن عبد الله أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ، فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ، ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ، وَمَشٰى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ رَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهٗ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمُقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. ❶

(۱۳۵)......عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو طواف کیا، سب سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا، پھر سات میں سے تین چکر دوڑ کر چلے اور چار چکر آہستہ چل کر لگائے' پھر آپ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف مکمل کر کے مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھی پھر سلام پھیرا۔

[۱۳۶]......حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) عبد الرزاق: سمعت ابن جريج يحدث الثوري قال: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَلَ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ خَبًّا، لَيْسَ بَيْنَهُنَّ مَشْيٌ، وَمَشٰى أَرْبَعَةً، ثُمَّ رَمَلَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَالْخُلَفَاءُ جَرًّا. ❷

(۱۳۶) عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں بے شک نبی کریم ﷺ نے تین چکر دوڑ کر لگائے جن میں آہستہ نہ چلے، اور چار چکر آہستہ چل کر لگائے، پھر ابوبکر' عمر' عثمان رضی اللہ عنہم و دیگر خلفاء رمل کرتے (دوڑ کر چکر لگاتے) رہے۔

---

❶ صحيح، بخارى (١٦٩١) مسلم (١٢٢٧) النسائى (١٥١/٥).

❷ صحيح مرسل مسند شافعى (٨٨٥).

[١٣٧]......حدثنا محمد بن بشر (ثنا) عبد الرحمن (ثنا) سفيان عن ابن جريج عَنْ عَطاءٍ قَالَ: قَدْ رَمَلَ النَّبِيُّ ﷺ الثَّـلاثَةَ الْأُوَلِ، وَمَشٰى الْأَرْبَعَ، وَأَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَالْخُلَفَاءُ.

(١٣٧)......عطاء کہتے ہیں: نبی ﷺ نے تین چکر دوڑ کر اور چار چکر آہستہ چل کر لگائے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر خلفاء نے بھی ایسا ہی کیا۔

[جہاد کا بیان]

وَافْتَرَضَ اللّٰهُ الْجِهَادَ فِيْ كِتَابِهٖ فَقَالَ: ﴿ اِنْفِرُوْا خِفَافاً وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ﴾(سورة التوبة: ٤١) وَقَالَ: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ ﴾ (سورة التوبه: ١١١) الآيَةُ، وَقَالَ: ﴿ مَالَكُمْ إِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرَضِيْتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ، فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ إِلَّا قَلِيْلٌ﴾ (سورة التوبه: ٣٨) ﴿ إِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا﴾ (سورة التوبة: ٣٩) مَعَ آيَاتٍ كَثِيْرَةٍ تُوْجِبُ الْجِهَادَ وَتَأْمُرُبِهٖ. فَكَانَ اللَّازِمُ عَلٰى ظَاهِرِ هٰذِهِ الْآيَاتِ وَعُمُوْمِهَا اَنْ يَكُوْنَ فَرْضُ الْجِهَادِ لَازِماً لِكُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ خَاصِّ نَفْسِهٖ إِذَا أَطَاقَ ذٰلِكَ. إِلَّا أَنْ يَدُلَّ الْكِتَابُ أَوِ السُّنَّةُ أَوِ الْإِجْمَاعُ، عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ عَلٰى خَاصٍّ دُوْنَ عَامٍّ، فَوَجَدْنَا الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ قَدْ دَلَّا عَلٰى أَنَّ الْجِهَادَ غَيْرُ مَفْرُوْضٍ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ خَاصِّ نَفْسِهٖ، فَقَالَ: ﴿ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً، فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوْا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴾ (سورة التوبة: ١٢٢) فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ فَرْضَ الْجِهَادِ إِنَّمَا هُوَ عَلٰى أَنْ يَّنْفِرَ مَنْ فِيْهِ الْكِفَايَةُ، فَإِذَا نَفَرَ مِنَ الْكِفَايَةِ سَقَطَ الْمَأْثَمُ عَنْهُمْ جَمِيْعاً، وَإِنْ لَمْ يَنْفِرْ مَنْ فِيْهِ الْكِفَايَةُ أَثِمُوْا مَعاً لِقَوْلِهٖ: ﴿إِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَاباً أَلِيْماً﴾.

قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: يَعْنِي إِنَّكُمْ إِنْ تَرَكْتُمُ النَّفِيْرَ كُلُّكُمْ عَذَّبْتُكُمْ.

(اسی طرح) اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جہاد فرض کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ''نکل کھڑے ہو جاؤ ہلکے پھلکے ہو تب بھی اور بھاری بھر کم تب بھی اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو۔'' نیز دوسری جگہ فرمایا ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں قتل کرتے ہیں اور شہید ہوتے ہیں اس پر تورات انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ کیا

گیا ہے۔'' نیز فرمایا: ''تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ چلو اللہ کے راستے میں کوچ کرو، تو تم زمین سے لگے جاتے ہو، کیا تم آخرت کے عوض دنیا کی زندگانی پر ہی ریجھ گئے ہو سنو! دنیا کی زندگی تو آخرت کے مقابلے میں بہت تھوڑی ہے اگر تم نے کوچ نہ کیا تو تمہیں اللہ تعالیٰ دردناک سزا دیگا۔'' علاوہ ازیں بہت سی آیات ہیں جو جہاد کو فرض کرتی ہیں اور اس کا حکم دیتی ہیں، تو ان آیات کے ظاہر اور عموم کے لحاظ سے لازمی ہے کہ جہاد کی فرضیت ہر مسلمان کے لیے لازمی ہو، اگر اس میں اس کی استطاعت ہو۔ مگر اس صورت میں کہ کتاب اللہ یا سنت نبوی یا اجماع اس بات پر دلالت کریں کہ جہاد خاص لوگوں پر فرض ہے نہ کہ عام لوگوں پر، تو ہم نے کتاب وسنت سے یہ دلالت پائی ہے کہ جہاد ہر ہر مسلمان پر فرض نہیں ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے ''اور مسلمانوں کو یہ نہ چاہیے کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں سو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر بڑی جماعت میں سے ایک چھوٹی جماعت جایا کرے تاکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں اور تاکہ یہ لوگ اپنی قوم کو جب کہ وہ ان کے پاس آئیں تو ڈرائیں تاکہ وہ ڈر جائیں۔'' اس آیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ جہاد کتنے لوگوں پر فرض ہے کہ اگر وہ نکل کھڑے ہوں تو دوسروں کو کفایت کر سکیں، اگر اتنے لوگ نکل کھڑے ہوں تو سب سے گناہ ساقط ہو جاتا ہے، ورنہ سب گنہگار رہوں گے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ ''اگر تم نے کوچ نہ کیا تو تمہیں اللہ تعالیٰ دردناک سزا دے گا۔''

بعض اہل علم کا قول ہے: ''یعنی بے شک اگر تم سب (جہاد کے لیے) نہ نکلو تو میں تم کو سزا دوں گا۔''

[۱۳۸]......سمعت الربيع بن سليمان يحكي عَنِ الشَّافِعِيِّ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ مَعَ مَا أَوْجَبَ مِنَ الْقِتَالِ فِي غَيْرِ آيَةٍ، قَالَ: فَكَانَ فَرْضُ الْجِهَادِ مُحْتَمِلاً لِأَنْ يَكُوْنَ كَفَرْضِ الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا، عَامًّا ، وَمُحْتَمِلاً لِأَنْ يَكُوْنَ عَلٰى غَيْرِ الْعُمُوْمِ، فَدَلَّ كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ نَبِيِّهٖ عَلٰى أَنَّ فَرْضَ الْجِهَادِ إِنَّمَا هُوَ عَلٰى أَنْ يَقُوْمَ بِهٖ مَنْ فِيْهِ كِفَايَةٌ لِلْقِيَامِ بِهٖ حَتَّى يَجْتَمِعَ أَمْرَانِ:

أَحَدُهُمَا: أَنْ يَكُوْنَ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ وَالْخَوْفِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَمْنَعُهٗ .

وَالْآخَرُ: أَنْ يُجَاهِدَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ فِي جِهَادِهٖ كِفَايَةٌ حَتَّى يُسْلِمَ أَهْلُ الْأَوْثَانِ، أَوْ يُعْطِيَ أَهْلُ الْكِتَابِ الْجِزْيَةَ .

فَإِذَا قَامَ بِهٰذَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ فِيْهِ كِفَايَةٌ لَهٗ، خَرَجَ الْمُتَخَلِّفُ مِنْهُمْ مِنَ الْمَأْثَمِ، وَكَانَ الْفَضْلُ لِلَّذِيْنَ وَلَّوُا الْجِهَادَ عَلَى الْمُتَخَلِّفِيْنَ عَنْهُ. قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى :﴿ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى﴾ . (سورة النساء: ۹۵)

(۱۳۸)......امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''تم پر قتال (جہاد) فرض کیا گیا ہے'' نیز اس کے علاوہ دیگر آیات میں بھی قتال و جہاد کی فرضیت موجود ہے۔ شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جہاد کی فرضیت میں یہ بھی احتمال ہے کہ وہ نماز وغیرہ کی طرح علی العموم فرض ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ علی العموم فرض نہ ہو۔ تو کتاب وسنت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جہاد اتنے لوگوں پر فرض ہے، جو اس کو قائم کرنے کے لیے کافی ہوں' یہاں تک کہ دونوں باتیں اکٹھی ہو جائیں۔

۱۔ یہ کہ مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت ہو جو دشمن کے مقابلے اور مسلمانوں کا خوف دور کرنے کے لیے دشمن کو روکے۔

۲۔ یہ کہ اتنے مسلمان جہاد میں حصہ لیں، جن کا جہاد کافی ہو یہاں تک کہ بت پرست مسلمان ہو جائیں یا اہل کتاب جزیہ دینے لگیں۔

تو جب مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد فریضۂ جہاد سرانجام دے رہی ہو' جو باقی مسلمانوں کے لیے کافی ہو، تو پیچھے رہ جانے والے گناہ سے بچ جاتے ہیں۔ اور مجاہدین پیچھے رہنے والوں سے فضیلت لے جاتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> ''اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن اور بغیر عذر کے بیٹھ رہنے والے مومن برابر نہیں، اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے درجوں میں بہت فضیلت دے رکھی ہے اور یوں تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو خوبی اور اچھائی کا وعدہ دیا ہے۔''

[۱۳۹]......قَالَ الشَّافِعِيُّ فَبَيَّنَ إِذْ وَعَدَ اللّٰهُ الْقَاعِدِيْنَ غَيْرَ أُوْلِي الضَّرَرِ الْحُسْنٰى أَنَّهُمْ لَا يَأْثِمُوْنَ بِالتَّخَلُّفِ ، وَيُوْعَدُوْنَ الْحُسْنٰى فِي التَّخَلُّفِ، بَلْ وَعَدَهُمْ بِمَا وَسَعَ لَهُمْ مِنَ التَّخَلُّفِ الْحُسْنٰى إِذَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ لَمْ يَتَخَلَّفُوْا شَكاً وَلَا سُوْءَ نِيَّةٍ ، وَإِنْ تَرَكُوْا الْفَضْلَ فِي الْغَزْوِ .

(۱۳۹)......امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ واضح ہو گیا پیچھے رہنے والے گنہگار نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بغیر عذر کے بیٹھ رہے والوں کو بھی خوبی اور اچھائی کا وعدہ دیا ہے۔ انہیں پیچھے رہنے کے باوجود اچھائی کا وعدہ دیا گیا ہے' یہ اچھائی کا وعدہ اس شرط پر ہے کہ (سچے) مومن ہوں' شک یا بدنیتی کی وجہ سے جہاد سے پیچھے نہ رہے ہوں۔ اگرچہ وہ جہاد میں حاصل ہونے والی فضیلت کے تارک ہیں۔

[۱۴۰]......قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَلَمْ يَغْزُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَزَاةً عَلِمْتُهَا إِلَّا تَخَلَّفَ عَنْهُ فِيْهَا بَشَرٌ ،

فَغَزَا بَدْراً وَتَخَلَّفَ عَنْهُ رِجَالٌ مَعْرُوفُوْنَ، وَكَذٰلِكَ تَخَلَّفَ عَنْهُ عَامَ الْفَتْحِ وَغَيْرِهِ ، مِنْ غَزَوَاتِهِ ، وَقَالَ فِيْ غَزَاةِ تَبُوْكٍ وَفِيْ تَجَهُّزِهِ فِيْ الْجَمْعِ لِلرُّوْمِ: لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ، فَيَخْلِفُ الْبَاقِيْ الْغَازِيْ فِيْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: فَفَرْضُ الْجِهَادِ عَلٰى مَا وَصَفْتُ، يَخْرُجُ الْمُتَخَلِّفُ مِنَ الْمَأْثَمِ الْقَائِمِ فِيْهِ بِالْكِفَايَةِ ، وَيأْثِمُوْنَ مَعاً إِذَا تَخَلَّفُوْا مَعاً .

(۱۴۰)......امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے جتنے غزوات کا مجھے علم ہے ہر غزوے سے کچھ نہ کچھ لوگ پیچھے (ضرور) رہے ہیں۔ چنانچہ غزوہ بدر سے کئی ایسے لوگ پیچھے رہے جو معروف و معلوم ہیں‘ اسی طرح فتح مکہ وغیرہ میں لوگ پیچھے رہتے رہے اور رومیوں کے خلاف غزوہ تبوک اور اس کی تیاری کے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر دو مردوں میں سے ایک مرد ضرور نکلنا چاہیے اور پیچھے رہنے والا غازی (مجاہد) کے اہل و مال کی دیکھ بھال کرے۔“

امام شافعیؒ فرماتے ہیں: جہاد کی فرضیت اسی طرح ہے جیسے میں نے بیان کیا ہے، اتنی بڑی تعداد کے فریضۂ جہاد سرانجام دینے سے پیچھے رہنے والے گناہ سے بچ جاتے ہیں‘ بشرطیکہ وہ تعداد کافی ہو اور اگر سب پیچھے بیٹھ رہیں، تو سب گنہگار ہوں گے۔

فائدہ:......(یعنی بقول امام شافعی جہاد فرض علی الکفایۃ ہے)

[۱٤۱]......قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: فَهٰذِهِ الْفَرَائِضُ كُلُّهَا مُتَّفَقَةٌ فِيْ أَنَّهَا مَفْرُوْضَةٌ وَمُخْتَلِفَةٌ فِيْ الْخُصُوْصِ وَالْعُمُوْمِ، وَالْعِدَّةِ وَالْأَوْقَاتِ وَالْحُدُوْدِ ، بَيَّنَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسُنَّتِهِ ، فَأَخْبَرَ أَنَّ الصَّلَاةَ تَجِبُ فِيْ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ خَمْسَ مِرَارٍ فِيْ خَمْسَةِ أَوْقَاتٍ، وَأَنَّ الزَّكَاةَ تَجِبُ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَرَّةً عَلٰى مَا فَسَّرْنَا ، وَأَنَّ الْحَجَّ لَا يَجِبُ فِيْ الْعُمُرِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً، وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: ﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ ﴾ (سورة البقره:٢١٦)كَمَا قَالَ: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ﴾ (سورة البقرة:١٨٣)وَكَمَا قَالَ: ﴿ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَاباً مَوْقُوْتاً﴾ وَقَالَ: ﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ﴾ (سورة آل عمران:٩٧) فَكَمَا دَلَّتِ السُّنَّةُ عَلٰى أَنَّ هٰذِهِ الْفَرَائِضَ إِنَّمَا تَجِبُ عَلٰى بَعْضِ النَّاسِ دُوْنَ بَعْضٍ عَلٰى مَا حَكَيْنَا وَفَسَّرْنَا فَكَذٰلِكَ دَلَّتْ أَيْضاً عَلٰى أَنَّ الْجِهَادَ يَجِبُ عَلٰى بَعْضٍ دُوْنَ بَعْضٍ ، فَبَيَّنَتْ أَنَّ الْجِهَادَ لَا يَجِبُ إِلَّا عَلَى الْأَحْرَارِ مِنَ الرِّجَالِ الْبَالِغِيْنَ دُوْنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ .

(۱۴۱)......امام ابو عبداللہ محمد بن نصر مروزیؒ فرماتے ہیں: ان تمام فرائض میں اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ فرض ہیں، لیکن ان کے عام‘ خاص‘ تعداد‘ اوقات اور حدود و دائرہ کار کے بارے میں اختلاف ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے اپنی

سنت سے اس کی خوب وضاحت فرمادی ہے۔ آپ ﷺ نے بتایا ہے کہ نماز ایک دن رات میں پانچ اوقات میں پانچ مرتبہ فرض ہے، زکوٰۃ ہماری وضاحت مذکورہ بالا کے مطابق ہر سال ایک مرتبہ فرض ہے، اور حج پوری عمر میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''تم پر قتال فرض کیا گیا ہے'' اسی طرح فرمایا: ''تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں'' اور اسی طرح فرمایا: ''یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے۔'' نیز اسی طرح فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض کر دیا ہے'' تو جیسے سنت نے یہ راہنمائی فرمائی ہے کہ یہ فرائض کچھ لوگوں پر فرض ہیں اور کچھ پر نہیں۔ جیسا کہ ہم پیچھے بیان کر آئے ہیں، اسی طرح سنت نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ جہاد کچھ لوگوں پر فرض ہے اور کچھ پر نہیں۔ سو سنت نے یہ وضاحت کی ہے کہ جہاد صرف آزاد، بالغ مردوں پر فرض ہے عورتوں اور بچوں پر فرض نہیں ہے۔

[١٤٢]......حدثنا وهب بن بقية (أنبأ) خالد بن عبد الله عن حبيب بن أبي عمرة عن عائشة بنت طليحة عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ، أَفَلَا نُجَاهِدُ مَعَكَ؟ فَقَالَ: لَا، لٰكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ خَالَتَهَا. ❶

(۱۴۲)......سیدہ عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم جہاد کو افضل ترین عمل سمجھتے ہیں۔ کیا ہم بھی آپ کے ساتھ جہاد میں شریک نہ ہوں؟ تو آپ ﷺ فرمایا: نہیں لیکن افضل ترین جہاد حج مبرور (مقبول) ہے۔

شرح حدیث:......

قرآنِ مجید میں مجمل حکم ہے کہ جہاد تم پر فرض کر دیا گیا، لیکن احادیث میں اس کی تفسیر ہے کہ جہاد مسلمان مردوں عورتوں بچوں غلاموں سب پر فرض نہیں ہے بلکہ یہ حکم خاص ہے۔

امام ابن قدامہ رحمہ اللہ نے مختلف احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے وجوب جہاد کے لیے مندرجہ ذیل شرائط بیان کی ہیں۔

(۱) مسلمان ہو۔ (۲) عاقل ہو۔ (۳) بالغ ہو۔ (۴) مذکر ہو۔ (۵) تندرست ہو۔ (۶) غیر معذور ہو۔ (۷) آزاد ہو۔ (۸) بینا ہو۔ (۹) جہاد کا خرچہ اس کے پاس ہو۔ ❷

---

❶ صحيح البخاری، كتاب الحج، باب فضل الحج المبرور (١٥٢٠) مسند احمد (٧٩/٦)، اسنن الكبرى للبيقهى ٣٢٦/٤

❷ تفصیل دیکھیں: المغنی: ٨/ ٣٤٧، الروض المربع: ٢/ ٣

فقہی فوائد:

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا عورتوں پر جہاد فرض نہیں۔

(۲) عورتوں کے لیے حج ہی جہاد کے قائم مقام ہے۔

(۳) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم سنا میں نے کبھی حج نہیں چھوڑا۔ ❶

[۱٤۳]......حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) روح بن المسيب الكلبي عن ثابت البناني عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جِئْنَ النَّسَاءُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: ذَهَبَ الرِّجَالُ بِالْفَضْلِ بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، أَفَمَا لَنَا عَمَلٌ نُدْرِكُ بِهٖ عَمَلَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ : مِهْنَةُ إِحْدَاكُنَّ فِيْ بَيْتِهَا تُدْرِكُ بِهٖ عَمَلَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. ❷

وَلَمْ يَخْتَلِفْ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَفْرِضِ الْجِهَادَ عَلَى النِّسَاءِ وَلَا عَلَى الْعَبِيْدِ، وَلَا عَلٰى مَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنَ الْأَحْرَارِ.

(۱۴۳)......سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر کہنے لگیں؛ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مرد اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد والی فضیلت لے گئے، تو کیا ہمارے لیے کوئی ایسا عمل نہیں ہے جس سے ہم اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے عمل کو پالیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اپنے گھر میں کام کاج کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے عمل کے برابر ہے۔ اہل علم کا اس بارے کوئی اختلاف نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور غلاموں پر جہاد فرض نہیں کیا، اور نہ ہی نابالغ آزاد بچوں پر۔

[۱٤٤]......حدثنا محمد بن بشار (ثنا) محمد بن جعفر (ثنا) شعبة عن أبي إسحاق أَنَّهٗ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ: أُسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ نَيِّفًا عَلَى السِّتِّيْنَ، وَكَانَ الْأَنْصَارُ نَيِّفًا عَلَى الْمِئَتَيْنِ وَأَرْبَعِيْنَ. ❸

(۱۴۴)...... براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما چھوٹے قرار دیے گئے۔ فرماتے ہیں: مہاجرین ساٹھ (۶۰) سے کچھ زیادہ تھے، جب کہ انصار دو سو چالیس (۲۴۰) سے کچھ زیادہ تھے۔

[١٤٥]......حدثنا محمد بن الجنيد (ثنا) أبو سلمة الخزاعي (ثنا) عثمان بن عبد اللّٰه بن

---

❶ صحیح بخاری: ۱۸۶۱، کتاب العمرہ، باب حج النساء

❷ شعب الایمان للبیهقی (۸۷٤۲) مسند ابی یعلی (۳٤۱٦) البزار کمافی مجمع الزوائد ٤/ ۳۰٤. وطبع جدید ٤/ ٤۰۰ (۷۲۸) شیخ الالبانی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ (ضعیف الجامع الصغیر (۵۸۹۸).

❸ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب عدة اصحاب بدر (۳۹٥٦).

زيد بن جارية الأنصاري عن عمر بن زيد بن جارية ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي زَيْدُ بْنُ جَارِيَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَصْغَرَ نَاساً يَوْمَ أُحُدٍ ، مِنهُمْ زَيْدُ بْنُ جَارِيَةَ يَعْنِي نَفْسَهُ وَالْبَراءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَسَعْدُ بْنُ خَيْثَمَةَ وَأَبُو سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ . ❶

(۱۴۵)......سیدنا زید بن جاریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احد میں کچھ لوگوں کو چھوٹا قرار دیا: ان میں زید بن جاریہ، براء بن عازب، زید بن ارقم، سعد بن خیثمہ، ابوسعید خدری اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم شامل تھے۔

شرح حدیث:

(۱)......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ بچوں پر جہاد فرض نہیں، لہٰذا وہ قرآنِ مجید کے عمومی حکم سے مستثنٰی ہیں۔

(۲)......اگرچہ یہ حدیث سنداً ضعیف ہے، مگر یہ مسئلہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشَرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي . ثُمَّ عَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ فَاَجَازَنِي .)) ❷

''سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش ہوئے، اُس وقت ان کی عمر ۱۴ برس تھی، آپ نے ان کو لشکر میں شرکت کی اجازت نہ دی۔ پھر خندق کے دن پیش ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ۱۵ برس تھی۔ تب آپ نے ان کو اجازت عطا فرما دی۔''

[١٤٦] حدثني أبو بكر أحمد بن منصور الرمادي (ثنا) يعقوب بن محمد (ثنا) إسحاق ابن جعفر بن محمد وعبد العزيز بن عمران أحدهما يزيد على صاحبه الحرف وما يشبهه ، عن عبد اللّٰه بن جعفر بن منصور بن مخرمة عن إسماعيل بن محمد بن سعد عن عامر بن سعد عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُمَيْرَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ مَخْرَجَهُ إِلٰى بَدْرٍ وَاسْتَصْغَرَهُ ، فَبَكٰى عُمَيْرٌ فَأَجَازَهُ ، قَالَ سَعْدٌ: فَعَقَدْتُ عَلَيْهِ حَمَّالَةَ سَيْفِهِ ، وَلَقَدْ شَهِدْتُ بَدْراً وَمَا فِي وَجْهِي إِلَّا شَعْرَةً وَاحِدَةً أَمْسَحُهَا بِيَدِيْ ، ثُمَّ أَكْثَرَ اللّٰهُ لِي بَعْدُ مِنَ اللُّحْيِ ، يَعْنِي: الْبَنِيْنَ . ❸

---

❶ مستدرك حاكم ٥٩/٢ ، طبراني كبير (٥١٥٠) مجمع الزوائد (١٠٨/٦)، قال الهيثمي : رواه الطبراني وفيه عثمان بن يعقوب العثماني ، ولم أعرفه وبقية رجاله ثقات ، وصححه الحاكم .

❷ بخاري، كتاب الشهادات، باب بلوغ الصبيان، الحديث ٢٦٦٤، كتاب المغازي، حديث ٤٠٩٧، مسلم، كتاب الامارة، باب بيان سن البلوغ، حديث ١٨٨٨، ترمذي، ابواب الاحكام، باب ماجاء في حد بلوغ الرجل والمرأة الحديث ١٠٦٧

❸ یہ سند ضعیف ہے۔ کیونکہ اس میں ''یعقوب بن محمد بن عیسیٰ الزہری ابو یوسف المدنی'' صدوق كثيرالوهم والرواية عن الضعفاء'' ہے۔ التقريب (٧٨٣٤).

(۱۴۶)...... جناب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کو جاتے ہوئے عمیر بن ابی وقاص کو چھوٹا قرار دیکر مسترد کر دیا، تو عمیر رضی اللہ عنہ رونے لگے' لہٰذا آپ ﷺ نے اسے اجازت عنایت فرمادی۔ سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کی تلوار کی پیٹی کی گرہ میں نے لگائی تھی اور جب میں غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا' اس وقت میرے چہرے پر (داڑھی) کا صرف ایک بال تھا' جس کو میں اپنے ہاتھ سے چھوتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد داڑھی میں اضافہ فرمادیا یعنی بیٹوں میں۔

[١٤٧]......حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) أبو معاوية عن عبيد الله عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي فِي الْمُقَاتَلَةِ، ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي فِي الْمُقَاتَلَةِ قَالَ نَافِعٌ: حَدَّثْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ: هٰذَا أَثَرٌ نَجْعَلُهُ بَيْنَ الْمُقَاتَلَةِ وَالذُّرِّيَّةِ، فَفَرَضَ لِمَنْ كَانَ فِيْ أَقَلَّ مِنْ خَمْسَ عَشْرَةَ فِي الذُّرِّيَّةِ، وَفَرَضَ لِمَنْ كَانَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فِي الْمُقَاتَلَةِ. ❶

(۱۴۷)...... جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں غزوہ احد میں نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا، اس وقت میری عمر چودہ (۱۴) برس تھی، تو آپ ﷺ نے لڑائی کے لیے مجھے اجازت نہ دی۔ پھر میں غزوہ خندق میں آپ کے سامنے پیش کیا گیا، جب کہ میری عمر اس وقت پندرہ (۱۵) برس تھی، تو آپ ﷺ نے مجھے لڑائی میں شریک ہونے کی اجازت دے دی۔ نافع کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کو سنائی' تو وہ فرمانے لگے: ہم اسی طریقہ سے لڑنے کے قابل اور بچوں میں فرق کرتے ہیں، چنانچہ پندرہ (۱۵) سال سے کم لڑکوں کو بچوں میں شمار کیا اور پندرہ (۱۵) سال کے بچوں کو لڑنے والوں میں شمار کیا۔

[١٤٨]......حدثنا محمد بن بشار (ثنا) يحيى (ثنا) عبيدالله، أخبرني نافع عَنِ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: عَرَضَنِي النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشَرَةَ، فَلَمْ يُجِزْنِي، ثُمَّ عُرِضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً، فَأَجَازَنِي. ❷

(۱۴۸)...... جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: غزوہ احد میں جبکہ میری عمر چودہ (۱۴) برس تھی مجھے نبی ﷺ پر پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے اجازت نہ دی' پھر غزوہ خندق میں جب کہ میری عمر پندرہ (۱۵) سال تھی، پیش کیا گیا تو

---

❶ صحيح البخارى، كتاب الشهادات، باب بلوغ الصبيان وشهادتهم (٢٦٦٤)، صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب بيان من البلوغ (١٨-١٨) بدون ذكر "المقاتله".

❷ صحيح البخارى، كتاب المغازى، باب غزوة الخندق (٤٠٩٧)، سنن أبى داؤد، كتاب الحدود، باب فى الغلام يصيب الحد (٤٤٠٦)، سنن النسائى، كتاب الطلاق، باب متى يقع طلاق الصبى (٣٤٣١).

آپ نے مجھے اجازت عنایت فرمادی۔

[١٤٩]......حدثنا إسحاق بن إبراهيم أنبأ محمد بن عبيد (ثنا) عبد الله بن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: عَرَضَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشَرَةَ سَنَةً فِي الْقِتَالِ، فَلَمْ يُجِزْنِي، وَعَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً، فَأَجَازَنِي، قَالَ: فَقَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ، وَعُمَرُ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ، فَحَدَّثْتُهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ مَا بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ، فَكَتَبَ إِلٰى عُمَّالِهٖ أَنْ تَفْرِضُوْا لِابْنِ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً، فَمَا كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَأَلْقُوْهُ فِي الْعِيَالِ. ❶

(۱۴۹)......ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ پر مجھے پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے غزوہ احد میں قتال میں شرکت کی اجازت نہ دی، جب کہ میری عمر چودہ (۱۴) سال تھی، پھر غزوہ خندق میں پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے اجازت عنایت فرمادی، اس وقت میری عمر پندرہ (۱۵) برس تھی۔ نافع فرماتے ہیں: میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا جب کہ وہ خلیفہ تھے، اور یہ حدیث بیان کی، تو وہ فرمانے لگے: یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان حد فاصل ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے تمام اعمال (گورنروں) کو لکھ بھیجا کہ پندرہ (۱۵) برس کے لڑکوں کے لیے (احکام) فرض قرار دے دو اور جو اس سے کم عمر ہیں انہیں بچے شمار کرو۔

[١٥٠]......حدثنا إسحاق (أنبأ) روح بن عبادة (ثنا) حماد بن زيد عن عبد الله عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبِلَ ابْنَ عُمَرَ وَرَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُمَا ابْنَا خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً. ❷

(۱۵۰)......سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے رافع بن خدیج اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کو غزوہ خندق میں (قتال کے لیے) قبول فرمالیا، جبکہ ان دونوں کی عمر پندرہ (۱۵) برس تھی۔

[١٥١]......حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) أبو معشر العطار عن خالد بن ذكوان قَالَ: سَأَلْتُ الرُّبَيِّعَ قُلْتُ: إِنَّ عِنْدَنَا نِسَاءً حَرُوْرِيَّاتٍ يَقُلْنَ: إِنَّهٗ قَدْ كَانَ يَغْزُوْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نِسَاءٌ، قَالَتْ كُنَّا نَغْزُو وَلَا نُقَاتِلُ، وَلٰكِنَّا نَسْقِيْ الْقَوْمَ وَنَرُدُّ الْجَرْحٰى وَالْقَتْلٰى إِلَى الْمَدِيْنَةِ. ❸

(۱۵۱)......خالد بن ذکوان فرماتے ہیں: میں نے ربیع رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کہ ہمارے ہاں حرورہ قبیلہ کی خارجی

---

❶ اوپر نمبر (۱) ملاحظہ ہو۔ ❷ السنن الكبرى للبيهقي (٢٢/٩).

❸ صحيح البخاري، كتاب الجهاد، باب رد النساء الجرحى والقتلى (٢٨٨٣،٢٨٨٢).

عورتیں ہیں، جو کہتی ہیں: عورتیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتی تھیں، تو ربیع رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں: ہم غزوات میں شرکت کرتی تھیں لیکن قتال نہیں کرتی تھیں، بلکہ لوگوں کو پانی پلاتی اور زخمیوں وشہداء کو مدینہ منورہ پہنچاتی تھیں۔

شرح حدیث:

(۱) الحروراء...... خوارج کا نام ہے، کیونکہ یہ مقام حروراء پر مقیم تھے، اس لیے ان کو حروری کہا جاتا ہے۔ ان کے عقائد کی تفصیل کے لیے دیکھیں: شرح حدیث ۱۵۳۔

[۱۵۲] حدثنا يحيٰى (أنبأ) جعفر بن سليمان عن ثابت عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُوْ بِأُمِّ سُلَيْمٍ، وَنِسْوَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا، فَيَسْقِيْنَ الْمَاءَ، وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى. ❶

(۱۵۲) جناب انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ام سلیم اور انصار کی کچھ دیگر عورتوں کو غزوات میں شامل فرماتے تھے، جن کا کام پانی پلانا اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا تھا۔

[۱۵۳]...... حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) أبو معاوية عن حجاج عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُوْرِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ قَتْلِ الصِّبْيَانِ، وَعَنِ الْعَبْدِ، هَلْ لَهُ فِي الْمَغْنَمِ نَصِيْبٌ؟ وَعَنِ النِّسَاءِ، هَلْ كُنَّ يَخْرُجُ بِهِنَّ أَوْ يَحْضُرْنَ الْقِتَالَ؟ وَعَنِ الْخُمُسِ، لِمَنْ هُوَ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَّا الصِّبْيَانُ، فَإِنْ كُنْتَ الْخِضْرَ تَعْرِفُ الْكَافِرَ مِنَ الْمُؤْمِنِ، فَاقْتُلْهُمْ، وَأَمَّا الْعَبْدُ، فَلَيْسَ لَهُ فِي الْمَغْنَمِ نَصِيْبٌ، وَلٰكِنَّهُ يُرْضَخُ لَهُمْ. وَأَمَّا النِّسَاءُ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ كَانَ يَخْرُجُ بِهِنَّ يُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى وَيَقُمْنَ عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا يَشْهَدْنَ الْقِتَالَ. وَأَمَّا الْخُمُسُ، فَإِنَّا كُنَّا نَقُوْلُ: هُوَلَنَا، فَزَعَمَ قَوْمُنَا أَنَّهُ لَيْسَ لَنَا. ❷

(۱۵۳)...... نجدہ خارجی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا، جس میں چار سوال کیے:

۱۔ (جنگ میں) بچوں کو قتل کرنا کیسا ہے؟

۲۔ کیا غلام کو مالِ غنیمت میں سے حصہ ملے گا؟

۳۔ کیا عورتیں (آپ ﷺ کے زمانہ میں) غزوات میں شرکت کرتیں اور قتال میں حصہ لیتی تھیں؟

۴۔ خمس کن لوگوں کے لیے ہے؟

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب غزوة النساء مع الرجال (۱۸۱۰) سنن الترمذی، كتاب السير، سنن ابی داود، كتاب الجهاد، باب فی النساء يغزون (۲۵۳۱).

❷ صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب النساء، الغازيات يرضح لهن ولايسهم (۱۸۱۲). المنتقىٰ لابن الجارود (۱۰۸۵-۱۰۸۶).

تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواباً تحریر فرمایا:

۱۔ اگر تو خضر علیہ السلام ہے اور (مستقبل میں بچے کے) کافر یا مومن ہونے کے بارے علم رکھتا ہے تو بچوں کو قتل کر سکتا ہے۔

۲۔ غلاموں کو مالِ غنیمت میں سے حصہ نہیں دیا جائے گا، بلکہ انہیں (حوصلہ افزائی کے لیے) تھوڑی بہت بخشش دی جائے گی۔

۳۔ نبی کریم ﷺ عورتوں کو غزوات میں شریک کرتے، وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں، مریضوں کی دیکھ بھال کرتیں، لیکن قتال میں شریک نہیں ہوتی تھیں۔

۴۔ خمس ہمارے (اہل بیت) کے لیے ہے لیکن ہمارے لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ خمس ہمارے لیے نہیں ہے۔

شرح حدیث: سیّدنا خضر علیہ السلام کو چونکہ اللہ نے علم عطا فرمایا تھا، اس لیے انھوں نے اس بچے کو قتل کر دیا، موسیٰ علیہ السلام کے دریافت کرنے پر بتایا کہ یہ بچا والدین کو کفر میں مبتلا کر دیتا۔

حالت جنگ میں بچوں کو قصداً قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ [1]

غلام کے لیے مال غنیمت میں سے مقررہ حصہ نہیں، کچھ تحفہ وغیرہ دینا جائز ہے۔ [2]

عورتوں کا غزوے میں شریک ہونا جائز ہے، زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کے علاج معالجہ کے لیے، لیکن وہ لڑائی میں شریک نہ ہوں گی۔

الخمس ...... اموالِ غنیمت کا پانچواں حصہ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مخصوص حق تھا۔ آپ اس کو اپنے قرابت داروں یتیموں، مسکینوں، اور مسافروں پر خرچ کرتے۔

تاہم مال فئی کو آپ ﷺ صرف اپنے اوپر خرچ کرتے تھے۔ ابوثور کے علاوہ تمام اہل علم کا اس پر اتفاق ہے۔ لہٰذا اس پر اجماع منعقد ہو چکا ہے۔ [3]

[۱۵۴]......حدثنا عمرو بن زرارة (أنبأ) حاتم بن إسماعيل عن جعفر بن محمد عن أبيه ويزيد بن هرمز: أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خِلَالٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يُكَاتِبُ الْحَرُوْرِيَّةَ، وَلَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا لَمْ أَكْتُبْ إِلَيْهِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ نَجْدَةُ: أَمَّا بَعْدُ، فَأَخْبِرْنِي: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ

---

[1] بخاری، کتاب الجهاد، باب قتل الصبیان فی الحرب، حدیث: ٣١٤

[2] ابوداؤد، کتاب الجهاد، حدیث ٢٣٧.

[3] القرطبی: ٨/ ١٨، بدایة المجتهد: ١/ ٤٥٤

كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ؟ وَعَنِ الْخُمُسِ، لِمَنْ هُوَ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ، وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ، يُدَاوِينَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ. فَأَمَّا السَّهْمُ، فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَكَتَبْتَ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ؟ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَقْتُلِ الصِّبْيَانَ، فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ قَتَلَ، فَتُمَيِّزَ الْكَافِرَ مِنَ الْمُؤْمِنِ، فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ. وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِيْ: عَنِ الْخُمُسِ، لِمَنْ هُوَ؟ وَإِنَّا نَقُوْلُ: هُوَلَنَا فَأَبٰى قَوْمُنَا عَلَيْنَا ذٰلِكَ فَصَبَرْنَا عَلَيْهِ. [1]

(۱۵۴)..... نجدہ (خارجی) نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا، جس میں چند باتوں کے بارے میں سوال کیا: تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ خارجیوں سے خط و کتابت کرتے ہیں اور اگر مجھے علم چھپانے کا خوف نہ ہوتا (کہ یہ منع ہے) تو میں خط کا جواب نہ دیتا۔ (ایک دفعہ) نجدہ خارجی نے خط لکھا: حمد و ثناء کے بعد مجھے بتایئے! کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو غزوات میں شریک کرتے اور انہیں (مال غنیمت میں سے) حصہ دیتے تھے؟ اور کیا آپ ﷺ (غزوات میں) بچوں کو قتل کرتے تھے؟ خمس کن لوگوں کا حق ہے؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: تو نے پوچھا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو غزوات میں شریک کرتے تھے؟ تو آپ ﷺ یقیناً عورتوں کو غزوات میں شریک کرتے تھے وہ مریضوں کو دوا، مرہم پٹی کرتیں تھیں اور مالِ غنیمت میں سے انہیں ہدیہ وغیرہ دیا جاتا تھا، لیکن باقاعدہ ان کے لیے حصہ مقرر نہیں کیا۔

(۲)..... تو نے پوچھا ہے: کیا رسول اللہ ﷺ بچوں کو قتل کیا کرتے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے بچوں کو قتل نہیں کیا (کرایا) تو تو بھی بچوں کو قتل نہ کرنا، مگر یہ کہ تجھے اتنا علم ہو کہ تو مومن اور کافر بچے کی پہچان کر سکے اور کافر کو قتل کر اور مومن بچے کو چھوڑ دے جیسا کہ خضر علیہ السلام کو اس بچے کے بارے معلوم ہو گیا تھا، جس کو انہوں نے قتل کیا تھا۔

(۳)..... تو نے خمس کا پوچھا ہے کہ اس کے کون مستحق ہیں؟ ہمارا دعویٰ ہے کہ خمس ہمارے لیے ہے، لیکن لوگوں نے ہمارا دعویٰ ماننے سے انکار کر دیا ہے، تو ہم نے اس پر صبر کی راہ اختیار کر لی۔

[خمس کے فرض ہونے اور اس کے دوسرے متعلقہ مسائل کا بیان]

[۱۵۵]..... قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَاعْلَمُوْٓا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ (سورة الانفال : ٦١) فَجَعَلَ

[1] گذشتہ تخریج ملاحظہ ہو۔

اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خُمُسَ الْغَنِيْمَةِ لِلَّذِيْنَ سَمَّاهُمْ، وَسَكَتَ عَنْ أَرْبَعَةِ أَخْمَاسِهَا، فَلَمْ يَأْمُرْ بِقَسَمِهَا فِيْ كِتَابِهٖ، وَلَمْ يُبَيِّنْ لِمَنْ هِيَ، فَبَيَّنَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسُنَّتِهٖ، فَقَسَمَهَا عَلَى الَّذِيْنَ حَضَرُوا الْوَاقِعَةَ سَوَاءً بَيْنَ رِجَالَتِهِمْ، قَوِيِّهِمْ وَضَعِيْفِهِمْ وَفَضَّلَ الْفَارِسَ عَلَى الرَّجِلِ، مَعَ غَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا بَيَّنَهٗ مِنْ أَحْكَامِ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ وَسُنَنِهِمَا، مِمَّا سَيَأْتِيْ تِبْيَانُ ذٰلِكَ فِيْ مَوَاضِعِهَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

(۱۵۵)......امام ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور جان لو کہ تم جس قسم کی جو کچھ غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ تو اللہ اور اس کے رسول کا اور قرابت داروں کا اور یتیموں اور مسکینوں کا اور مسافروں کا ہے'' تو اللہ تعالیٰ نے غنیمت کے ۴/۵ حصے میں خاموشی اختیار کی ہے اور اپنی کتاب میں اس کی تقسیم کا حکم نہیں دیا، اور نہ ہی یہ وضاحت کی ہے کہ یہ کن لوگوں کا حصہ ہے۔ اس چیز کی وضاحت رسول اللہ ﷺ نے اپنی سنت کے ذریعے کی ہے' تو آپ ﷺ نے ان حصوں کو ان لوگوں میں تقسیم کر دیا، جو اس معرکہ میں شریک ہوئے پیادہ' کمزور اور طاقتور سب یکساں و برابر ہیں' لیکن شہسوار کو پیادہ پر فوقیت دی ہے۔ علاوہ ازیں دیگر احکام جہاد و سیر اور سنن کی وضاحت میں کوئی قصر نہیں چھوڑی۔ ان کی وضاحت عنقریب آگے اس کے مقام پر آئے گی۔ ان شاء اللہ

[۱۵٦]......حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) خالد بن عبد الله عن خالد عن عبد الله بن شقيق عن رجل من بلقين عن ابن عم له قال: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِوَادِي الْقُرٰى. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمَ أُمِرْتَ؟ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ عِنْدَكَ؟ قَالَ: الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ: الْيَهُوْدُ، وَالضَّالِّيْنَ: النَّصَارٰى قُلْتُ: مَا نَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْمَالِ؟ قَالَ: لِلّٰهِ خُمُسُهٗ، وَأَرْبَعَةُ أَخْمَاسِهٖ لِهٰؤُلَاءِ يَعْنِيْ: الْمُسْلِمِيْنَ. قُلْتُ: فَهَلْ أَحَدٌ أَحَقُّ بِهٖ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَ: لَا، وَلَوْ أَشْرَعْتَ سَهْمًا مِنْ جَيْبِكَ، لَمْ تَكُنْ أَحَقَّ بِهٖ مِنْ أَخِيْكَ الْمُسْلِمِ. [1]

(۱۵٦)......بلقین کا ایک آدمی اپنے چچازاد (صحابی) سے بیان کرتا ہے کہ (اس کا چچازاد) رسول اللہ ﷺ کے پاس وادئ قریٰ میں حاضر ہوا' اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کو کس چیز کا حکم ملا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس بات کا حکم ملا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک قتال جاری رکھوں، جب تک وہ کہہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' اور نماز قائم کریں' اور زکوٰۃ ادا کریں' میں نے کہا: آپ کے نزدیک یہ لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''المغضوب علیهم'' سے مراد ''یہودی'' اور ''الضآلین'' سے مراد نصاریٰ (عیسائی ہیں)۔ میں نے

[1] شعب الايمان للبيهقي (٤٣٢٩) السنن الكبرى للبيهقي (٦/ ٣٣).

عرض کیا: اس مال (غنیمت) کے بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچواں حصہ (۱/۵) اللہ کا اور ۴/۵ حصے ان مسلمانوں کے لیے ہیں۔ میں نے کہا: کیا ان میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ مستحق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اگر چہ تو اپنے گریباں میں تیر پہنچا دے، تو پھر بھی تیرے مسلمان بھائی سے بڑھ کر کوئی زیادہ مستحق نہیں۔

شرح حدیث:

(۱) اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں مصارف غنیمت بیان کرتے ہوئے پانچویں حصے کے مصارف تو بیان کردیئے لیکن باقی غنیمت کے مصارف کے بارہ میں قرآنِ مجید خاموش ہے۔ قرآنِ مجید کے اس مجمل حکم کی وضاحت احادیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔

فقہی فوائد:

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کلمہ شہادت کی گواہی دینے کے بعد نماز اور زکوٰۃ دین کے دو انتہائی اہم ارکان ہیں، ان ارکان کی ادائیگی کے بعد ہی لوگوں کی جانیں اور مال محفوظ رہ سکتے ہیں۔ ورنہ ان کے خلاف بزورِ طاقت جہاد کیا جائے گا۔

(۲) اسلام کے احکام ظاہر پر مبنی ہیں، اگر کسی شخص نے ظاہری طور پر اسلام قبول کرلیا، اور بظاہر ارکان اسلام پر عمل پیرا ہوا۔ نواقض اسلام کا ارتکاب نہیں کیا تو اسے دنیا میں اہل اسلام کے تمام حقوق حاصل ہوں گے۔ اسے قتل نہیں کیا جائے گا اگر باطن میں وہ کافر ومنافق ہوا تو قیامت کے دن یہ ظاہری اسلام اس کے کچھ کام نہ آئے گا۔

(۳) " اُمِرْتُ " کا مطلب ہے، مجھے اللہ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ کے علاوہ کوئی حکم دینے والا نہیں ہے۔

(۴) معلوم ہوا کہ اللہ، قرآنِ مجید کے علاوہ وحی خفی کی صورت میں بھی اپنے نبی کریم ﷺ پر احکام نازل کرتا ہے۔

(۵) اس حدیث میں نماز سے مراد فرض نماز ہے۔ امام مالک اور امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ جان بوجھ کر بغیر کسی شرعی عذر کے فرض نماز ترک کرنے والے کو، اس کی حد میں قتل کیا جائے گا۔ جبکہ امام احمد رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اس کو کفر اور ارتداد کی وجہ سے قتل کیا جائے گا۔ [1]

(۶) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان حاکم کو اجازت ہے کہ وہ مانعین زکوٰۃ سے جنگ کرے، اور اسی طرح

---

[1] مرعاة المفاتيح: ١/ ٥٩

اس پر لازم ہے۔توحید کے ساتھ ساتھ نظام صلوٰۃ اور نظام زکوٰۃ قائم کرے۔

(۷) " أُقَاتِلَ النَّاسَ " سے مراد " أُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ " ہے،جیسا کہ صحیح احادیث میں اس کی وضاحت موجود ہے۔ ❶

(۸) اس حدیث سے بدعتی فرقہ مرجیہ کا ردّ ہوا جو اعمال کو ایمان کا حصہ نہیں مانتے۔

(۹) اس حدیث سے معلوم ہوا " اَلْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ " سے مراد یہودی، اور " اَلضَّالِيْنَ " سے مراد عیسائی ہیں۔

(۱۰) اس حدیث سے معلوم ہوا، مالِ غنیمت میں پانچویں حصے کے بعد باقی مال غنیمت مسلمان مجاہدین میں تقسیم کیا جائے گا۔

[۱۵۷]...... قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى ﴾ (سورة الانفال :٤١) فَعَمَّ ذَا الْقُرْبٰى بِالذِّكْرِ وَلَمْ يَخُصَّ بَعْضَهُمْ دُوْنَ بَعْضٍ ، فَقَسَمَ الرَّسُولُ ﷺ سَهْمَ ذِيْ الْقُرْبٰي بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِيْ الْمُطَّلِبِ دُوْنَ سَائِرِ قَرَابَاتِهٖ ، فَبَيَّنَ بِسُنَّتِهٖ أَنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا أَرَادَ بِذِكْرِ الْقَرَابَةِ بَعْضَ الْقَرَابَةِ دُوْنَ بَعْضٍ .

(۱۵۷)...... امام ابوعبداللہ مروزی فرماتے ہیں: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور جان لو کہ تم جس قسم کی جو کچھ غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ تو اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت داروں کا'' تو اللہ تعالیٰ نے قرابت داروں کا عام تذکرہ کیا ہے، کسی کو مخصوص نہیں کیا۔لیکن رسول اللہ ﷺ نے قرابت داروں کا حصہ صرف بنی ہاشم اور بنی مطلب میں تقسیم فرمایا ہے، باقی دوسرے قرابت داروں میں نہیں۔تو آپ ﷺ نے اپنی سنت سے یہ واضح فرمایا کہ اللہ کی مراد مخصوص قرابت دار ہیں، سب نہیں۔

[۱۵۸]......حدثنا إسحاق (أنبأ) يزيد بن هارون (أنبأ) محمد بن إسحاق عن الزهري عن سعيد بن المسيب عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَهْمَ ذِيْ الْقُرْبٰى ، بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَّ بَنِيْ الْمُطَّلِبِ ، أَتَيْتُهٗ أَنَا وَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰؤُلَاءِ بَنُوْ هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَا وَضَعَكَ اللّٰهُ فِيْهِمْ ، أَرَأَيْتَ بَنِيْ الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَمَنَعْتَنَا ، وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ؟ فَقَالَ: إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَمْ يُفَارِقُوْنِيْ فِيْ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَا فِيْ الْإِسْلَامِ وَإِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُوْ الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ ، وَشَبَّكَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ . ❷

---

❶ السنن الکبریٰ بیہقی: ۳/ ۹۲، السنن المجتبیٰ للنسائی: ۷/ ۷۵

❷ صحیح البخاری ، کتاب فرض الخمس ، باب و من الدلیل علی أن الخمس للامام (۳۱۴۰)، مسند احمد ۸۱/۴ ، سنن النسائی ، کتاب قسم الفیئ (۴۱۳۷) بیہقی ۳۵۰/۶ بطریق محمد بن اسحاق .

(۱۵۸)......جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے قرابت داروں کا حصہ تقسیم فرمایا، بنی ہاشم اور بنی مطلب کے درمیان۔ تو میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے پاس آئے، پس ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم بنو ہاشم کی فضیلت کا انکار نہیں کرتے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ان میں پیدا فرمایا ہے، بنو مطلب کے بارے میں آپ کا خیال ہے کہ آپ ان کو عطا کرتے ہیں، لیکن ہمیں محروم کرتے ہیں، حالانکہ ہم اور وہ آپ کو یکساں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک ان لوگوں نے مجھے جاہلیت و اسلام کسی زمانے میں (بغیر نصرت) نہیں چھوڑا، بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی چیز ہیں اور نبی کریم ﷺ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر سمجھایا۔

شرح حدیث:......مصارف خمس بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرابت کا ذکر کیا ہے، لیکن کسی قریبی رشتہ دار کو خاص نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے وضاحت فرمادی کہ قریبی رشتہ داروں سے مراد بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ہیں۔

[۱۵۹]......حدثنا إسحاق (أنبأ) وهب بن جرير (ثنا) أبي: سمعت محمد بن إسحاق يقول: حدثني الزهري عن سعيد بن المسيب عن جبير بن مطعم عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، وَزَادَ فَقَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خُمُسَ الْخُمُسِ مِنَ الْقَمْحِ وَالتَّمْرِ وَالنَّوٰى.

(۱۵۹)......جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے (یہ الفاظ زیادہ) بیان فرماتے ہیں کہ گندم، کھجور اور گھٹلیوں سے بھی پانچواں حصہ رسول اللہ ﷺ تقسیم فرمایا کرتے تھے۔

[۱۶۰]......حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) عثمان بن عمر (ثنا) يونس عن الزهري عن سعيد ابن المسيب عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَقْسِمْ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِيْ نَوْفَلٍ مِنَ الْخُمُسِ كَمَا قَسَمَ لِبَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِيْ الْمُطَّلِبِ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ يَقْسِمُ الْخُمُسَ نَحْوَ قَسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَكَانَا عُمَرُ يُعْطِيْهِمْ مِنْهُ وَيُمْنَعْنَ بَعْدَهُ. [1]

(۱۶۰)......جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک رسول اللہ ﷺ نے مالِ غنیمت کے خمس میں سے بنی عبد شمس و بنی نوفل کو حصہ نہیں دیا، جیسے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ ﷺ کی طرح (مالِ غنیمت کا) خمس تقسیم کرتے تھے۔ لیکن عمر رضی اللہ عنہ ان (بنی عبد شمس، بنی نوفل) کو دیتے تھے، مگر عمر رضی اللہ عنہ کے

[1] سنن النسائی، أيضًا (٤١٣٦) سنن ابی داود، کتاب الخراج، باب فی بیان مواضع قسم الخمس (٢٩٧٨، ٢٩٧٩).

بعدان کا حصہ روک دیا گیا۔

[١٦١]......حدثنا محمد بن حيويه (ثنا) أبو صالح حدثني الليث عن يونس عن ابن شهاب: أخبرني سعيد بن المسيب أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ جَاءَ هُوَ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُكَلِّمَانِهِ فِيْمَا قَسَمَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِيْ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَسَمْتَ لِإِخْوَانِنَا مِنْ بَنِيْ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، وَلَمْ تُعْطِنَا شَيْئاً، وَقَرَابَتَنَا مِثْلُ قَرَابَتِهِمْ! فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَى هَاشِماً وَالْمُطَّلِبَ شَيْئاً وَاحِداً.

وَقَالَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ: وَلَمْ يَقْسِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِيْ نَوْفَلٍ مِنْ ذٰلِكَ الْخُمُسِ شَيْئًا كَمَا قَسَمَ لِبَنِيْ هَاشِمٍ وَلِبَنِيْ الْمُطَّلِبِ؟. [1]

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ يَقْسِمُ الْخُمُسَ نَحْوَ قَسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

(۱۶۱)......جبیر بن مطعم اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ پاس آ کر خیبر کے خمس کے بنی ہاشم اور بنی مطلب میں تقسیم پر گفتگو کرنے لگے۔ دونوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ہمارے بھائیوں بنی مطلب بن عبد مناف کو خمس کا حصہ دیا ہے لیکن ہمیں نہیں دیا' حالانکہ ہماری اور ان کی قرابت داری یکساں ہے۔تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: میرے خیال میں ہاشم اور مطلب ایک ہی چیز ہیں۔

جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے بنی عبد شمس و بنی نوفل کو خمس میں سے کچھ بھی حصہ نہیں دیا، جیسے بنی ہاشم و بنی مطلب کو دیا ہے۔امام ابن شہاب (زہری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ابوبکر رضی اللہ عنہ خمس اسی طرح تقسیم فرماتے تھے جیسے رسول اللہ ﷺ تقسیم فرماتے تھے۔

[١٦٢]......قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَكَانَ قُرَيْشٌ ذَاقَرَابَةٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ، وَبَنُو عَبْدِ شَمْسٍ مُسَاوِيَةٌ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي الْقَرَابَةِ، وَهُمْ مَعاً بَنُو أُمٍّ وَأَبٍ، وَإِنِ انْفَرَدَ بَعْضُ بَنِي الْمُطَّلِبِ بِوِلَادَةٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ دُوْنَهِمْ، فَلَمَّا لَمْ يَكُنِ السَّهْمُ لِمَنِ انْفَرَدَ بِالْوِلَادَةِ مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ دُوْنَ مَنْ لَمْ يَظُنْهُ وِلَادَةَ بَنِي هَاشِمٍ، دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّهُمْ إِنَّمَا أُعْطُوا خَاصَّةً دُوْنَ غَيْرِهِمْ بِقَرَابَةِ جِذْمِ النَّسَبِ، مَعَ كَيْنُوْنَتِهِمْ مَعاً مُجْتَمِعِيْنَ فِي نَصْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِالشَّعْبِ

[1] صحيح البخارى، كتاب المغازى، باب غزوة خيبر (٤٢٢٩).

وَقَبْلَهُ وَبَعْدَهُ، وَمَا أَرَادَ اللّٰهُ بِهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُهُ خَاصَّةً. وَلَقَدْ وَلِدَتْ بَنُو هَاشِمٍ فِي قُرَيْشٍ فَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ بِوِلَادَتِهِمْ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئاً، وَبَنُو نَوْفَلٍ مُسَاوِيَةٌ بَنِي الْمُطَّلِبِ فِي جَذْمِ النَّسَبِ.

(۱۶۲)......امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: قریش نبی کریم ﷺ کے قرابت دار تھے، بنی عبد شمس اور بنی عبد المطلب قرابت میں یکساں تھے اور ایک ہی ماں باپ کی اولاد تھے اگرچہ بعض بنی مطلب کو بنی ہاشم پر ولادت کی انفرادیت حاصل ہے۔

علاوہ ازیں وہ نبی کریم ﷺ کی شعب ابی طالب میں اور اس سے پہلے اور بعد نصرت کرنے میں اکٹھے تھے ،اور اللہ تعالیٰ نے انہیں (یہ) خصوصیت عطا کی کہ بنو ہاشم قریش میں پیدا ہوئے۔تو انہیں ان کی ولادت کی وجہ سے خمس سے جو کچھ ملا اور بنونوفل اور بنومطلب نسب کٹنے میں برابر ہیں۔

[۱٦۳]......وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: قَالَ اللّٰهُ: ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ﴾ (سورة الانفال: ٤١) الآية، فَلَمَّا أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ السَّلْبَ لِلْقَاتِلِ فِي الْقِتَالِ، دَلَّتْ سُنَّةُ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى أَنَّ الْغَنِيمَةَ الْمَخْمُوسَةَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ غَيْرَ السَّلْبِ إِذَا كَانَ السَّلْبُ مَغْنُوماً، وَلَوْلَا الْاِسْتِدْلَالُ بِالسُّنَّةِ وَحَكَمْنَا بِالظَّاهِرِ، لَقَطَعْنَا كُلَّ مَنْ لَزِمَهُ اسْمُ سَرِقَةٍ وَأَعْطَيْنَا سَهْمَ ذِي الْقُرْبٰى مَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ قَرَابَةٌ، ثُمَّ خَلَصَ ذٰلِكَ إِلٰى طَوَائِفَ مِنَ الْعَرَبِ، لِأَنَّ لَهُ فِيهِمْ وَشَائِجَ أَرْحَامٍ، وَخَمَسْنَا السَّلَبَ لِأَنَّهُ مِنَ الْغَنَمِ مَعَ مَا سِوَاهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ.

(۱٦۳)......امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور جان لو کہ تم جس قسم کی جو کچھ غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ تو اللہ تعالیٰ کا ہے۔'' تو جب رسول اللہ ﷺ نے جہاد وقتال میں مارے جانے والے کافر کا سامان مارنے والے (مسلمان مجاہد) کو دے دیا ،تو نبی کریم ﷺ کی سنت مطہرہ نے اس بات پر دلالت کی کہ کتاب اللہ میں مذکور غنیمت کا خمس مقتول کے (اتارے ہوئے) سامان کے علاوہ ہے' حالانکہ وہ سامان بھی غنیمت ہی کا مال ہے۔اگر سنت نبوی سے استدلال (درست) نہ ہوتا اور ہم ظاہر (آیت) پر فیصلہ کر دیتے' تو ہم ہر اس شخص (کا ہاتھ) کاٹ دیتے ،جس پر چوری کا لفظ صادق آتا ہے اور ہم قرابت داری کا حصہ ہر اس شخص کو دے دیتے جس کی نبی کریم ﷺ سے قرابت داری ہے پھر وہ حصہ عرب کے کئی گروہوں تک جا پہنچتا' کیونکہ آپ کے عرب سے رشتہ داری کے تعلقات ہیں۔اور مقتول کے اتارے ہوئے سامان کا بھی خمس لیتے کیونکہ وہ بھی دوسرے مالِ غنیمت کی طرح ہے۔

[کتاب البیوع، سود کے مسائل]

[۱٦٤]......قَالَ أَبو عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَالَ اللّٰه تبَارَكَ وَتعَالىٰ : ﴿ وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾ (سورة البقرة:۲۷۵)وَقَالَ: ﴿ لَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّآ أَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ﴾ (سورة النساء:۲۹) فَأَجْمَلَ اللّٰهُ إِحْلَالَ الْبَيْعِ وَتَحْرِيْمَ الرِّبَا فِي كِتَابِهٖ، وَلَمْ يُفَسِّرِ الرِّبَا فِيْ كِتَابِهٖ، فَفَسَّرَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِسُنَّتِهٖ.

(۱٦٤)......امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فرمانِ باری تعالیٰ ہے ''حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کوحلال اور سود کوحرام قرار دیا ہے'' نیز فرمایا: ''اپنے آپس کے مال ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ مگر یہ کہ تمہاری آپس کی رضامندی سے خرید وفروخت ہو'' تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تجارت کے حلال اور سود کے حرام قرار دینے کو مجمل بیان کیا ہے، اور اپنی کتاب میں سود کی تفسیر و تفصیل بیان نہیں کی۔ تو اس کی تفسیر و توضیح نبی کریم ﷺ نے اپنی سنت سے کی ہے۔

[۱٦٥]......حدثنا إسحاق بن إبراهيم ونصر بن علي الجهضمي قالا: (أنبأ) سفيان بن عيينة عن الزهري عن مالك بن أوس بن الحدثان سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِباً إِلَّا هَآءَ وَهَآءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَآءَ وَهَآءَ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا إِلَّا هَآءَ وَهَآءَ. [1]

(۱٦۵)......عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونا چاندی کے بدلے بیچنا سود ہے مگر نقد ونقد' کھجور کا کھجور کے بدلے بیچنا سود ہے مگر ہاتھوں ہاتھ' گندم کو گندم کے بدلے (کمی بیشی سے) بیچنا سود ہے مگر نقد ونقد' اور جو کو جو کے بدلے (کمی بیشی سے) بیچنا سود ہے مگر نقد ونقد۔

شرح حدیث:......اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام قرار دیا، لیکن سود کی تفسیر بیان نہیں فرمائی۔ سود کی کون کون سی اقسام ہیں، ان کی وضاحت حدیث رسول ﷺ میں ہے۔

فقہی فوائد:

جمہور فقہاء نے سود کی دو اقسام بیان کی ہیں۔

---

[1] صحيح البخارى ، كتاب البيوع ، باب مايذكر فى بيع الطعام والحكره (٣١٣٤) صحيح مسلم ، كتاب المساقاة ، باب الصرف و بيع الذهب بالورق نقداً (١٥٨٦) ، مسند احمد ٢٤/١.

(۱) رِبَا الْفَضْلِ:...... ایک ہی جنس کی دو اشیاء کو کمی بیشی کے ساتھ فروخت کرنا۔

(۲) رِبَاالنسیئه:...... اس میں کمی بیشی تو نہ ہو لیکن ایک طرف سے نقد اور دوسری طرف سے اُدھار کا معاملہ ہو۔ [1]

(۳) مذکورہ بالا دونوں اقسام کی حرمت احادیث میں موجود ہے۔

[١٦٦]...... حدثنا محمد بن عبيد بن حساب (ثنا) حماد بن زيد عن أيوب عن أبي قلابة قال: كُنْتُ بِالشَّامِ فِيْ حَلْقَةٍ فِيْهَا مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ، فَجَاءَ أَبُوْ الأَشْعَثِ، فَقَالُوا أَبُو الأَشْعَثِ، فَجلَس فَقَالَ: غَزَوْنَا غَزَاةً وَعَلَى النَّاسِ مُعَاوِيَةُ، فَغَنِمْنَا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً، فَكَانَ فِيمَا غَنِمْنَا آنِيَةٌ مِنْ فِضَّةٍ، فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلاً أَنْ يَبِيْعَهَا فِيْ أَعْطِيَاتٍ، فَتَسَارَعَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ، فَبلَغ ذٰلِكَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، فَقَامَ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰي عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ، وَالتَّمرِ بِالتَّمرِ، وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ، إِلَّا سَوَآءً بِسَواءٍ، عَيناً بِعَيْنٍ، فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ، فَقَدْ أَرْبٰى، فَرَدَّ النَّاسُ مَا أَخَذُوْا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ، فَقَامَ خَطِيْباً، فَقَالَ: أَلَا مَا بَالُ رِجَالٍ يُحَدِّثُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَحَادِيْثَ قَدْ كُنَّا نَصْحَبُهٗ وَنَشْهَدُهٗ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ؟ فَقَامَ عُبَادَةُ فَرَدَّ الْقِصَّةَ ثُمَّ قَالَ: لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَوْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ، أَوْ قَالَ: وَإِنْ رَغِمَ مُعَاوِيَةُ، مَا أُبَالِي أَنْ لَّا أَصْحَبَهٗ فِيْ جُنْدِهٖ لَيْلَةً سَوْدَآءَ، هٰذَا أَوْ نَحْوَهٗ. [2]

(۱۶۶)...... ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں ملک شام میں ایک مجلس میں تھا، جس میں مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ تشریف رکھتے تھے، تو اتنے میں ابو اشعث رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ لوگوں نے کہا: ابو اشعث رضی اللہ عنہ (تشریف لائے) چنانچہ وہ بیٹھ گئے' اور فرمایا: ہم نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت کے زمانہ میں ایک معرکہ میں حصہ لیا، تو ہمیں بہت زیادہ مالِ غنیمت ہاتھ آیا، ہمارے مالِ غنیمت میں چاندی کے برتن بھی شامل تھے۔ تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ ان برتنوں کو (چاندی کے) عطیوں میں بیچ ڈالے، تو لوگوں نے اس میں (بہت) جلد بازی سے کام لیا۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی، تو وہ اٹھ کر فرمانے لگے: ''بے شک! میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ﷺ سونے کو سونے کے بدلے' چاندی کو چاندی کے بدلے' گندم کو گندم کے بدلے' جو کو جو کے بدلے'

---

[1] المغنی: ٤ / ١، اعلام الموقعین: ٢ / ١٣٥، بدایة المجتهد: ٢ / ١٢٩، المحلی: ٨ / ٤٦٨.

[2] سبل السلام: ٣ / ١١١٩، بدایة المجتهد: ٢ / ٢٢٧.

کھجور کو کھجور کے بدلے، نمک کو نمک کے بدلے بیچنے سے منع فرماتے تھے مگر برابر برابر اور نقد و نقد، تو جس نے زیادہ دیا، یا زیادہ لیا، اس نے سود لیا دیا'' لوگوں نے جو کچھ لیا تھا، واپس کر دیا۔ یہ بات امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی، تو انہوں نے خطبہ ارشاد فرمایا: خبردار! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے ایسی ایسی احادیث بیان کرتے ہیں، جو ہم نے آج تک نہیں سنیں، حالانکہ ہم بھی آپ کی صحبت میں رہے ہیں؟ تو عبادہ رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور واقعہ دہرایا، پھر فرمایا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ سنا اسے بیان کرتے رہیں گے، اگرچہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا لگے یا اس طرح فرمایا: معاویہ رضی اللہ عنہ کی خواہش کے برخلاف، مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں اندھیری رات میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں ان کی صحبت نہ اختیار کروں یا اس سے ملتے جلتے الفاظ کہے۔

شرح حدیث:

(۱) حدیث میں جن چھ اجناس کا ذکر ہے، ان میں تفاضل اور نسیئہ کی حرمت پر اتفاق ہے۔ (المحلی: ۴۶۸/۸)

(۲) اختلاف اس بات پر ہے کہ ان چھ اجناس کے علاوہ دیگر اجناس کو بھی اس حکم میں ان کے ساتھ ملایا جائے گا یا نہیں یعنی دیگر اجناس بھی برابر برابر اور نقد بنقد ہی فروخت کرنا لازم ہے یا نہیں۔ امام ابن حزم رحمہ اللہ اور اہل ظاہر نے یہ مؤقف اپنایا ہے کہ حدیث میں مذکور صرف چھ اجناس میں ہی سود ہے۔ جمہور علماء کا مؤقف کہ ان چھ اجناس کے علاوہ بھی جس میں سود کی علت پائی جائے گی تو وہ بھی حکم میں ان کے ساتھ ہی شامل ہوگی۔ [1]

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سود کی حرمت صرف خوراک کے ساتھ ہی خاص ہے۔ [2]

اہل ظاہر کا مسلک ہی راجح معلوم ہوتا ہے، کیونکہ دوسری اجناس کو حکم میں ساتھ ملانے کی کوئی واضح دلیل موجود نہیں ہے۔ امام شوکانی (السیل الجرار: ۴۶/۳۔۶۵)، نواب صدیق الحسن خان (الروضۃ الندیۃ: ۲۳۵/۲) اور امام بغوی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ (شرح السنہ: ۵۷/۸)

[۱۶۷]...... حدثنا إسحاق بن إبراهيم (أنبأ) وكيع (ثنا) إسماعيل بن مسلم العبدي عن أبي المتوكل الناجي عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

---

[1] روضة الطالبين: ۳/ ۴۰، الفقه الاسلامی: ۵/ ۳۷۰۶.

[2] صحیح مسلم، أیضًا (۱۵۸۷)، صحیح ابن حبان (۴۹۹۴)، سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء ان الحنطة بالحنطة مثلاً بمثل ......(۱۲۴۰) سنن النسائی، کتاب البیوع، باب بیع الشعیر بالشعیر (۴۵۶۲).

اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيْرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ يَداً بِيَدٍ مِثْلاً بِمِثْلٍ، فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبٰى، اَلْآخِذُ وَالْمُعْطِيْ فِيْهِ سَوَاءٌ. ❶

(۱٦۷)......ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سونا سونے کے بدلے، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور اور نمک کے بدلے نمک برابر برابر اور نقد بنقد (خرید وفروخت) درست ہے، جس نے زیادہ دیا، یا لیا وہ سود کا مرتکب ہوا، اس (گناہ) میں لینے اور دینے والے (دونوں) برابر ہیں۔

[۱٦۸]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) روح بن عبادة (ثنا) سليمان بن علي الربعي (ثنا) أبو المتوكل الناجي (ثنا) أَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، سَوَآءً بِسَوَآءٍ، مَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبٰى، اَلْآخِذُ وَالْمُعْطِيْ فِيْهِ سَوَآءٌ. ❷

(۱٦۸)......ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور اور نمک کے بدلے نمک برابر برابر (خرید وفروخت) درست ہے، جس نے زیادہ دیا یا لیا وہ سود کا مرتکب ہوا، سود لینے یا دینے والے (دونوں) گناہ میں یکساں ہیں۔

[۱٦۹]...... حدثنا إسحاق و أحمد بن عمر وقالا: (أنبأ) جرير عن منصور عن أبي حمزة عن سعيد بن المسيب عَنْ بِلَالٍ قَالَ: كَانَ عِنْدِيْ تَمْرٌ دُوْنٌ، فَابْتَعْتُ بِهٖ مِنَ السُّوْقِ تَمْراً أَجْوَدَ مِنْهُ بِنِصْفِ كَيْلِهٖ، فَقَدِمْتُهٗ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ تَمْرًا أَجْوَدَ مِنْهُ! مِنْ أَيْنَ لَكَ هٰذَا يَا بِلَالُ؟! قَالَ: فَحَدَّثْتُهٗ بِمَا صَنَعْتُ، فَقَالَ: انْطَلِقْ فَرُدَّهٗ إِلٰى صَاحِبِهٖ، وَخُذْ تَمْرَكَ فَبِعْهُ بِحِنْطَةٍ أَوْ شَعِيْرٍ اشْتَرِ بِهٖ مِنْ هٰذَا التَّمْرِ، قَالَ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَيْتُهٗ بِهٖ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلاً بِمِثْلٍ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلاً بِمِثْلٍ، وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ

---

❶ صحيح مسلم، كتاب المساقاة، مسند احمد (۹۷/۳).

❷ مسند احمد (۳۹/۳) صحيح مسلم، كتاب المساقات، أيضًا (۱۵۸۳/۸۲).

وَزْناً بِوَزْنٍ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْناً بِوَزْنٍ ، فَمَا كَانَ مِنْ فَضْلٍ فَهُوَ رِبًا . ❶

(۱۶۹)...... بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے پاس نکمی کھجور تھی، تو میں نے اس کے بدلے بازار سے آدھا وزن اچھی کھجور خرید لی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ایسی عمدہ کھجوریں آج تک نہیں دیکھیں۔ اے بلال! تو نے یہ کہاں سے حاصل کی ہیں؟ میں نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: واپس چل، اور اس کے مالک کو واپس لٹا اور اپنی کھجوریں لے، پھر ان کھجوروں کو گندم یا جو کے بدلے بیچ کر اس سے یہ کھجوریں خرید۔ فرماتے ہیں: میں ایسے ہی کر کے آپ کے پاس (واپس) آیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھجور کے بدلے کھجور برابر برابر، نمک کے بدلے نمک برابر برابر، سونے کے بدلے سونا یکساں وزن اور چاندی کے بدلے چاندی یکساں وزن درست ہے، زائد سود ہے۔

[۱۷۰]...... وَقَدْ كَانَ رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ فِيمَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الرِّبَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَكُوْنُ لِلرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ الْحَقُّ ، فَإِذَا حَلَّ الْأَجَلُ قَالَ: أَتَقْضِي أَمْ تُرْبِي؟ فَإِنْ قَضَاهُ أَخَذَ مِنْهُ ، وَإِلَّا زَادَهُ فِي حَقِّهِ ، وَأَخَّرَ عَنْهُ الْأَجَلَ . ❷

(۱۷۰)...... زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جاہلیت میں سود اس طرح ہوتا تھا کہ ایک آدمی کے ذمہ دوسرے کا حق (ادھار) ہوتا تھا جب مدت (مقررہ) پوری ہو جاتی، تو (حق دار مقروض سے) پوچھتا: آیا تو (قرض، حق) ادا کرے گا یا سود دیگا؟ تو اگر وہ (قرض، حق) ادا کر دیتا تو وہ لے لیتا، ورنہ رقم بڑھا کر مدت مؤخر کر دیتا۔

[۱۷۱]...... قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي قَدْ ذَكَرَهَا فَسَمَّاهَا رِبًا ، ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيمَا جَاوَزَ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ الَّتِي سَمَّاهَا النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَتْ طَائِفَةٌ: كُلُّ شَيْءٍ يُكَالُ أَوْ يُوْزَنُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ سِتَّةِ أَشْيَاءَ الَّتِي ذَكَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ .

(۱۷۱)...... امام ابو عبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بالا اشیاء کا تذکرہ فرما کر انہیں سود قرار دیا ہے ان کے علاوہ اشیاء کے بارے میں لوگوں میں اختلاف ہے۔ ایک جماعت کا قول ہے کہ ہر وہ چیز جو ماپی یا تولی جاتی ہے وہ ان چھے اشیاء کے قائم مقام ہے، جن کا ذکر نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔

[۱۷۲]...... حدثنا أبو سلمة يحيى بن خلف (ثنا) عبد الأعلى عن سعيد عن قتادة عن الحسن وعن أبي معشر عن النخعي أنهما قَالَا: كُلُّ شَيْءٍ يُكَالُ وَيُوْزَنُ بِمَنْزِلَةِ السِّتَّةِ إِذَا

---

❶ مسند للشافعي (۹۸۲) طبرانی کبیر (۳۳۹/۱)، سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کا سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔ لیکن صحیح البخاری ، کتاب البیوع ، باب اذا ارادبیع تمر بتمر خیر منه (۲۲۰۱-۲۲۰۲) ، صحیح مسلم ، کتاب المساقاة (۱۵۹۲) میں سعید بن المسیب اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے درمیان سیدنا ابوسعید خدری وابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا واسطہ ہے۔

❷ المؤطا لمالك ، کتاب البیوع ، باب ماجاء فی الربافی الدین (۸۵) السنن الکبری للبیهقی (۲۷۵/۵).

كَانَ مِنْ نَّوْعٍ وَّاحِدٍ، فَإِنِ اخْتَلَفَا، فَكَانَ وَاحِدٌ بِاثْنَيْنِ يَداً بِيَدٍ، فَلا بَأْسَ بِهِ، وَإِذَا كَانَ نَسِيْئَةً فَكَرِهَاهُ. ❶

(۱۷۲)...... حسن بصری رحمہ اللہ وامام نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہر چیز جو ماپ تول میں آتی ہے وہ ان چھے اشیاء کے زمرہ میں آتی ہے، بشرطیکہ جنس ایک ہو، اگر جنس مختلف ہو، تو ایک کے بدلے دو نقد بنقد میں کوئی حرج نہیں۔ اور اگر ادھار ہو تو دونوں (حسن بصری ونخعی) اس کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

[۱۷۳]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) عبد الرزاق (أنبأ) الثوري عن موسى بن أبي عائشة عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ وَّاحِدٍ يُّكَالُ ، فَمِثْلاً بِمِثْلٍ، فَإِذَا اخْتَلَفَ فَزِدْ وَازْدَدْ يَداً بِيَدٍ ، وَإِذَا كَانَ شَيْئاً وَّاحِداً يُوْزَنُ، فَمِثْلا بِمِثْلٍ، فَإِذَا اخْتَلَفَ فَزِدْ وَازْدَدْ يَداً بِيَدٍ. ❷

(۱۷۳)...... ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو ایک ہی قسم کی چیز ہو جس کا ماپ یا تول ہوسکتا ہے، تو وہ برابر درست ہیں، مگر جب مختلف جنس ہوں تو زائد دے لے سکتے ہیں، بشرطیکہ نقد بنقد ہوں۔

[۱۷٤]...... حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) جرير عن مغيرة عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ كُلَّ شَيْءٍ يُّكَالُ أَوْ يُوْزَنُ أَنْ يُّبَاعَ نَسِيْئَةً مِثْلا بِمِثْلٍ، وَإِنْ اخْتَلَفَا، فَلا بَأْسَ بِهِ يَداً بِيَدٍ.

(۱۷۴)...... ابراہیم نخعی رحمہ اللہ ہر اس چیز کو مکروہ خیال کرتے تھے، جو قابل ماپ وتول ہو کہ اسے ادھار برابر برابر بیچا جائے اور مختلف اشیاء ہوں، تو نقد بنقد میں کوئی حرج نہیں۔

[۱۷٥]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) عبد الرزاق (أنبأ) معمر عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ يُوْزَنُ فَهُوَ يَجْرِيْ مَجْرَى الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَكُلُّ شَيْءٍ يُكَالُ فَهُوَ يَجْرِيْ مَجْرَى الْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ. ❸

(۱۷۵)...... امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہر وہ چیز جس کا وزن ہوسکتا ہے وہ سونے چاندی کے قائم مقام ہے، اور ہر وہ چیز جو قابل ماپ ہے وہ گندم اور جو کے قائم مقام ہے۔

[۱۷٦]...... حدثنا صدقة بن الفضل (أنبأ) يحيى بن سعيد عن صدقة بن المثنى قال: حدثني جدي رياح بن الحارث قَالَ: قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فِي الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ: الْبَعِيْرُ خَيْرٌ

---

❶ مصنف عبدالرزاق ، كتاب البيوع ، باب الطعام مثلا بمثل (١٤١٧٧).

❷ مصنف عبدالرزاق ، كتاب البيوع ، باب الطعام ،مثلاً بمثل (١٤١٧٦) مصنف ابن ابى شيبه ، كتاب البيوع ، باب (٣٧٣).

❸ مصنف عبدالرزاق ، كتاب البيوع ، باب الحديد بالنماس (١٤٢٠٧).

مِّنْ بَعِيْرَيْنِ ، وَالشَّاةُ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْنِ ، وَالثَّوْبُ خَيْرٌ مِنْ ثَوْبَيْنِ ، وَالْأَمَةُ خَيْرٌ مِّنْ أَمَتَيْنِ ، لَا بَأْسَ بِهِمَا مَا كَانَ يَداً بِيَدٍ ، إِنَّمَا الرِّبٰى فِيْ النَّسَأْ إِلَّا مَا كِيْلَ أَوْ وُزِنَ .

(۱۷۶)......عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے مسجد اکبر میں فرمایا: ایک اونٹ دو اونٹوں سے، اور ایک بکری دو بکریوں سے، ایک کپڑا دو کپڑوں سے، ایک لونڈی دو لونڈیوں سے بہتر ہے اس میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ ہاتھوں ہاتھ نقد بنقد ہو۔ سود تو ادھار کی صورت میں ہوتا ہے، سوائے قابل ماپ تول چیزوں کے۔

[۱۷۷]...... حدثنا إسحاق بن إبراهيم (أنبأ) روح بن عبادة (ثنا) حيان بن عبد الله العدوي ، وَكَانَ ثِقَةً ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا مِجلَزٍ عَنِ الصَّرْفِ ، فَقَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرٰى بِهٖ بَأْساً زَمَاناً مَّا كَانَ مِنْهُ يَداً بِيَدٍ ، فَلَقِيَهُ أَبُوْ سَعِيْدِ ن الْخُدْرِيِّ ، فَقَالَ لَهٗ: إِلٰى مَتٰى أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ؟ حَتّٰى مَتٰى تُؤَكِّلُ النَّاسَ الرِّبَا؟ أَمَا بَلَغَكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عِنْدَ زَوْجَتِهٖ أُمِّ سَلَمَةَ: إِنِّي لَأَشْتَهِي تَمْرًا عَجْوَةً ، بُعِثَ بِصَاعَيْنِ فَأُتِي بِصَاعِ عَجْوَةٍ ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ لَكُمْ هٰذَا؟ فَأَخْبَرُوْهُ ، فَقَالَ: رُدُّوْهُ ، اَلتَّمْرُ بِالتَّمْرِ ، وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ ، وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ ، يَداً بِيَدٍ ، عَيْنًا بِعَيْنٍ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، فَمَا زَادَ فَهُوَ رِبًا ، ثُمَّ قَالَ: وَكَذٰلِكَ مَا يُكَالُ أَوْ يُوْزَنُ أَيْضاً ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: جَزَاكَ اللّٰهُ الْخَيْرَ يَا أَبَا سَعِيْدٍ ، ذَكَّرْتَنِي أَمْرًا قَدْ كُنْتُ نَسِيْتُهٗ ، فَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ . قَالَ: فَكَانَ يَنْهٰي عَنْهُ بَعْدُ . قَالَ رَوْحٌ: وَكَانَ حَيَّانُ رَجُلاً صِدْقًا . [1]

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَالَتْ طَائِفَةٌ: كُلُّ شَيْءٍ يُكَالُ أَوْ يُوْزَنُ مِمَّا يُؤْكَلُ أَوْ يُشْرَبُ ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ اَربَعَةِ أَشْيَاءَ الَّتِي سَمَّاهَا النَّبِيُّ رِباً ، وَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ ، فَمَخْصُوْصَاتٌ مُبَايِنَانِ لِسَائِرِ الْأَشْيَاءِ لَا يَشْبَهُ بِهِمَا شَيْءٌ ، وَمَا جَاوَزَ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ فَلَا رِبًا فِيْهِ .

(۱۷۷)......حیان بن عبداللہ عدوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابومجلز سے بیع سلف کے بارے میں پوچھا؟ تو انہوں فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک عرصہ تک اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے بشرطیکہ نقد بنقد ہو، تو انہیں ابوسعید خدری نے مل کر فرمایا: (تم) کب تک یہی سوچ رکھو گے۔ کیا آپ اللہ سے نہیں ڈرتے؟ آپ کب تک لوگوں کو سود کھلاتے رہیں گے؟ کیا آپ کو یہ خبر نہیں پہنچی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ ام سلمہ کے پاس

---

[1] مستدرك حاكم (۲/ ۴۲-۴۳) وقال الحاكم : هذا الحديث صحيح الاسناد ، وقد اخرجه مسلم ، "كتاب المساقاة ، باب بيع الطعام مثلاً بمثل رقم (۱۵۹۴) والبيهقى ، فى "سننه" (۵/ ۲۸۱)۔ ورجع ابن عباس من فتواه بعد ، كما فى "المستدرك ۳/ ۵۴۲" و "المعجم الكبير (۴۵۴ ، ۴۵۵ ، ۴۵۶).

تھے۔ بے شک مجھے عمدہ (عجوہ) کھجور کی اشتہاء ہے' دوصاع (کھجوریں) بھیجی گئیں، تو آپ ﷺ کے پاس ایک صاع عمدہ عجوہ کھجوریں لائی گئیں' تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے پاس کہاں سے آئیں؟ تو لوگوں نے آپ ﷺ کو بتایا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے واپس کرو، کھجور کے بدلے کھجور' گندم کے بدلے گندم' جو کے بدلے جو' سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی ہاتھوں ہاتھ نقد بنقد برابر درست ہیں۔ تو جو زائد ہو وہ سود ہے۔'' پھر فرمایا: ''اسی طرح وہ اشیاء جن کا ماپ یا تول ہوتا ہے'' تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اے ابوسعید! اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، آپ نے مجھے ایک ایسی چیز یاد دلا دی ہے' جو میں بھول چکا تھا۔ میں تو اللہ تعالیٰ سے استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کے بعد اس سے منع کیا کرتے تھے۔

امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ ہر وہ کھانے پینے والی چیز جو قابل ماپ یا تول ہے وہ ان چار چیزوں کے حکم میں ہے، جن کو نبی کریم ﷺ نے سود قرار دیا ہے۔ لیکن سونا چاندی مخصوص چیزیں ہیں، تمام اشیاء سے مختلف ہیں، کوئی چیز ان سے مشابہت نہیں رکھتی۔ اور ان اشیاء کے علاوہ چیزوں میں کوئی سود نہیں۔

[١٧٨]...... حدثنا يحيى بن يحيى عن مالك بن أنس عن أبي الزناد عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: لَا رِبًا إِلَّا فِي ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، أَوْ فِيْمَا يُكَالُ أَوْ يُوْزَنُ مِمَّا يُؤْكَلُ أَوْ يُشْرَبُ.

(۱۷۸)......سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سونے چاندی کے علاوہ کسی چیز میں سود نہیں یا کھائی جانے والی اور پی جانے والی اشیاء میں جو قابل ماپ تول ہیں۔ [1]

[١٧٩]......حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) محمد بن يوسف (ثنا) سفيان عن يحيى بن سعيد عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: لاَ رِبًا إِلَّا فِي ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، أَوْ فِيْمَا يُكَالُ وَيُوْزَنُ مِمَّا يُؤْكَلُ وَيُشْرَبُ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: هٰذَا مَذْهَبُ طَائِفَةٍ مِّنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، وَكَانَ الشَّافِعِيُّ يَقُوْلُ بِهِ وَهُوَ بِالْعِرَاقِ، ثُمَّ ضَمَّ إِلَيْهِ بِمِصْرَ كُلَّ مَا يُؤْكَلُ وَإِنْ لَمْ يُكَلْ وَلَمْ يُوْزَنْ. وَقَالَتْ طَائِفَةٌ: كُلُّ مَاكَانَ طَعَامٌ يُؤْكَلُ وَإِنْ كَانَ لاَ يُكَالُ وَلَا يُوْزَنُ. فَحُكْمُهُ كَذَلِكَ، هٰذَا آخِرُ مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ.

(۱۷۹)......سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سونے چاندی، یا ان اشیاء کے علاوہ جو کھائی اور پی جاتی ہیں اور قابل

---

[1] مصنف عبدالرزاق، كتاب البيوع، باب البزّ بالبزّ(١٤١٩٩)، المؤطا للمالك، كتاب البيوع (٣٨).

ماپ تول نہیں ہیں، تو ان میں کوئی سود نہیں۔

امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ اہل مدینہ کی ایک جماعت کا موقف ہے، اور یہی موقف امام شافعی رحمہ اللہ کا تھا جب وہ عراق میں تھے، پھر مصر میں جا کر ان کا موقف یہ تھا کہ ہر کھائی اور پی جانے والی اشیاء اگر وہ قابل ماپ تول نہ ہوں تو ان میں سود نہیں۔ اور ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو کھائی جاتی ہے اگر اس کا وزن اور ماپ نہ ہوتا ہو اس کا حکم یہی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا آخری قول بھی یہی ہے۔

[١٨٠]......حدثنا إسحاق (أنبأ) معمر عن الزهري عن سالم عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُبَاعَ شَيْءٌ مِنَ الطَّعَامِ بِشَيْءٍ مِنْهُ نَظِرَةً. ❶

(۱۸۰)......ابن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ اناج کو اناج کے بدلے ادھار بیچا جائے۔

[١٨١]......حدثنا إسحاق (أنبأ) عبدالرزاق (أنبأ) معمر عن الزهري عن سالم عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا اخْتَلَفَ أَلْوَانُهُ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا بَأْسَ بِهِ يَدًا بِيَدٍ، الْبُرُّ بِالتَّمْرِ، وَالشَّعِيرُ بِالزَّبِيبِ، وَكَرِهَهُ نَسِيْئَةً. ❷

(۱۸۱)......ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جن اجناس کے رنگ مختلف ہوں ان میں نقد بنقد، ہاتھوں ہاتھ خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں، گندم کے بدلے کھجور، جو کے بدلے منقیٰ، لیکن ادھار ناپسند فرماتے تھے۔

[١٨٢]......حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) محمد بن يوسف عن سفيان عن ابن جريج عَنْ عَطَاءٍ: كَرِهَ الطَّعَامَ بِالطَّعَامِ نَسِيْئَةً، قَالَ سُفْيَانُ: يَقُوْلُ: لَحماً بِحِنْطَةٍ أَوْ قِثَّاءٍ أَوْ بِطِّيْخًا بِحِنْطَةٍ، قَالَ سُفْيَانُ: مَا نَرَىٰ بِهِ بَأْسًا.

(۱۸۲)......عطاء رحمہ اللہ اناج کے بدلے اناج کو ادھار بیچنا ناپسند فرماتے تھے، سفیان رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: گوشت کے بدلے گندم یا ککڑی، تربوز کے بدلے گندم میں کوئی حرج نہیں۔

[١٨٣]......حدثنا المنذر بن شاذان الرازي (ثنا) معلى بن منصور الرازي أخبرني معتمر عن أبي عمرو المخزومي عن قيس بن سعد عَنْ طَاوُوْسٍ: أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الطَّعَامَ كُلَّهُ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً.

(۱۸۳)......طاؤس رحمہ اللہ ہر قسم کے اناج کو ادھار ایک دوسرے کے بدلے بیچنا اور خریدنا ناپسند کرتے تھے۔

[١٨٤]......حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) محمد بن يوسف (ثنا) سفيان عن حنظلة عَنْ طَاوُوْسٍ: أَنَّهُ كَرِهَ السَّمْنَ بِالتَّمْرِ نَسِيْئَةً. قَالَ سُفْيَانُ: وَنَحْنُ نَكْرَهُهُ.

---

❶ مصنف عبدالرزاق، كتاب البيوع، باب الطعام مثلا بمثل (١٤١٥٤). ❷ مصنف عبدالرزاق ـ أيضًا (١٤١٧٥).

(۱۸۴)...... طاؤسؒ گھی کے بدلے کھجور کو ادھار بیچنا ناپسند کرتے تھے۔ سفیان رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم بھی اسے ناپسند کرتے ہیں۔

[۱۸۵]...... حدثنا إسحاق ومحمد بن يحيى قالا (ثنا) عبد الرزاق (أنبأ) معمر عن طاووس عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اللَّحْمَ بِالْبُرِّ نَسِيْئَةً . ❶

(۱۸۵)...... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں: کہ وہ گندم کے بدلے گوشت ادھار بیچنے کو ناپسند کرتے تھے۔

[۱۸۶]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) عبد الرزاق قال: سَأَلْنَا الثَّوْرِيَّ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: هٰذَا مِنْ أَحْسَنِ الْبُيُوعِ عِنْدَنَا. ❷ وَذَهَبَتْ جَمَاعَةٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ إِلٰى أَنَّ كُلَّ مَا جَاوَزَ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ مَنْ الْبُيُوعِ الْفَاسِدَةِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا، فَلَيْسَ فِيْهَا رِبًا، وَّإِنْ كَانَتْ حَراماً . وَذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّ الرِّبَا إِنَّمَا هُوَ: مَا تَضَاعَفَ وَرَبَا، وَازْدَادَ وَنَمَا، إِلَّا مَا كَانَ كَذٰلِكَ. وَقَالَتْ طَائِفَةٌ أُخْرٰى: لَا، بَلْ كُلُّ بَيْعِ حَرَامٍ مِّمَّا قَدْ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَهُوَ يَلْتَحِقُ لِإِ سْمِ الرِّبَا، قَالُوْا: فَكَذٰلِكَ قَالُوا: الرِّبَا بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ بَاباً .

(۱۸۶)...... عبدالرزاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم نے سفیان ثوری رحمہ اللہ سے اس بارے پوچھا' تو انہوں نے فرمایا: یہ ہمارے نزدیک سب سے بہترین تجارت ہے۔ اوران کی ایک جماعت کا مذھب یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو ان اشیاء کے علاوہ ہے جن کی بیع فاسد وممنوع ہے، تو اس میں سود نہیں ہے اگر چہ وہ حرام ہی کیوں نہ ہوں اور وہ اس طرف گئے ہیں۔ ان کا موقف یہ ہے کہ سود صرف وہ ہوتا ہے جو دو چند ہو اور بڑھے، زیادہ ہو اور پھلے پھولے مگر جو اس طرح ہو کہ (اس میں اضافے کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔) جب کہ دوسری جماعت یہ کہتی ہے: نہیں بلکہ ہر وہ حرام بیع جس سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے وہ سود میں داخل ہے۔ وہ کہتے ہیں: سود کی ستر سے زیادہ اقسام اسی طرح بنتی ہیں۔

[۱۸۷]...... وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الَّذِيْ حَدَّثَنَاهُ محمد بن بشار (ثنا) محمد بن جعفر (ثنا) شعبة عن سماك قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَصْلُحُ، صَفْقَتَانِ فِيْ صَفْقَةٍ، لِاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهُ . ❸

---

❶ مصنف عبدالرزاق، كتاب البيوع، باب الطعام مثلاً بمثل (١٤١٩٥).

❷ مصنف عبدالرزاق، أيضًا (١٤١٩٦).

❸ مسند احمد (١/٣٩٣) سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب التغليظ فى الربا (٢٢٧٧)، سنن أبى داود، كتاب البيوع، باب فى آكل الربا و موكله (٣٣٣٣).

(۱۸۷)......ان کی دلیل ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے کہ فرماتے ہیں: ایک چیز میں دو سودے (بھاؤ' نرخ) درست نہیں ہیں' کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، سود کھلانے (دینے والے) اور سود کے گواہوں اور سود لکھنے والے سب پر لعنت کی ہے۔

شرح حدیث:

(۱) ''رِبَا'' مصدر ہے۔ ''باب رَبیٰ یربو'' سے اس کا معنی ہے: ''زیادتی'' سود ایسا زائد مال ہے جو شرعی معیار کے مطابق کسی عوض سے خالی ہو اور دو بیع کرنے والوں میں سے کسی ایک کے لیے معاوضہ میں مشروط ہو۔ [1]

(۲) سود کی حرمت پر اجماع ہے۔ [2]

(۳) احادیث سے واضح ہے کہ سود کھانا، کھلانا، لکھنا اور اس کی گواہی دینا سب حرام ہے۔ اور یہ سب لوگ گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔

(۴) سود کے مختلف مراتب و درجات ہیں، سب سے ہلکا درجہ گناہ اپنی ماں کے ساتھ نکاح کے مترادف ہے۔ [3]

[۱۸۸]......حدثنا إسحاق (أنبأ) النضر (ثنا) شعبة عن سماك قال: سمعت عبد الرحمن ابن عبد الله عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لا يَصْلُحُ، صَفْقَتَانِ فِي صَفْقَةٍ، لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ. [4]

(۱۸۸)......عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بسند دیگر فرماتے ہیں: ایک چیز میں دو سودے (قیمت) جائز و درست نہیں' کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے (لینے) اور کھلانے (دینے) والے پر لعنت کی ہے۔

[۱۸۹] حدثنا إسحاق (أنبأ) أبو الوليد (ثنا) شعبة عن سماك بن حرب عن عبد الرحمن ابن عبد الله بن مسعود عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: لا يَصْلُحُ، أَوْ: لا يَحِلُّ، صَفْقَتَانِ فِي صَفْقَةٍ، لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ. [5]

(۱۸۹) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند سے روایت ہے کہ ایک چیز میں دو سودے (بھاؤ) درست نہیں، یا فرمایا: حلال نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے لکھنے والے، اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے۔

---

[1] القاموس الفقهي، ص: ۱۴۳
[2] موسوعة الاجماع: ۱/ ۴۲۹
[3] صحيح الجامع الصغير: ۳۵۳۹
[4] انظر مافيه.
[5] صحيح ابن حبان، كتاب البيوع، باب الربا (۵۰۰۳).

[١٩٠]......حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) أبو الأحوص عن سماك عن عبد الرحمن بن عبد الله وعن أبي عبيدة عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: صَفْقَتَان فِيْ صَفْقَةٍ رِبًا: أَنْ يَّقُولَ الرَّجُلُ: إِنْ كَانَ بِنَقْدٍ، فَبِكَذَا وَكَذَا، وَإِنْ كَانَ إِلٰى أَجَلٍ، فَبِكَذَا وَكَذَا. ❶

(۱۹۰)......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بسند دیگر و بالفاظ دیگر فرماتے ہیں: ایک چیز میں دوسودے (بھاؤ) سود ہے، آدمی اس طرح کہے: اگر (چیز) نقد لوتو (اس کی قیمت) اتنی ہوگی، اور اگر ادھار لوتو (اس کی قیمت) اتنی ہوگی۔

[١٩١]......حدثنا إسحاق (أنبأ) وكيع (ثنا) إسرائيل عن سماك بن حرب عن عبد الرحمن بن عبدالله بن مسعود عَنْ أَبِيْهِ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الشَّيْءَ عَلٰى أَنْ يُعْطِيَ الدِّيْنَارَ بِعَشْرَةٍ، فَقَالَ: صَفْقَتَان فِيْ صَفْقَةٍ رِبًا. ❷ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: قَالُوْا: فَفِيْ قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ كُلَّ بَيْعٍ فَاسِدٌ فَهُوَ رِبًا، وَكَذٰلِكَ قَوْلُ عُمَرَ فِي الثَّمَرَةِ الْمُغْضَّفَةِ.

(۱۹۱)......عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ایک چیز اس شرط پر خریدتا ہے کہ وہ دس دینار اس کی جگہ پر دے گا، تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک چیز کے دو بھاؤ سود ہے۔

امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لوگوں کا خیال ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول میں اس بات کی دلیل ہے کہ ہر فاسد بیع سود (میں داخل) ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ کا نکلنے والے پھل کے بارہ میں یہی موقف و فرمان ہے۔

[١٩٢]......حدثنا إسحاق (أنبأ) وكيع (ثنا) المسعودي عن القاسم قال: قَالَ عُمَرَ: إِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ أَنَّا نَعْلَمُ أَبْوَابَ الرِّبَا، وَلَأَنْ أَكُوْنَ أَعْلَمَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لِيْ مِثْلُ مِصْرَ وَكَوْرِهَا.

وَلٰكِنَّ مِنْ ذٰلِكَ أَبْوَابٌ لَا تَكَادُ يَخْفَيْنَ عَلٰى أَحَدٍ: أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ وَهِيَ مُغْضَّفَةٌ لَمَّا تَطِبْ، أَوْ يُبَاعُ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ، أَوِ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ نَسْأً. ❸

(۱۹۲)......عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم یہ زعم رکھتے ہو کہ بے شک ہم سود کی تمام اقسام جانتے ہیں' اور یہ کہ میں سود کی جملہ اقسام کو زیادہ جانوں، مجھے اس بات سے زیادہ عزیز و محبوب ہے کہ میرے لیے مصر اور اس کے اونٹوں' گائیوں

---

❶ مصنف عبدالرزاق، كتاب البيوع، باب البيع بالثمن الى اجلين (١٤٦٣٤).

❷ مصنف عبدالرزاق، كتاب البيوع، باب بيعتان فى بيعة (١٤٦٣٨).

❸ مصنف عبدالرزاق، كتاب البيوع، باب السلف فى الحيوان (١٤١٦١).

کے ریوڑ ہوں۔ مگر اس کی کئی ایسی اقسام ہیں، جو کسی پر مخفی نہیں رہ سکتیں۔ (مثلاً) پھل لٹکے ہوئے ہوں اور ابھی تک پکے نہ ہوں ان کو بیچنا یا سونے کو چاندی کے بدلے یا چاندی کو سونے کے بدلے ادھار بیچنا۔

[۱۹۳]...... من ذلك ما حدثنا إسحاق (أنبأ) خالد بن الحارث الهجيمي (ثنا) حسين المعلم عن قيس بن سعد عن مجاهد قال: قلت لعبد الرحمن بن أبي ليلى: حَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ تَجْمَعُ لِيْ فِيْهِ أَبْوَابَ الرِّبَا ، قَالَ: اِتَّقِ كَشْفَ مَالَمْ تَضْمَنْ .

(۱۹۳) مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے کہا: مجھے ایسی حدیث بیان فرمایئے! جس میں سود کی جملہ اقسام جمع ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا: اس چیز کو کھولنے سے اللہ سے ڈریئے، جس چیز کے آپ ضامن و ذمہ دار نہ ہوں۔

[۱۹٤]......حدثنا إسحاق (أنبأ) عبد الوهاب الثقفي (ثنا) أيوب عن محمد عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ فَلَهٗ أَوْ كَسُهُمَا أَوِ الرِّبَا . ❶

(۱۹۴)...... قاضی شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس نے ایک چیز میں دو بھاؤ کیے تو اس کے لیے ان دونوں (قیمتوں) میں سے کم قیمت ملے گی یا پھر سود۔

[۱۹٥]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) عبد الصمد بن عبد الوارث قال جبلة بن أبي جليسة الجرشي قال: حدثني جعفر قَالَ: لَقِيْتُ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِيْ: اِعْلَمْ أَنَّ أَبْوَابَ الرِّبَا أَكْثَرُ مِنْ أَبْوَابِ الطَّلَاقِ ، فَإِيَّاكَ وَمَا خَالَطَ النَّسِيْئَةَ مِنْ هٰذِهِ الْبُيُوعِ ، فَإِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ .

(۱۹۵)......جعفر رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام عکرمہ رحمہ اللہ سے ملا، تو انہوں نے مجھے فرمایا: جان رکھو! سود کی اقسام طلاق کی اقسام سے زیادہ ہیں، سو تم ایسی خرید و فروخت سے بچو جس میں ادھار کی ملاوٹ ہو، کیونکہ ادھار میں سود ہوتا ہے۔

[۱۹٦]......حدثنا إسحاق (أنبأ) عيسى بن يونس عن أبي حيان التيمي عن الشعبي عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ! ثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتّٰى يَعْهَدَ إِلَيْنَا عَهْداً فِيْهِ نَنْتَهِيْ إِلَيْهِ: الْكَلَالَةُ وَالْجَدُّ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا . ❷

---

❶ مصنف عبدالرزاق ، كتاب البيوع ، باب البيع بالثمن الى اجلين (١٤٦٣٠).

❷ صحيح البخارى ، كتاب الأشربه ، باب ماجاء ان الخمر ماخامر العقل من الشراب (٥٥٨٨) سنن ابى داود ، كتاب الاشربة ، باب فى تحريم الخمر (٣٦٦٩) السنن الكبرى للبيهقى (٢٨٩/٨).

(۱۹۶)......ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو منبر رسول پر یہ فرماتے ہوئے سنا' اے لوگو! تین چیزیں ایسی ہیں میری آرزو تھی کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے اس وقت تک جدا نہ ہوتے جب تک ہمیں اس کی وصیت نہ فرما دیتے اور ہماری ذمہ داری نہ لگا دیتے اور ہم اس کی تہہ تک پہنچ جاتے۔

۱۔ کلالہ (ایسا بے اولاد جس کے والدین اور اولاد نہ ہوں)

۲۔ دادا کی وراثت

۳۔ سود کی انواع واقسام (سود کے مسائل)

[۱۹۷]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) وكيع (ثنا) ابن أبي عروبة عن قتادة عن سعيد بن المسيب عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: إِنَّ آخِرَ مَا أُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ آيَةُ الرِّبَا، فَتُوُفِّيَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا لَنَا، فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّيْبَةَ. ❶

(۱۹۷)......عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک سب سے آخر پر نبی کریم ﷺ پر سود والی آیت نازل ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس کی تفسیر بتانے سے پہلے ہی وفات پا گئے' سو تم سود اور شک والی چیزوں کو چھوڑے رکھو۔

[۱۹۸]......حدثنا محمد بن بشار (ثنا) عبد الرحمن (ثنا)سفيان عن سلمة بن كهيل عن أبي الضحى عن مسروق عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَلرِّبَا بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا وَّالشِّرْكُ نَحْوُ ذٰلِكَ. ❷

(۱۹۸) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سود کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں اور شرک بھی اسی طرح ہے۔

[۱۹۹]......حدثنا محمد بن بشار (ثنا) عبد الرحمن (ثنا) سفيان عن زبيد عن ابراهيم عن مسروق عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَلرِّبَا بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ بَاباً، وَالشِّرْكُ نَحْوُ ذٰلِكَ. ❸

(۱۹۹)......ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بسندِ دیگر مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: سود کی ستر سے اوپر شاخیں ہیں اور شرک بھی اسی طرح ہے۔

---

❶ مسند احمد (۳۶/۱)، سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب التغليظ فى الربا (۲۲۵۶) اس کی سند قتادۃ کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔لیکن مصنف ابی شیبہ (۳۳۰/۱۱-۳۲۱) میں دوسری سند سے مروی ہے۔ جبکہ سود کی آیات کے نزول کا ذکر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب (۵۳) رقم (۴۵۴۴).

❷ السنة لعبد الله بن احمد بن حنبل (۷۹۱-۱).

❸ مصنف عبدالرزاق، كتاب البيوع، باب ماجاء فى الربا (۱۵۳۴۷) المعجم الكبير للطبرانى (۳۲۱/۹).

[۲۰۰]......حدثنا إسحاق (أنبأ) النضر بن شميل (ثنا) شعبة (ثنا) زبيد الأيامي عن إبراهيم عن مسروق عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَلرِّبَا ثَـلَا ثَةٌ وَّسَبْعُوْنَ بَاباً وَالشِّرْكُ نَحْوُ ذٰلِكَ .

(۲۰۰)......ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں: سود کی تہتر (۷۳) شاخیں ہیں اور شرک بھی اسی طرح ہے۔

[۲۰۱]......حدثنا إسحاق (أنبأ) النضر (ثنا) شعبة عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ . ❶

(۲۰۱)......عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک اور طریق سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

[۲۰۲]......حدثنا إسحاق (أنبأ) عبد الأعلى (ثنا) داود بن أبي هند عن سعيد بن أبي خيرة عن الحسن عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لا يَبْقٰى أَحَدٌ إِلَّا آكِلَ الرِّبَا ، فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ ، أَصَابَهٗ مِنْ غُبَارِهٖ . ❷

(۲۰۲)......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ سود خور کے سوا کوئی باقی نہیں رہے گا، پس اگر کوئی سود نہیں کھائے گا تو اسے اس کا غبار ضرور پہنچے گا۔

[۲۰۳]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) روح بن عبادة (ثنا) ابن أبي ذيب عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لا يُبَالِيْ الْمَرْءُ بِمَ أَخَذَ الْمَالَ: أَبِحِلٍّ أَمْ بِحَرَامٍ . ❸

(۲۰۳)......ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ آدمی یہ پروا ہی نہیں کرے گا کہ اس نے کس طرح سے مال حاصل کیا ہے، آیا حلال و جائز طریقے سے یا حرام و ناجائز طریقے سے۔

---

❶ مصنف ابن ابی شیبه ، کتاب البیوع ، باب آکل الربا وماجاء فیه (۲۲٤٤٤)(٥٦٥/٦) بطریق آخر ، سنن ابن ماجه، کتاب التجارات ، باب التغلیظ فی الربا (۲۲۷٥) ، مسند البزار (٣١٨/٥) (١٩٣٥) میں مطول ومختصر مرفوع مروی ہے۔شیخ الالبانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

❷ سنن ابی داود ، کتاب البیوع ، باب فی اجتناب الشبهات (۳۳۳۱) ، سنن ابن ماجه ، أیضًا (۲۲۷۸) ، سنن النسائی ، کتاب البیوع ، باب اجتناب الشبهات فی الکسب (٤٤٥٥) مسند احمد (٤٩٤/٢) اس کی سند میں شعبہ بن ابی الخیرہ نامعلوم ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ نیز حسن بصری کا سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔

❸ صحیح البخاری، کتاب البیوع ، باب قول الله عزوجل (یا ایها الذین امنوا لاتاکلوا الربا......) (۳۰۸۳) ، مسند احمد ٥٠٥/٢ ، صحیح ابن حبان ، بتحقیق الألبانی (٦٦٩١) ، السنن الکبری للبیهقی (٢٦٤/٥).

[٢٠٤]......حدثنا إسحاق (أنبأ) النضر بن شميل (ثنا) أبو معشر عن سعيد المقبري عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: الرِّبَا سَبْعُوْنَ حُوْباً أَدْنَا هُنَّ مِثْلُ مَا يَقَعُ الرَّجُلُ عَلٰى أُمِّهِ، وَأَرْبَى الرِّبَا اسْتِطَالَةُ الْمَرْءِ فِيْ عِرْضِ أَخِيْهِ. ❶

(۲۰۴)......ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سود کے ستر (قسم کے) گناہ ہیں جن میں سے سب سے کم درجہ گناہ یہ ہے جیسے کوئی آدمی اپنی ماں سے بے حیائی کا مرتکب ہو، اور سود کے گناہ کا سب سے بڑا درجہ یہ ہے کہ کسی شخص کا اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت میں زبان درازی کرنا ہے۔

[٢٠٥]......حدثنا إسحاق (أنبأ) عمرو بن محمد عن سفيان عن الأعمش عن أبي سلمان عن أبي عبد الرحمن السلمي عَنْ عَبْدِ اللّٰه قَالَ: مَا هَلَكَ أَهْلُ نُبُوَّةٍ حَتَّى يَفْشُوَا فِيْهِمُ الرِّبَا وَالزِّنَا. ❷

(۲۰۵)......عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی امت اس وقت تک ہلاک نہیں ہوئی یہاں تک کہ ان میں سود اور زنا عام نہ ہو جائے۔

[٢٠٦]......حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) محمد بن يوسف (ثنا) الأوزاعي حدثني ابن شهاب عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: لَيْسَ فِي الْحَيَوَانِ رِبًاإِلَّا الْمَضَامِيْنَ وَالْمَلَاقِيْحَ، وَحَبْلَ الْحَبْلَةِ. ❸

(۲۰۶) سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: جانوروں میں ان تین کے علاوہ سود نہیں ہے۔

۱۔ مادہ کے پیٹ کے بچے کی بیع

۲۔ اونٹوں کی پشتوں میں مادہ تولید کی بیع

۳۔ اونٹ کی ادھار بیع کرنا اور قیمت ادا کرنے کی مدت یہ مقرر کرنا کہ فلاں اونٹنی کی پیدا ہونے والی جب بچہ جنم دے گی تو قیمت ادا کروں گا۔

---

❶ سنن ابن ماجه، أيضًا (٢٢٧٤) شعب الايمان للبيهقى (٥٥٢٣)، مصنف ابن ابى شيبه - أيضًا (٢٢٤٣٧)، المنتقى لابن الجارود (٦٤٧) یہ روایت ضعیف ہے، تفصیل کے لیے دیکھیں: "غوث المكدود بتخريج منتقى ابن الجارود" (۶۴۷).

❷ المعجم الكبير للطبرانى (١٠/١٦٣)، اس کی سند اعمش کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اللہ اعلم۔

❸ الموطا لمالك، كتاب البيوع، باب مالا يجوز من بيع الحيوان (٦٥) السنن الكبرى للبيهقى ٢٨٧/٥، ٣٤١، كتاب الام للشافعى، كتاب البيوع، باب فى بيع العروض ٦٩/٤، باب فى بيع الحيوان والسلف فيه، ٢٤٤/٤) مصنف عبدالرزاق، كتاب البيوع، باب بيع الحيوان بالحيوان (١٤١٣٧).

[۲۰۷]......قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: فَفِی هٰذَا الْمَذْهَبِ یَكُوْنُ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: ﴿ وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ ﴾ (سورة البقرة: ۲۷۵) عَامًا فِي كُلِّ مَالَمْ يُسَمَّ رِبًا، وَيَكُوْنُ كُلُّ بَيْعٍ حَرَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ دَاخِلاً فِي قَوْلِهِ: ﴿ وَحَرَّمَ الرِّبَا ﴾ فِي الْمَذْهَبِ الْأَوَّلِ يَكُوْنُ الرِّبَا كُلَّ مَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ وَأَخْبَرَ أَنَّهُ رِبًا، وَكُلُّ مَا اشْتَبَهَ مِمَّا سَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَهُوَ كَذٰلِكَ. وَيَكُوْنُ قَوْلُهُ: ﴿ وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ ﴾ خَاصًّا وَاقِعاً عَلٰی بَعْضِ الْبُيُوْعِ دُوْنَ بَعْضٍ، وَهُوَ كُلُّ بَيْعٍ لَمْ يَنْهَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ كَمَا كَانَ قَوْلُهُ: ﴿ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا ﴾ (سورة المائدة: ۲۸) وَاقِعاً عَلٰی بَعْضِ السُّرَّاقِ دُوْنَ بَعْضٍ، وَنَظِيْرُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ كَثِيْرٌ، قَدْ ذَكَرْنَا مِنْهَا فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ.

(۲۰۷)......امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مذہب کے مطابق اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''اور اللہ تعالیٰ نے خرید وفروخت کو حلال قرار دیا ہے'' ہر اس چیز کو عام ہے جس کا نام سود نہیں۔ اور ہر وہ تجارت جس کو نبی ﷺ نے حرام قرار دیا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں داخل ہے ''اور سود کو حرام قرار دیا ہے'' پہلے مذہب کے مطابق ہر وہ چیز سود ہے، جسے نبی کریم ﷺ نے سود قرار دیا ہے یا اسے سود کہا ہے اور ہر مشتبہ چیز بھی یہی حکم رکھتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''اور اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال قرار دیا ہے۔'' خاص ہوگا، جو کچھ تجارتوں پر چسپاں ہوتا ہے اور کچھ پر نہیں۔ اور یہ ہر وہ تجارت ہے جس سے نبی کریم ﷺ نے منع نہیں فرمایا جیسے فرمانِ الٰہی ''اور چور مرد وزن کے ہاتھ کاٹ ڈالو'' کا اطلاق کچھ چوروں پر ہوتا ہے اور کچھ پر نہیں۔ اس کی مثالیں کتاب اللہ میں بکثرت موجود ہیں، جن میں سے کچھ مثالیں ہم نے دوسری جگہ بیان کردی ہیں۔

شرح حدیث:......اللہ تعالیٰ نے مطلق بیوع کو حلال قرار دیا ہے۔ لیکن تمام بیوع حلال نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ نے جن بیوع سے منع فرمایا ہے، وہ بیوع حرام ہیں۔ مثلاً:

(۱) وہ بیع جس میں مشتری دھوکہ دینے کی کوشش کرے۔ مثلاً عیب چھپانا، جانور کا دودھ روک کر بیچنا، ناپ تول میں کمی کرنا، دوسرے کو پھنسانے کے لیے بولی چڑھانا۔

(۲) جو اشیاء حرام ہیں، ان کی خرید وفروخت حرام ہے، جیسے شراب کی خرید وفروخت یا وہ اشیاء جو شراب میں استعمال ہوتی ہیں۔ مردار کا گوشت، تصویریں، مجسمے، فحاشی پر مشتمل کتابیں، کاہن کی کمائی، فاحشہ کی کمائی، کتے کی قیمت وغیرہ۔

(۳) ہر وہ لین دین جس میں کسی ایک فریق کا فائدہ یقینی ہو۔ دوسرے کو خواہ فائدہ ہو یا نقصان جیسے سود اور ایسے تمام معاملات جن میں شرط پائی جاتی ہو۔

(۴) ایسے سودے جو محض تخمینہ سے طے کیے جائیں، اور ان میں دھوکہ کا احتمال موجود ہو۔ کسی ڈھیر کا بالمقطع سودا کرنا یا مال خرید کر قبضہ کیے بغیر آگے چلا دینا یا غیر موجود مال کا سودا کرنا۔

(۵) قسم وغیرہ کھا کر کسی کا حق تلف کر لینا۔

[دھوکے کی بیع اور بیع حبل الحبلۃ کا بیان]

[۲۰۸]......فَأَمَّا مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ لا رِبًا إِلَّا فِي الأَشْيَاءِ السِّتَّةِ الَّتِي سَمَّاهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَطْ، فَإِنَّ هٰذَا قَوْلٌ خِلَافُ مَا جَاءَتْ بِهِ الْأَخْبَارُ عَنِ السَّلَفِ، وَخَلَافُ مَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الْفَتْوٰى مِنْ عُلَمَاءِ أَهْلِ الْأَمْصَارِ، وَلا نَعْلَمُ أَحَداً مِنَ السَّلَفِ ذَهَبَ إِلَيْهِ، وَرِوَايَتُهِمْ عَنْ طَاوُوسٍ أَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ لا يَصِحُّ، بَلِ الصَّحِيحُ عَنْ طَاوُوسٍ خَلافُ ذٰلِكَ، وَقَدْ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُوْنَ بُيُوعاً فِيهَا غَرَرٌ وَمُخَاطَرَاتٌ، نَحْوُ بَيْعِ الْمَضَامِيْنِ وَالْمَلَاقِيحِ وَحَبْلِ الْحَبْلَةِ، فَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، وَنَهٰى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ جُمْلَةً.

(۲۰۸)......لیکن وہ لوگ جن کا موقف یہ ہے کہ سود صرف ان چھ چیزوں میں ہے جن کا نبی ﷺ نے نام لیا ہے، تو یہ موقف سلف صالحین سے منقول روایات کے بھی خلاف ہے اور مختلف ممالک و بلاد کے مفتی علماء کے اجماع کے بھی خلاف ہے۔ اور ہمیں نہیں معلوم کہ سلف صالحین میں سے کوئی یہ موقف رکھتا ہو، اور طاؤس رحمہ اللہ کا قول ثابت نہیں۔ بلکہ طاؤس رحمہ اللہ سے اس کے خلاف قول ثابت وصحیح ہے، اسلام سے قبل لوگ ایسی تجارتیں کرتے تھے، جن میں دھوکے اور خطرات وغیرہ ہوتے تھے مثلاً اونٹ کی پشت میں موجود نطفے، اونٹنی کے پیٹ میں موجود جنین اور اونٹنی کے بچے کے بچے کی تجارت، تو نبی ﷺ نے اس سے منع فرما دیا نیز دھوکا کی جملہ اقسام تجارت سے منع فرما دیا۔

شرح حدیث:

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ملاقیح، مضامین اور بیع حبل الحبلۃ سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا۔

(۲) احادیث میں وارد ''نہی'' حرمت پر دلالت کرتی ہے یعنی یہ بیوع حرام ہیں۔ ان کی حرمت اور تفصیل کا بیان قرآنِ مجید میں نہیں بلکہ احادیث رسول ﷺ میں ہے۔ معلوم ہوا کہ احادیث قرآنِ مجید کی تفسیر اور وضاحت ہیں۔

(۳) "بیع حبل الحبلۃ" سے مراد ''حاملہ کے حمل کی بیع'' ہے۔

اس کی دو تفسیریں مشہور ہیں۔ امام شافعی اور امام مالک رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ مادہ جانور کے پیٹ میں پرورش پانے والا بچہ پیدائش کے بعد جوان ہو کر جو بچہ جنے گا اس کی بیع حرام ہے۔

دوسری تفسیر امام احمد، اسحٰق اور امام ترمذی رحمہم اللہ سے منقول ہے کہ ''اس قیمت پر جانور دینا کہ یہ جو بچہ جنے گا اس کا بچہ مجھے دینا ہوگا۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اور امام نووی رحمہ اللہ نے پہلی تفسیر کو ترجیح دی ہے۔ ❶

(۴) اس بیع کو حرام اس لیے قرار دیا گیا ہے کہ یہ معدوم و مجہول بیع ہے اور دھوکے کی بیع میں داخل ہے۔

[۲۰۹]......حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) يوسف بن الماجشون عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَلَاقِيْحِ وَالْمَضَامِيْنِ وَحَبْلِ الْحَبْلَةِ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اَلْمَلَاقِيْحُ: مَا فِيْ بُطُوْنِ الْنُّوقِ. وَالْمَضَامِيْنُ: مَا فِيْ ظُهُورِ الْجِمَالِ. وَحَبْلُ الْحَبْلَةِ: وَلَدُ وَلَدِ النَّاقَةِ.

(۲۰۹)......ابن شہاب زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بے شک رسول اللہ ﷺ نے ملاقیح، مضامین اور حبل الحبلۃ کی تجارت سے منع فرمایا۔ ❷ ابن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ملاقیح: اونٹنی کے پیٹ میں موجود جنین کو کہتے ہیں۔ مضامین: اونٹ کی پشت میں موجود نطفے کو کہتے ہیں اور حبل الحبلہ: اونٹنی کے بچے کے بچے کو کہتے ہیں۔

فائدہ:......(یہ تینوں بیوع کی اقسام ہیں)

[۲۱۰]......حدثنا إسحاق بن إبراهيم (أنبأ) النضر بن شميل (ثنا) صالح بن أبي الأخضر عن الزهري: أن ابن المسيَّب أخبره عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمَضَامِيْنِ وَالْمَلَاقِيْحِ وَحَبْلِ الْحَبْلَةِ. ❸

(۲۱۰)......ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے مضامین، ملاقیح اور حبل الحبلہ کی تجارت سے منع فرمایا۔

[۲۱۱]......حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) عبد الرزاق (أنبأ) معمر عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً، فَقَالَ: لَا رِبًا فِي الْحَيَوَانِ. وَقَدْ نَهٰى عَنِ الْمَضَامِيْنِ وَالْمَلَاقِيْحِ وَحَبَلِ الْحَبْلَةِ. وَالْمَضَامِيْنُ: مَافِيْ أَصْلَابِ الْإِبِلِ. وَالْمَلَاقِيْحُ: مَا فِيْ بُطُوْنِهَا. وَحَبْلُ الْحَبْلَةِ: وَلَدُ وَلَدِ النَّاقَةِ. ❹

---

❶ فتح الباری: ۵/ ۹۳، تحفة الاحوذی: ۴/ ۴۸۲، نيل الاوطار: ۳/ ۵۱۷، سبل السلام: ۳/ ۱۰۶۱

❷ اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ امام زہریؒ اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان واسطہ ساقط ہے۔ دیکھیں (العلل للدارقطنی ۹/۱۸۳).

❸ مسند البزار ۴/ ۲۲۰ (۷۷۸۵)، مجمع الزوائد ۴/ ۱۰۴، وقال الهيثمي: فيه صالح بن الأخضر وهو ضعيف۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہ روایت مروی ہے۔ (مسند البزار ۱/۱۰۹ (۴۸۲۸)، المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۲۳۰ (۱۱۵۸۱)۔ لیکن اس کی سند میں ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ ضعیف ہے۔ جیسا کہ علامہ ہیثمیؒ نے فرمایا ہے۔

❹ مصنف عبدالرزاق، کتاب البيوع (۱۴۱۳۵).

(۲۱۱)......سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنے کے بارے میں پوچھا گیا' تو انہوں نے فرمایا: جانوروں میں سود کا کوئی تصور نہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مضامین' ملاقیح اور حبل الحبلہ سے (ضرور) منع فرمایا ہے۔ مضامین: اونٹ کی پشت میں موجود نطفے کو کہتے ہیں۔ ملاقیح: اونٹنی کے پیٹ میں موجود جنین کو کہتے ہیں۔ اور حبل الحبلۃ: اونٹنی کے بچے کے بچے کو کہتے ہیں۔

[۲۱۲]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) محمد بن يوسف (ثنا) الأوزاعي حدثني ابن شهاب عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: لَيْسَ فِي الْحَيَوَانِ رِبًا، إِلَّا الْمَضَامِيْنَ وَالْمَلَاقِيْحَ وَحَبْلَ الْحَبْلَةِ. ❶

(۲۱۲)......سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جانوروں میں کوئی سود نہیں ہے سوائے مضامین ملاقیح اور حبل الحبلہ کے۔

[۲۱۳] حدثنا يحيى (أنبأ) حماد بن زيد عن أيوب عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ. ❷

(۲۱۳)......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔

[۲۱٤]...... حدثنا أبوكامل (ثنا) حماد بن زيد عن أيوب عن سعيد بن جبير عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ. ❸

(۲۱۴)......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔

[۲۱٥]......حدثنا محمد بن عبيد بن حساب (ثنا) حماد بن زيد عن أيوب عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ. ❹

(۲۱۵)......سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔

[۲۱٦]...... حدثنا أبو كامل (أنبأ) ابن علية عن أيوب عن سعيد بن جبير عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ. ❺

(۲۱۶)......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔

---

❶ تقدم تخريجه.

❷ صحيح البخارى، كتاب البيوع، باب بيع الغرر وحبل الحبلة (٢١٤٣) صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب تحريم بيع حبل الحبلة (١٥١٤).

❸ مسند احمد ٢٩١/١، ٢٤٠، سنن النسائى، كتاب البيوع، باب بيع حبل الحبلة (٤٦٢٢).

❹ یہ روایت مرفوعاً اوپر گزر چکی ہے۔ ❺ مسند احمد (١٠/٢-١١، سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب النهى عن شراء مافى بطون الانعام...... (٢١٩٧)، سنن النسائى، أيضًا (٤٦٢٣) مسند الحميدى (٦٨٩).

[٢١٧]......حدثنا أبو كامل (ثنا) ابن علية (ثنا) أيوب عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ . ❶

(۲۱۷)......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بسند دیگر مروی ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے حبل الحبلہ کی تجارت کو ممنوع قرار دیا ہے۔

[٢١٨]......حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) الليث بن سعد عن نافع عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ . ❷

(۲۱۸)......ایک اور طریق سے عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حبل الحبلہ کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔

[٢١٩]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) روح بن عبادة (ثنا) مالك عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ، وَكَانَ بَيْعاً يَتَبَايَعُهٗ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجُزُورَ إِلٰى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجَ الَّتِي فِي بَطْنِهَا . ❸

(۲۱۹)......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے حبل الحبلہ کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ یہ ایک ایسی تجارت تھی جو جاہلیت کے زمانے میں رائج تھی، آدمی اونٹنی اتنی مدت تک کے لیے ادھار خریدتا کہ جب اونٹنی بچہ جنم دے پھر جو اس اونٹنی کے پیٹ میں ہے وہ آگے بچہ جنم دے۔

[٢٢٠] حدثنا إسحاق (أنبأ) محمد بن عبيد (ثنا) محمد وهو ابن إسحاق عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ، وَذٰلِكَ أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَتَبَايَعُوْنَ ذٰلِكَ الْبَيْعَ، يَبِيْعُ الرَّجُلُ بِالشَّارِفِ وَحَبْلِ الْحَبْلَةِ . ❹

(۲۲۰) ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے دھوکے کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل جاہلیت یہ تجارت کرتے تھے (مثلا) آدمی اونٹنی کے بوڑھی ہونے اور اونٹنی کے بچے پیدا ہونے کی مدت پر خرید و فروخت کرتا تھا۔

[٢٢١]......حدثنا إسحاق (أنبأ) محمد بن بشر (ثنا) عبيد الله بن أبي الزناد عن الأعرج عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الْحَصَاةِ . ❺

---

❶ تقدم تخريجه آنفًا. ❷ صحيح مسلم، أيضًا (١٥١٤) سنن النسائی، أيضًا (٤٦٢٤).

❸ صحيح البخاری، أيضًا (٢١٤٣) المؤطا للمالك، كتاب البيوع (٦٤). ❹ مسند احمد (١٤٤/٢).

❺ صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب بطلان بيع الحصاة ......(١٥١٣) سنن الترمذی، كتاب البيوع، باب ماجاء فی كراهية بيع الغرر (١٢٣٠) سنن ابی داود، كتاب البيوع، باب فی بيع الغرر (٣٣٧٦).

(۲۲۱)......ابو ہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے دھوکے کی تجارت اور بیع الحصاۃ سے منع کیا (اس سے مراد یہ ہے کہ خریدار کنکر پھینکے، تو جس چیز پر کنکری گرے وہ چیز اس کے لیے خریدنا ضروری ہو جائے)

[۲۲۲]......حدثنا أبو قدامة عبيد الله بن سعيد (ثنا) يحيى بن عبيدالله أخبرني أبو الزناد عن الاعرج عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ . ❶

(۲۲۲)......ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک اور طریق سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع الحصاۃ اور دھوکے کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔

شرح حدیث:

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کنکر پھینک کر تجارت کرنا اور دھوکے کی تجارت حرام ہے۔

(۲) ''کنکر پھینک کر تجارت کرنے'' کی مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں۔

کنکر جس چیز پر یا جس جانور پر یا جس کپڑے وغیرہ پر گرے گا وہ اتنی رقم کے عوض تمہارا ہوگا، یا کنکر جب پھینک دیا جائے گا، جس چیز پر پڑا اس کی بیع واجب ہوگی۔

(۳) ''دھوکے کی بیع'' سے مراد ایسی بیع ہے جس کا انجام معلوم نہ ہو۔ اس خیال کی وجہ سے کہ پتہ نہیں ایسا ہوگا یا نہیں۔ مثلاً بھاگے ہوئے غلام کی بیع، ہوا میں پرندے کی بیع، پانی میں مچھلی کی بیع، غائب و مجہول چیز کی بیع وغیرہ۔ ❷

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دھوکے کی تجارت سے ممانعت کتاب البیوع کے اصول میں سے ایک عظیم اصل ہے۔ اس سے بے شمار بیوع کا حکم معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً بھاگے ہوئے غلام کو فروخت کرنا، معدوم و مجہول شے کی بیع جسے انسان کسی کے سپرد کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ کثیر پانی میں موجود مچھلی کی بیع، جانور کے تھنوں میں موجود دودھ کی بیع، پیٹ میں موجود بچے کی بیع۔ اسی طرح ہر وہ بیع جس میں دھوکہ پایا جاتا ہے۔ ❸

(۴) جن اشیاء میں معمولی دھوکہ ہے، ان کے جواز پر اجماع ہے۔ مثلاً گھر کو ایک مہینے کرائے پر دینا جائز، اگرچہ اس میں (معمولی دھوکہ موجود ہے) مہینہ کبھی تیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی انتیس دن کا۔ اسی طرح حمام میں داخل ہونے پر بھی اجماع ہے، اگرچہ اس میں بھی غرر موجود ہے۔ پانی استعمال کرنے کے لحاظ سے لوگ مختلف ہیں کوئی زیادہ استعمال کرتا ہے اور کوئی کم۔ ❹

---

❶ سنن النسائی، کتاب البیوع، باب بیع الحصاۃ (٤٥١٨).

❷ تحفة الاحوذی: ٤ / ٤٨٣

❸ شرح مسلم: ٥ / ٤١٦

❹ تحفة الاحوذی: ٤ / ٤٨٣

[٢٢٣]......حدثنا الحسين بن عيسى البسطامي (ثنا) الأسود بن عامر (ثنا) أيوب بن عتبة اليمامي عن يحيى بن أبي كثير عن عطاء عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. ❶

(۲۲۳)......ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے دھوکے کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔

[٢٢٤]......حدثنا محمد بن رافع (ثنا) يحيى بن آدم (ثنا) شريك عن إسماعيل عن الحسن عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. ❷

(۲۲۴)......انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے دھوکے کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔

[٢٢٥]......حدثنا يحيى بن يحيى عن مالك بن أنس عن محمد بن يحيى بن حبان عن الأعرج عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِا نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ. ❸

(۲۲۵)......ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ ملامسہ (کپڑے کو دیکھے بغیر صرف ہاتھ لگا کر خریدنا) اور منابذہ (بائع مشتری کی طرف کپڑا پھینکے اور مشتری کو دیکھنے کی اجازت نہ ہو) سے منع فرمایا۔

شرح حدیث:

(۱) ملامسہ اور منابذہ کے بیع کے حرام ہونے کا تذکرہ قرآنِ مجید میں نہیں، بلکہ ان کو بھی احادیث رسول ﷺ کی وجہ سے حرام قرار دیا گیا ہے۔

(۲) "ملامسہ" یہ بیع ہے کہ خریدار کپڑا بیچنے والے کے کپڑے کو رات یا دن میں ہاتھ لگاتا ہے، اور اسے اُلٹ پلٹ کر کے نہیں دیکھتا۔

"منابذہ" ایک شخص دوسرے شخص کی طرف اپنا کپڑا برائے فروخت پھینکتا ہے۔ اور بلا غور وفکر اور بغیر رضامندی ان کے درمیان بیع پختہ ہو جاتی ہے۔ ❹

---

❶ مسند احمد (۱/ ۳۵۲)، سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب النهى عن بيع الحصاة ......(۲۱۹۵) اس کی سند میں "ایوب بن عتبہ" راوی ضعیف ہے۔ لیکن اس معنی کی دیگر صحیح احادیث موجود ہیں۔

❷ اس کی سند شریک بن عبد اللہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ لیکن ماقبل احادیث کی وجہ سے حدیث صحیح ہے۔

❸ صحيح مسلم، كتاب البيوع (۱۵۱۱)، صحيح البخارى، كتاب البيوع، باب بيع المنابذة (۲۱۴۶) المؤطا، كتاب البيوع (۷۸).

❹ بخاری، کتاب البیوع، باب بیع الملامسه، حدیث: ۲۱۴۴، مسلم: ۵۱۲

(۳) امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "بیع ملامسه "اور" بیع منابذه "کی حرمت کا سبب دھوکہ، جہالت اور خیار مجلس کا ابطال ہے۔(نیل الاوطار:۵۲۱/۳)

[۲۲۶]......حدثنا إسحاق (أنبأ) سفيان عن الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ: عَنِ الْمُلامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ . ❶

(۲۲۶)......ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے دوقسم کی بیع سے منع فرمایا ہے: (۱) ملامسہ (۲) منابذہ۔

[۲۲۷]......حدثنا إسحاق ومحمد بن يحيى أَحَدُهُمَا يَزِيْدُ عَلَى الْآخِرِ الشَّيْءَ ، وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ . قال إسحاق: (أنبأ) عبد الرزاق وقال محمد: (ثنا) عبد الرزاق قالا: (أنبأ) معمر عن الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ: الْمُـلامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ . [اَلْمُنَابَذَةُ] : أَنْ يَنْبِذَ الثَّوْبَ ، فَيَقُوْلُ: إِذَا نَبَذْتُهُ إِلَيْكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ . وَأَمَّا [الْمُلامَسَةُ]: فَهُوَ أَنْ يَلْمِسَهُ بِيَدِهِ وَلا يَنْشُرُهُ وَلا يُقَلِّبُهُ ، إِذَا مَسَّهُ وَجَبَ الْبَيْعُ . ❷

(۲۲۷)...... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دوقسم کی بیع سے منع فرمایا ہے: (۱) ملامسہ (۲) منابذہ۔"منابذہ" کا مطلب یہ ہے کہ بائع (مشتری کی طرف) کپڑا پھینکے اور کہے جب میں تیری طرف کپڑا پھینکوں، تو بیع واجب ہوگئی اور"ملامسہ" یہ ہے کہ مشتری کپڑے کو ہاتھ سے چھولے لیکن اسے پھیلا کر اور پلٹ کر دیکھنے کی اجازت نہیں۔ جب وہ (مشتری) کپڑے کو چھولے تو بیع واجب ہوگئی۔

[۲۲۸]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) أبو صالح حدثني الليث حدثني عقيل عن ابن شهاب: أخبرني عامر بن سعد بن أبي وقاص: أَنَّ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ ، وَالْمُلَامَسَةُ: لَمْسُ الثَّوْبِ لاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ ، وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ: وَهِيَ: طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ إِلَى الرَّجُلِ بِالْبَيْعِ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ وَيَنْظُرَ إِلَيْهِ . ❸

---

❶ صحيح مسلم ، أيضًا (١٥١٢) ، سنن النسائی ، كتاب البيوع ، باب بيع المنابذة (٤٥١١-٤٥١٢).

❷ مصنف عبدالرزاق ، كتاب البيوع ، باب بيع المنابذة والملامسة (١٤٩٨٧) سنن النسائی ، أيضًا (٤٥١٥).

❸ صحيح البخاری ، كتاب البيوع ، باب بيع الملامسة (٢١٤٤) ، سنن النسائی ، أيضًا (٤٥١٠).

(۲۲۸)...... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ سے منع فرمایا: 'ملامسہ' کا مطلب یہ ہے کہ مشتری کپڑے کو ہاتھ لگائے لیکن اسے دیکھے نہیں۔ نیز 'بیع منابذہ' سے بھی منع فرمایا ہے: 'منابذہ' کا مطلب ہے کہ بائع کپڑا مشتری کی طرف پھینکے اسے (مشتری کو) کپڑا الٹ پلٹ کر دیکھنے سے پہلے بیع واجب ہوجائے۔

[۲۲۹]......حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) أبو صالح حدثني الليث حدثني يونس عن ابن شهاب قال أخبرني عامر بن سعد أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ: نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ، وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ، وَالْمُلَامَسَةُ: لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهٖ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ، لَا يُقَلِّبُهٗ إِلَّا بِذٰلِكَ.

وَالْمُنَابَذَةُ: أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ ثَوْبَهٗ، فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظْرَةٍ وَلَا تَرَاضٍ.

(۲۲۹)...... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ایک اور سند سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوقسم کی بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا ہے: 'ملامسہ' یہ ہے کہ آدمی دوسرے کے کپڑے کو رات یا دن کے وقت چھولے، لیکن اس کو الٹ پلٹ کر نہ دیکھے۔ اور 'منابذہ' یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی طرف اپنا کپڑا پھینکے، تو یہ ان کی بیع واقع ہوجائے لیکن باہمی رضامندی اور دیکھے بغیر۔ [1]

[دیتوں کا بیان]

[۲۳۰]......قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِناً خَطَأً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلٰى أَهْلِهٖ ﴾ (سورة النسآء:۹۲) فَأَجْمَلَ ذِكْرَ الدِّيَةِ، وَأَبْهَمَهَا فَلَمْ يُفَسِّرْهَا، وَجَعَلَ تَفْسِيْرَهَا إِلٰى رَسُوْلِهٖ، بِسُنَّتِهٖ، فَجَعَلَ دِيَةَ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ مِائَةً مِّنَ الْإِبِلِ، وَاتَّفَقَ عَلَى الْقَوْلِ بِذٰلِكَ أَهْلُ الْعِلْمِ.

(۲۳۰)...... امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''جو شخص کسی مسلمان کو بلا قصد مار ڈالے، اس پر ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرنا اور مقتول کے عزیزوں کو خون بہا پہنچانا ہے۔'' تو اللہ تعالیٰ نے

---

[1] صحيح البخارى، كتاب اللباس، باب اشتمال الصماء (۵۸۲۰)، صحيح مسلم، كتاب البيوع (۱۵۱۲).

دیت کا تذکرہ مجمل ومبہم طور پر کیا ہے، اور اس کی تفسیر کی ذمہ داری اپنے رسول ﷺ کی سنت کو سونپ دی ہے، تو آپ ﷺ نے مسلمان مرد کی دیت ایک سو اونٹ مقرر کی ہے، اور اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے۔

[٢٣١]......حدثنا إسحاق بن موسى الأنصاري (ثنا) معن بن عيسى (ثنا) مالك بن أنس عن أبي ليلى عن عبد الله بن عبد الرحمن بن سهل عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِنْ كُبَرَآءِ قَوْمِهِ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ، وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلٰى خَيْبَرَ، فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَهْلٍ، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، بَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ، قَالَ سَهْلٌ: لَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَآءُ. ❶

(٢٣١)......عبد اللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور محیصہ رضی اللہ عنہ دونوں خیبر کی طرف گئے تو عبد اللہ بن سہل قتل ہو گئے۔ سو رسول اللہ ﷺ نے ان کی دیت ادا کی اور ان کے اہل خانہ کو ایک سو اونٹ بھیجے، یہاں تک کہ ان (اونٹوں) کو ان کے گھر داخل کر دیا گیا۔ سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

شرح حدیث:......اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں دیت کا اجمالی ذکر فرمایا، لیکن اس کے تفصیلی احکامات احادیث مبارکہ میں موجود ہیں۔

(۱) دیت:...... سے مراد ''خون بہا'' ہے۔ یعنی ایسا مال جو کسی جرم کی وجہ سے انسان پر واجب ہو جاتا ہے۔

(۲) دیت کی مشروعیت پر اجماع ہے۔ ❷

(۳) حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی جان کے قتل پر سو اُونٹ دیت ہے۔

(۴) حضرت عمرو بن حزم رحمہ اللہ کی روایت میں یہ وضاحت بھی ہے: '' وَعَلٰى أَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِيْنَارٍ ''

......''اور جن کے پاس سونا ہے ان پر ہزار دینار دیت ہے۔'' ❸

(۵) اور عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی روایت میں ہے:

((قضى رسول الله ﷺ ان من كان عقله فى البقر على اهل البقرة مائتى بقرة ومن كان عقله فى الشاء على اهل الشاء الفى شاه.)) ❹

''رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ دیت میں جن کے پاس گائے ہیں، ان پر دو سو گائے اور جن کے پاس بکریاں ہیں، ان پر دو ہزار بکریوں کی ادائیگی ہے۔''

[٢٣٢] حدثنا عمرو بن زرارة (أنبأ) زياد بن عبد الله البكائي عن محمد بن إسحاق قال:

---

❶ المؤطا، كتاب القسامة (١)، صحيح البخارى، كتاب الاحكام، باب كتاب الحاكم الى عماله والقاضى الى أمنائه (٧١٩٢)، صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب القسامة (٦/١٦٦٩).

❷ الفقه الاسلامى وادلته: ٧/ ٥٧٠٣ ❸ سنن دارمى: ٢/ ١٨٨

❹ ابن ماجه، كتاب الديات: ٢١٢٨، ابوداؤد: ٤٥٤٣، نسائى: ٤٨١٥، احمد: ٦٧٥٥، إرواء الغليل: ٢٢٤٤

فحدثني الزهري عن سهل بن أبي حثمة ، وحدثنيه بُشير بن يسار عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ: قُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ بِخَيْبَرَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِائَةَ نَاقَةٍ . ❶

(۲۳۲)......سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ خیبر میں قتل ہو گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی دیت ایک سو اونٹ دیے۔

[۲۳۳]...... حدثنا محمد بن يحيى وأبو علي البسطامي قالا: (ثنا) الفضل بن دكين (ثنا) سعيد بن عبيد الطائى عن بُشير بن يسار الانصارى اَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِیْ حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَدَاهُ مِائَةً مِّنَ الإِبِلِ . ❷

(۲۳۳)......بشیر بن یسار انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ بے شک نبی ﷺ نے (ان کے بیٹے کی) دیت ایک سو اونٹ ادا کی۔

[۲۳٤]......حدثنا محمد بن يحيىٰ (ثنا) الحكم بن موسى (ثنا) يحيى بن حمزة عن سليمان بن داود قال: حدثني الزهرى عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن أبيه عَنْ جَدِّهٖ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلٰى أَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيْهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّيَاتُ ، وَبَعَثَ بِهٖ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، فَقُرِئَتْ عَلَى أَهْلِ الْيَمَنِ ، وَكَانَ فِيْ الْكِتَابِ أَنَّ فِيْ النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الإِبِلِ . ❸

(۲۳۴)......عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کے نام خط لکھا، جس میں فرائض سنن اور دیتوں کی تفصیل تھی اور یہ خط عمرو بن حزم کے ہاتھ بھیجا۔ خط اہل یمن کو سنایا گیا' جس میں یہ بات شامل تھی کہ آدمی کی دیت ایک سو اونٹ ہیں۔

[۲۳٥]......حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) أبو اليمان (أنبأ) شعيب عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَرَأْتُ صَحِيْفَةً عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، ذَكَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَهَا لِعَمْرِو ابْنِ حَزْمٍ ، فَإِذَا فِيْهَا: هٰذَا كِتَابُ الْجُرُوْحِ ، فِيْ النَّفْسِ: مِائَةٌ مِنَ الإِبِلِ ، وَفِيْ الأَنْفِ إِذَا أَوْعِي جَدْعُهُ: مِائَةٌ مِنَ الإِبِلِ ، وَفِيْ الْعَيْنِ: خَمْسُوْنَ مِنَ الإِبِلِ ، وَفِيْ الأُذُنِ: خَمْسُوْنَ مِنَ

---

❶ صحيح البخارى ، كتاب الديات ، باب القسامة (٦٨٩٨) صحيح مسلم ، أيضًا (١٦٦٩/٣).

❷ صحيح البخارى ، أيضًا، صحيح مسلم ، أيضًا (١٦٦٩/٥) سنن النسائى ، كتاب القسامة ، باب ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر سهل بن سعد (٤٧١٩).

❸ سنن النسائى ، كتاب القسامة ، باب ذكر حديث عمرو بن حزم فى العقول ......(٤٨٥٣) یہ حدیث اپنے شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔

الْإِبِلِ ، وَفِي الرِّجْلِ: خَمْسُوْنَ مِنَ الْإِبِلِ . [1]

(۲۳۵)......امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمرو بن حزم کے لیے لکھوائی ہوئی کتاب پڑھی ہے، اس میں یہ بات موجود ہے کہ آدمی کے قتل کی دیت ایک سو اونٹ ہے، اور پوری ناک کاٹنے کی دیت ایک سو اونٹ ہے، اور آنکھ کان اور ٹانگ کے ضائع ہونے کی صورت میں پچاس پچاس اونٹ دیت ہے۔

[۲۳۶]......حدثني أحمد بن يوسف السلمي (ثنا) ابن أبي أويس حدثني أبي عن عبد الله و محمد ابني أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم يأثرانه عن أبيهما عَنْ جَدِّهِمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَ نَّهٗ كَتَبَ هٰذَا الْكِتَابَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِيْنَ بَعَثَهٗ إِلٰى الْيَمَنِ ، كَتَبَ فِي ذٰلِكَ الْكِتَابِ: فِي النَّفْسِ الْمُؤْمِنَةِ: مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ . وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أَوْعٰى جَدْعاً: مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ . وَفِي الْيَدِ: خَمْسُوْنَ مِنَ الْإِبِلِ . وَفِي الرِّجْلِ: خَمْسُوْنَ مِنَ الْإِبِلِ . وَفِي الْعَيْنِ: خَمْسُوْنَ مِنَ الْإِبِلِ .

(۲۳۶)......عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجتے وقت جو کتاب لکھوا کر دی' اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ مسلمان آدمی کے قتل کی دیت ایک سو اونٹ ہے اور مکمل ناک کاٹنے کی دیت سو اونٹ ہے اور ہاتھ پاؤں اور آنکھ کی دیت پچاس پچاس اونٹ ہے۔

شرح حدیث:

(۱) احادیث میں جسم کے مختلف اعضاء کی دیت کے تفصیلی احکامات ہیں، جو کہ قرآنِ مجید میں موجود نہیں، لہٰذا حدیث قرآن کی تفسیر ہے۔

فقہی فوائد:

(۲) ناک جب جبڑے سے کاٹ دی جائے تو اس میں پوری دیت ہے۔ یعنی سو اُونٹ۔

(۳) ایک انگلی کی دیت پانچ اُونٹ ہیں۔

(۴) اسی طرح ایک کان اور ایک ٹانگ کی دیت بھی پچاس پچاس اُونٹ ہیں۔

(۵) حضرت عمرو بن حزم رحمہ اللہ کی حدیث کے دوسرے طرق میں اور بھی تفصیل مذکور ہے۔

(۶) دونوں آنکھوں اور زبان اور دونوں ہونٹوں کے عوض بھی پوری دیت ہے۔

(۷) عضو مخصوص اور خصیتین میں پوری دیت ہے۔

(۸) پستان میں بھی پوری دیت ہے۔

---

[1] المراسیل لابی داود، کتاب الحدود ، باب ماجاء فی الدیة ص ۱۵۷ ، یہ روایت مرسل ہے۔

(۹) دماغ اور پیٹ کے زخم میں ایک تہائی دیت ہے۔

(۱۰) اور وہ زخم جس میں ہڈی ٹوٹ جائے اس میں پندرہ اُونٹ دیت ہے۔

(۱۱) ایک دانت کی پانچ اُونٹ دیت ہے۔

(۱۲) وہ زخم جس میں ہڈی نظر آنے لگے، اس میں بھی پانچ اُونٹ دیت ہے۔ ❶

[۲۳۷]......حدثنا محمد بن عبيد (ثنا) حماد بن زيد عن خالد الحذاء عن القاسم بن ربيعة عن عقبة بن أوس عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَلا اِنَّ كُلَّ مَأْثِرَةٍ كَانَتْ فِيْ الْجَاهِلِيَّةِ تُعَدُّ وَتُدْعٰى مِنْ دَمٍ أَوْ مَالٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ ، إِلَّا مَاكَانَ مِنْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ ، وَسَدْنَةِ الْبَيْتِ ، ثُمَّ قَالَ: أَلا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَأِ۔ شِبْهُ الْعَمَدِ: مَاكَانَ بِالسَّوْطِ أَوْ بِالْعَصَا۔ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ ، مِنْهَا أَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا أَوْلَادُهَا . ❷

(۲۳۷)......سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار سنو! دور جاہلیت میں قتل کرنے، مال لوٹنے کی وجہ سے باعث عزت شمار کیا جاتا تھا یہ میرے قدم تلے ہے (میں نے اسے ختم کر دیا ہے)، حاجیوں کو پانی پلانے اور بیت اللہ کی خدمت کے علاوہ۔ پھر فرمایا: خبردار! قتل خطا (جو کوڑے یا لاٹھی سے قتل ہو) کی دیت سو اونٹ ہیں، جن میں سے چالیس اونٹنیاں حاملہ ہوں۔

[۲۳۸]......حدثني يحيى بن يحيى (أنبأ) هشيم عن خالد الحذاء عن القاسم بن ربيعة بن جوس عن عقبة بن أوس السدوسي عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَ وَعْدَهٗ- وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ، أَلا إِنَّ كُلَّ مَأْثِرَةٍ تُعَدُّ وَتُدْعٰى وَدَمٍ أَوْدَعْوٰى ، مَوْضُوْعَةٌ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ ، إِلَّا سَدَانَةَ الْبَيْتِ وَسِقَايَةَ الْحَاجِّ ، أَلا وَإِنَّ قَتِيْلَ خَطَأِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ: مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ ، مِنْهَا أَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا .

(۲۳۸)......عقبہ بن اوس سدوسی ایک صحابی سے بیان کرتے ہیں: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن خطبہ ارشاد فرمایا: سب تعریفات کے لائق اللہ کی ذات ہے، جس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے (محمد ﷺ)

---

❶ موطا مالك: ۲/ ۸۴۹، سنن نسائی: ۸/ ۷۷، سنن دارمی: ۲/ ۱۸۸، ابن حبان: ۶۵۵۹، مستدرك حاكم: ۱/ ۳۹۵، سنن بیهقی: ۱/ ۸۷، سنن دار قطنی: ۱/ ۱۲۱، صحیح ابن خزیمة، ۲۲۶۹، سنن ابوداؤد، ص: ۶۸۳، ۶۸۵

❷ سنن ابی داود ، کتاب الدیات ، باب فی دية الخطا شبه العمد (۴۵۴۷)، سنن النسائی ، کتاب القسامة ، باب ذکر الاختلاف علی خالد الحذاء (۴۷۹۳) ، سنن ابن ماجه ، کتاب الدیات ، باب دية شبه العمد مغلظة (۲۶۲۷).

کی مدد کی، اور تمام لشکروں کو اکیلے نے شکست دی، سنو! جو کام جاہلی دور میں قتل کرنے اور دعوے کرنے کی وجہ سے باعث عزت و فخر شمار کیے جاتے ہیں یہ میرے ان دونوں پاؤں تلے روند دیے گئے ہیں، بیت اللہ کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلانے کے علاوہ۔ خبردار! قتلِ خطاء یعنی کوڑے، لاٹھی اور پتھر سے مرنے والے کی دیت مغلظ ہے یعنی ایک سو اونٹ جن میں سے چالیس اونٹنیاں حاملہ ہوں۔ [1]

[۲۳۹]......حدثنا إسحاق (أنبأ) أبو أسامة عن محمد بن عمرو بن علقمة قال: كَتَبَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ الدِّيَاتِ، فَذَكَرَ فِي الْكِتَابِ: وَكَانَتْ دِيَةُ الْمُسْلِمِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِائَةً مِّنَ الْإِبِلِ، فَقَوَّمَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى أَهْلِ الْقُرٰى أَلْفَ دِيْنَارٍ، أَوِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفِ دِرْهَمٍ، وَكَانَتْ دِيَةُ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَمْسِيْنَ مِنَ الْإِبِلِ، فَقَوَّمَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى أَهْلِ الْقُرٰى خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ أَوْ سِتَّةَ آلَافِ دِرْهَمٍ.

(۲۳۹)......عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے دیتوں کی بابت لکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مسلمان مرد کی دیت ایک سو اونٹ تھی، تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شہریوں کے لیے اس کی قیمت ایک ہزار دینار یا بارہ ہزار (۱۲۰۰۰)...... درہم مقرر فرمائی۔ (اسی طرح) رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں آزاد مسلمان عورت کی دیت پچاس اونٹ تھی۔ تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شہریوں کے لیے اس کی قیمت پانچ سو (۵۰۰) دینار یا چھ ہزار (۶۰۰۰) درہم مقرر فرمادی۔

[طلاق کے مسائل]

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ (سورة الطلاق:١) فَفَسَّرَ النَّبِيُّ ﷺ بِسُنَّتِهِ الْعِدَّةَ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت کے دنوں کے آغاز میں انہیں طلاق دو'' تو نبی ﷺ نے اپنی سنت مطہرہ سے اس عدت کی تفسیر بیان کر دی جس کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کی اجازت دی ہے۔

[۲٤٠]......حدثني يحيى بن يحيى عن مالك بن أنس عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِيْ عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ

[1] مسند احمد ۳/ ٤١٠.

تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ، وَإِنْ شَآءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءَ. ❶

(۲۴۰)......عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے دی۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنی بیوی سے رجوع کرنے کا حکم دیجئے، پھر طہر (پاکیزگی) آنے تک اسے چھوڑے رکھے' پھر حیض کے بعد طہر آئے تو اگر چاہے تو اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے تو چھونے سے پہلے طلاق دے دے' تو یہ ہے وہ عدت جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کی اجازت دی ہے۔

شرح حدیث:......اللہ تعالیٰ نے مجمل طور پر ارشاد فرمایا کہ عورتوں کو ان کی عدت میں طلاق دو، لیکن اس عدت کی تفسیر اور تعین قرآنِ مجید میں نہیں ہے، اس کی تفسیر احادیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے فرمائی۔

فقہی فوائد:

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالت حیض میں طلاق دینا حرام ہے۔

(۲) اور یہ بھی معلوم ہوا، جس طہر میں طلاق دینی ہے، اس میں شوہر نے بیوی سے جماع نہ کیا ہو، اگر حالت حیض یا طہر میں جماع کے بعد طلاق دی تو وہ طلاق بدعی ہوگی۔

(۳) اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جو رجوع کا حکم دیا گیا وہ وجوب کے لیے تھا یا استحباب کے لیے؟ امام مالک اور ایک روایت کے مطابق امام احمد رحمہم اللہ علیہم اجمعین نے اس کو وجوب پر محمول کیا ہے۔

جمہور اہل علم اس کو استحباب پر محمول کرتے ہیں۔ ❷

(۴) اس مسئلہ میں بھی اختلاف ہے کہ بدعی طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں۔ جمہور اہل علم اور ائمہ اربعہ کا مؤقف ہے کہ طلاق بدعی واقع ہو جاتی ہے۔ ❸

شیخ البانی اور شیخ ابن عثیمین رحمہما اللہ نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ طلاق بدعی واقع ہو جاتی ہے۔ ❹

(۵) شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (مجموع فتاویٰ: ۳۲/۵)، ابن قیم رحمہ اللہ (زاد المعاد: ۲۱۸/۵، ۲۳۸)، ابن حزمؒ (المحلی: ۹/ ۳۵۸)، شوکانی رحمہ اللہ (نیل الاوطار: ۳۱۹/۴)، وغیرہ کا مؤقف ہے کہ طلاق بدعی واقع

---

❶ الموطا، كتاب الطلاق (٥٣) صحيح البخارى، كتاب الطلاق، باب (١) رقم (٥٢٥١). صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب تحريم طلاق الحائض بغير رضاها......(١٤٧١).

❷ سبل السلام: ٣/ ٤٢٤ ❸ نيل الاوطار: ٤/ ٣١٦

❹ ارواء الغليل: ٧/ ١٣٣، فتاوىٰ اسلاميه: ٣/ ٢٦٨

نہیں ہوتی۔

نواب صدیق الحسن خان نے اسی کو راجح قرار دیا ہے۔ ❶

(٦) طلاق بدعی کے واقع ہو جانے کا مؤقف دلائل کے اعتبار سے زیادہ قوی ہے۔

(٧) سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جس بیوی کو طلاق دی تھی، ان کا نام آمنہ بنت غفار تھا۔ (فقہ الاسلام، ص ٦١٣)

[٢٤١]......حدثني يحيى بن يحيى (أنبأ) الليث بن سعد عن نافع عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: إِنَّهٗ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيْقَةً وَاحِدَةً ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهٗ حَيْضَةً أُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا ، فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُّطَلِّقَهَا . فَلْيُطَلِّقْهَا حِيْنَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ . ❷

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: فَهٰذَا تَفْسِيْرُ الْوَجْهِ الْأَوَّلِ مِنَ السُّنَنِ الَّتِيْ لَهَا تَفْسِيْرٌ افْتَرَضَهُ اللّٰهُ فِي كِتَابِهٖ مُجْمَلاً ، قَدْ ذَكَرْتُ مِنْهُ مَا يَكْفِيْ وَيَسْتَدِلُّ بِهٖ أَهْلُ الْفَهْمِ عَلٰى مَا وَرَاءَهٗ مِمَّا لَمْ أَذْكُرْهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ .

(٢٤١)......عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دے دی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے رجوع کر کے روک رکھ یہاں تک کہ طہر کی حالت ہو پھر اُسے دوسرا حیض آئے، پھر اُسے چھوڑے رکھ حتیٰ کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے، تو اگر اسے طلاق دینے کا ارادہ ہو، تو حالت طہر میں چھونے سے پہلے اسے طلاق دے دے۔ تو یہ وہ عدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جو مجمل فرائض بیان فرمائے تھے ان کی سنتِ نبوی سے تفسیر کی یہ پہلی صورت تھی، جس کا کچھ حصہ میں نے ذکر کر دیا ہے جو کہ کافی ہے۔ اور اہل فہم و عقل اس سے ان احکام پر استدلال کر سکتے ہیں جن کو میں نے ذکر نہیں کیا۔ (ان شاء اللہ)

❶ الروضة الندية: ٢ / ١٠٦

❷ صحيح البخاری ، كتاب الطلاق ، باب (و بعولتهن احق بردهن) فی العدة ......(٥٣٢٢)

ذِكْرُ الْوَجْهِ الثَّانِيِّ مِنَ السُّنَنِ الَّتِي اخْتَلَفُوا فِيْهَا: أَهِيَ نَاسِخَةٌ لِبَعْضِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ أَمْ هِيَ مُبَيِّنَةٌ عَنْ خُصُوْصِهَا وَعُمُوْمِهَا

سنن نبویہ کی دوسری صورت کا بیان جس میں اہل علم کا اختلاف ہے کہ آیا یہ قرآنی احکام کے کچھ حصے کو منسوخ کر سکتی ہیں یا احکام کے عام، خاص ہونے کی وضاحت کرتی ہیں

[٢٤٢]...... اِخْتَلَفَ النَّاسُ فِي السُّنَّةِ هَلْ تَنْسَخُ الْكِتَابَ أَمْ لَا؟ فَقَالَتْ جَمَاعَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ: لَا تَنْسَخُ السُّنَّةُ الْكِتَابَ ، وَلَا يَنْسَخُ الْكِتَابَ إِلَّا الْكِتَابُ، وَالسُّنَّةُ تُتَرْجِمُ الْكِتَابَ وَتُفَسِّرُ مُجْمَلَهُ، وتُبَيِّنُ عَنْ خُصُوْصِهِ وَعُمُوْمِهِ ، وَتَزِيْدُ فِي الْفَرَائِضِ وَالْأَحْكَامِ [وَ] لَا تَنْسَخُ الْكِتَابَ، وَاحْتَجُّوا بِقَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا﴾ (سورة البقرة : ١٠٦)

وَبِقَوْلِهِ: ﴿ وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ ﴾ (سورة النحل: ١٠١)

وَبِقَوْلِهِ: ﴿ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْ أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوْحٰى إِلَيَّ ﴾ (سورة يونس: ١٥) فَهٰذَا مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ وَأَصْحَابِهِ .

وَقَالَتْ طَائِفَةٌ أُخْرٰى: جَائِزٌ أَنْ تَنْسَخَ السُّنَّةُ الْكِتَابَ، وَذٰلِكَ أَنْ يَحْكُمَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهِ بِحَكْمٍ، ثُمَّ يُوْحِي إِلٰى نَبِيِّهِ ﷺ أَنَّهُ قَدْ نَسَخَ ذٰلِكَ الْحُكْمَ وَيَأْمُرُ بِخِلَافِهِ، فَيَأْمُرُ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ، وَلَا يَنْزِلُ بِهِ قُرْآناً يُتْلٰى، فَعَلَى النَّاسِ تَصْدِيْقُ النَّبِيِّ ﷺ وَقُبُوْلُ ذٰلِكَ عَنْهُ وَأَنْ يَعْلَمُوْا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَنْسَخْ مَا أَنْزَلَهُ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ اللّٰهِ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ قُرْآناً يُتْلٰى، لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى. مَاضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى. وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى. إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (سورة النجم: ٣-٤) وَلِقَوْلِهِ: ﴿إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوْحٰى إِلَيَّ ﴾ (الانعام: ٥٠) فَمِنَ الْوَحْيِ مَا هُوَ قُرْآنٌ، وَمِنْهُ مَا لَيْسَ بِقُرْآنٍ، وَإِنَّمَا

قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ : ﴿ مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْنُنسِهَانَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا ﴾ (البقرة:١٠٦) وَلَمْ يَقُلْ: نَأْت بِآيَةٍ خَيْرٍ مِّنْهَا وَلَا : بِقُرْآنٍ خَيْرٍ مِّنْهُ .

(۲۴۲)......لوگوں کا سنت کے بارے میں اختلاف ہے کہ کیا یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب (آیت) کو منسوخ کر سکتی ہے یا نہیں؟ علماء کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ سنت کتاب اللہ کو منسوخ نہیں کر سکتی۔ یہ کتاب اللہ کا ترجمہ، اس کے مجمل کی تفسیر، اس کے عام خاص کی وضاحت اور احکام وفرائض میں اضافہ تو کر سکتی ہے، مگر کتاب اللہ کو منسوخ نہیں کر سکتی۔ ان کی دلیل قرآن پاک کی یہ آیت ہے ''جس آیت کو ہم منسوخ کر دیں، یا بھلا دیں اس سے بہتر یا اس جیسی اور لاتے ہیں۔'' ان کی دلیل یہ آیت بھی ہے ''اور جب ہم کسی آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں۔''

ایک دلیل یہ آیت ہے '' آپ یوں کہہ دیجئے کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں ترمیم کر دوں، بس میں تو اسی کا اتباع کروں گا جو میرے پاس وحی کے ذریعے سے پہنچا ہے۔'' امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کا یہی موقف ہے۔ اور دوسری جماعت کا کہنا ہے کہ سنت کا کتاب اللہ کو منسوخ کرنا جائز و درست ہے یہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ایک حکم دیتا ہے پھر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی فرماتا ہے کہ (اللہ) نے اس حکم کو منسوخ کر دیا ہے اور اس کے خلاف (دوسرا) حکم دے دیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اس کا حکم دے دیتے۔ اور اس کے بارے میں قرآن نازل نہ ہوتا کہ جس کی تلاوت کی جائے، لوگوں کے ذمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق اور اس کو قبول کرنا ہے اور انہیں یہ معلوم ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے بغیر اس کے نازل کردہ حکم کو منسوخ نہیں کیا، اگر چہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد قرآن نہیں کہ جس کی تلاوت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے کہ تمہارے ساتھی نے نہ راہ گم کی ہے اور نہ وہ ٹیڑھی راہ پر ہے۔ اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں۔ وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے'' دوسری دلیل یہ ہے ''بس میں تو اسی کا اتباع کروں گا جو میرے پاس وحی کے ذریعے سے پہنچا ہے'' وحی کی ایک قسم: 'قرآن' ہے اور دوسری قسم: 'جو قرآن نہیں' ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو صرف یہ فرمایا ہے ''جس آیت کو ہم منسوخ کر دیں یا بھلا دیں اس سے بہتر لاتے ہیں'' یہ نہیں فرمایا کہ ہم اس سے بہتر آیت یا قرآن لاتے ہیں۔

[٢٤٣]...... وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ: كُنْتُ أَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ فَلاَ أَعْرِفُهَا: ﴿مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نَنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا﴾ أَقُوْلُ: هٰذَا قُرْآنٌ، وَهٰذَا قُرْآنٌ فَكَيْفَ يَكُوْنُ خَيْرًا مِنْهَا؟! حَتّٰى فُسِّرَلِيْ ، فَكَانَ بَيِّنًا ، نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا لَكُمْ، أَيْسَرَ عَلَيْكُمْ ، أَخَفَّ عَلَيْكُمْ ، أَهْوَنَ عَلَيْكُمْ .

قَالَ أَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ : فَتَأْوِيْلُ الآيَةِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى مَا حَكَى ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالُوْا : فَإِنَّمَا مَعْنَى النَّسْخِ هُوَ: أَنْ يَنْسَخَ حُكْمَهُ الْأَوَّلَ الَّذِىْ أَوْجَبَهُ بِكَلَامِهٖ عَلٰى عِبَادِهٖ بِحُكْمٍ خَيْرٍ لَّهُمْ

مِنْهُ، فَإِنَّمَا خَفَّفَ عَنِ الْعِبَادِ فَأَبْدَلَهُمْ عَمَلاً أَخفَّ عَلَيْهِمْ مِنَ الْأَوَّلِ، وَإِنَّمَا أَرادَ حُكْماً خَيْراً لَهُمْ مِنْ حُكْمِ الْآيَةِ الْأُوْلٰى، أَوْسَعَ لَهُمْ وَأَخَفَّ عَلَيْهِمْ، كَمَا نَسَخَ قِيَامَ اللَّيْلِ بِمَا تَيَسَّرَ مِنْهُ، فَكَانَ مَا تَيَسَّرَ خَيْراً لَهُمْ فِي السَّعَةِ وَالْخِفَّةِ مِنَ الْمُشَقَّةِ عَلَيْهِمْ بِطُوْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ، لِأَنَّهُمْ قَامُوْا حَوْلاً حَتّٰى تَوَرَّمَتْ أَقْدَامُهُمْ، فَخَفَّفَ اللّٰهُ ذٰلِكَ عَنْهُمْ، وَكَذٰلِكَ كَانُوْا لَا يُنَاجُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ حَتّٰى يَتَصَدَّقُوْا بِصَدَقَةٍ فَخَفَّفَ ذٰلِكَ عَنْهُمْ. وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّاسِخُ خَيْراً لَهُمْ، بِأَنْ يَكُوْنَ الثَّوَابُ عَلَيْهِ أَكْثَرَ إِذَا هُمْ عَمِلُوْا بِهٖ، وَخَيْراً لَّهُمْ فِي الْعَاقِبَةِ، قَالُوْا: فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ بَيَانُ الْحُكْمِ الثَّانِي الَّذِيْ ابْدَلَ بِهِ الْحُكْمَ الْأَوَّلَ فِيْ كِتَابِهٖ مُنَزَّلاً، وَيَجُوْزُ أَنْ يَجْعَلَ بَيَانَهٗ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهَا وَلَا يُنْزِلُهٗ فِيْ كِتَابِهٖ.

(۲۴۳)......سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں یہ آیت پڑھا کرتا تھا لیکن میں اسے (صحیح طرح) جانتا نہیں تھا ”جس آیت کو ہم منسوخ کر دیں، یا بھلا دیں تو اس سے بہتر لاتے ہیں“ میں کہتا تھا: یہ بھی قران ہے اور یہ بھی قرآن ہے، تو یہ ایک دوسرے سے بہتر کیسے ہوسکتا ہے؟ یہاں تک کہ مجھے (اس کی) تفسیر بتائی گئی تو وضاحت ہوگئی، ہم تمہارے حق میں اس سے بہتر لے آتے ہیں۔ جو تمہارے لیے زیادہ آسان اور ہلکا ہو۔

امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل علم کے نزدیک اس آیت کا مطلب وہی ہے جو ابن عیینہ نے بیان کیا ہے اہلِ علم کا کہنا ہے کہ منسوخ کرنے کا مطلب یہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے پہلے حکم کو جو اس نے اپنے کلام سے اپنے بندوں پر فرض کیا تھا، ایسے حکم سے منسوخ کر دیتا ہے جو بندوں کے لیے بہتر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں سے تخفیف کرتا ہے، تو انہیں پہلے حکم کے بدلے خفیف حکم دیتا ہے اس کی مراد ایسا حکم ہے جو ان کے لیے پہلی آیت کے حکم سے زیادہ بہتر، وسیع اور ہلکا و خفیف ہو جیسے رات بھر کے قیام کو میسر و آسان قیام سے منسوخ کیا تو یہ رات بھر کے لمبے قیام کی مشقت سے زیادہ بہتر، وسیع اور خفیف ہے۔ کیونکہ وہ (صحابہ) سال بھر لمبا قیام کرتے رہے یہاں تک کہ ان کے پاؤں متورم (سوج) ہو گئے، تو اللہ تعالیٰ نے ان سے تخفیف کر دی۔ اسی طرح صحابہ صدقہ کرنے سے پہلے نبی ﷺ سے مناجات (گفتگو) نہیں کر سکتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ بھی تخفیف کر دی۔ تو ناسخ (حکم ثانی) ان کے لیے بہتر ہوا کہ جب وہ اس پر عمل کریں گے تو انہیں زیادہ ثواب حاصل ہوگا اور ان کی آخرت کے لیے بھی بہتر ہے۔ اہل علم کا قول ہے کہ ممکن ہے کہ دوسرے حکم کا بیان جس سے پہلے حکم کو منسوخ کیا ہے قرآن میں نازل کیا گیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ دوسرے حکم کا بیان اپنے رسول اللہ ﷺ کی زبانی کر دے اور اپنی کتاب میں نازل نہ کرے۔

[٢٤٤]......وقد حدثنا أبو قدامة عبيدالله بن سعيد (ثنا) يزيد بن هارون (أنبأ) حريز بن عثمان (ثنا) عبدالرحمن بن أبي عوف عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ ﷺ : أَلَا إِنِّی أُوْتِیْتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ ، أَلَا إِنِّی أُوْتِیْتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ ، أَلَا یُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰی أَرِیْكَتِهٖ یَقُوْلُ: عَلَیْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِیْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِیْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ، أَلَا لَا یَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِیِّ وَلَا كُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ . ❶

(۲۴۴)......مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! مجھے ایک تو کتاب دی گئی ہے اور دوسرے اس جیسی ایک اور چیز اس کے ساتھ ساتھ دی گئی ہے' خبردار! مجھے ایک تو قرآن دیا گیا ہے اور دوسرے اس جیسی ایک اور چیز اس کے ساتھ ساتھ دی گئی ہے۔ خبردار! ممکن ہے کہ کوئی آدمی اپنے تکیہ پر ٹیک لگائے، یہ کہتا پھرے: تم صرف قرآن کو لازم پکڑو' تو جو تم اس میں حلال پاؤ اس کو حلال قرار دو، اور جو حرام پاؤ اس کو حرام قرار دو۔ خبردار! تمہارے لیے گھریلو گدھوں کا گوشت اور سارے کچلی والے درندے حرام ہیں۔

شرح حدیث:

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید جس طرح وحی الٰہی ہے، اسی طرح حدیث رسول ﷺ بھی وحی ہے۔

(۲) عنقریب منکرین حدیث کا گروہ پیدا ہوگا جو قرآن کو تو حجت سمجھیں گے لیکن احادیث کو حجت نہیں سمجھیں گے۔

فقہی فوائد:

(۳) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پالتو گدھے کا گوشت کھانا حرام ہے۔

(۴) اس کی حرمت کا سبب صحیح بخاری میں موجود ہے کہ یہ ناپاک جانور ہے۔ ❷

(۵) ایک حدیث میں گھریلو گدھے کے کچے اور پکے ہر طرح کے گوشت کی حرمت کا ذکر ہے۔ ❸

(۶) " ذِیْ نَابٍ " سے مراد ایسا درندہ ہے جو کچلیوں کے ساتھ شکار کرے مثلاً شیر، بھیڑیا، چیتا وغیرہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کچلی کے ساتھ شکار کرنے والا ہر درندہ حرام ہے۔

صحیح مسلم میں اس حدیث کے آخر میں " ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ " کے الفاظ بھی موجود ہیں، یعنی وہ پرندے جو اپنے پنجوں سے شکار کریں، وہ بھی حرام ہیں۔ ❹

---

❶ مسند احمد (٤ / ١٣٠) ، سنن ابی داؤد ، کتاب السنة ، باب فی لزوم السنة (٤٦٠٤).

❷ بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خیبر، حدیث: ٤١٩٨

❸ بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۂ خیبر

❹ مسلم، کتاب الصید والذبائح، باب تحریم کل ذی ناب من السباع: ٩٣٤.

پنجوں سے شکار کرنے والے پرندے حرام ہیں۔ مثلاً چیل، شاہین اور باز وغیرہ۔ ❶

[٢٤٥]......حدثنا إسحاق بن إبراهيم وصدقة بن الفضل قالا: (أنبأ) عبدالرحمن بن مهدى عن معاوية بن صالح عن الحسن بن جابر قَالَ: سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِى كَرِبَ يَقُوْلُ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ أَشْيَاءَ ثُمَّ قَالَ : يُوْشِكُ بِرَجُلٍ مُتَّكِيءٍ عَلٰى أَرِيْكَتِهٖ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثِى فَيَقُوْلُ: سَأُنَبِّئُكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ ، مَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ ، وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ ، أَلَا وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِثْلَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ . ❷

(۲۴۵) مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن کئی چیزیں حرام قرار دیں۔ پھر فرمایا: ممکن ہے کہ کوئی آدمی اپنے تکیے پر ٹیک لگائے بیان کرے کہ میں تمہیں کتاب اللہ کے بارے میں بتاتا ہوں' جو ہم اس میں حلال پائیں گے ہم اسے حلال قرار دیں گے، اور جو اس میں حرام پائیں گے اسے حرام قرار دیں گے۔ خبردار! اور بے شک جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے وہ اسی طرح حرام ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔

شرح حدیث:

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے موقع پر بعض اشیاء کو حرام قرار دیا۔ حدیث علی رضی اللہ عنہ میں اس کی وضاحت ہے کہ آپ نے نکاح متعہ اور گھریلو گدھوں کا گوشت حرام کیا تھا۔ ❸

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''درست بات یہ ہے کہ متعہ دو دفعہ حرام ہوا اور دو ہی مرتبہ جائز ہوا۔ چنانچہ یہ غزوۂ خیبر سے پہلے حلال تھا، پھر خیبر کے موقع پر حرام قرار دیا گیا، پھر اسے فتح مکہ کے موقعہ پر جائز کیا گیا تھا اور عام اوطاس بھی اسی کو کہتے ہیں، پھر بعد میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام قرار دے دیا گیا۔ ❹ جمہور خلف وسلف علماء کا مؤقف ہے کہ متعہ منسوخ ہو چکا ہے۔ ❺ قاضی عیاض نے اس کی حرمت پر اجماع نقل کیا ہے۔ صرف شیعہ حضرات اسے جائز قرار دیتے ہیں۔ ❻

(۲) کسی چیز کو حرام کرنے کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس معنی میں ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ کا کسی چیز کو حرام یا حلال کہہ دینا اس بات کی قطعی نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو حلال یا حرام فرمایا ہے۔ ❼

---

❶ سبل السلام: ٤/ ١٨٢١

❷ سنن الترمذى ، كتاب العلم ، باب مانهى عنه أن يقال عند حديث النبى ﷺ (٢٦٦٤) ، سنن ابن ماجه ، المقدمة ، باب تعظيم حديث رسول الله ﷺ (١٢) مسند احمد (١٣٢/٤).

❸ بخاری، کتاب المغازی: ٤٢١٦، مسلم: ١٤٠٧، ترمذی: ١١٢١، نسائی: ٦/ ١٢٥، ابن ماجه: ١١٦١

❹ شرح مسلم للنووی: ٩/ ١٨١ ❺ فتح الباری: ٩/ ١٧٣

❻ شرح مسلم للنووی: ٩/ ٧٩ ❼ حجة الله البالغه: ١/ ٤٦)

علامہ ابوجعفر النحاس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((وهكذا سبيل الاحكام انما تكون من قبل الله عزوجل .))❶

''احکام کا یہ طریق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی جانب سے ہوتے ہیں۔''

علامہ عینی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((ان التحليل والتحريم من عند الله لا مدخل لبشر فيه .)) ❷

''یعنی تحلیل اور تحریم اللہ کی طرف سے ہی ہوتی ہے، اس میں کسی بشر کا کوئی دخل نہیں۔''

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((وَإِنِّيْ لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَـالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا .))❸

''میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کر سکتا۔''

((يٰـأَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ تَحْرِيْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لِيْ وَلٰكِنَّهَا شَجَرَةٌ اَكْرَهُ رِيْحَهَا .))❹

''اے لوگو! جو چیز اللہ تعالیٰ نے میرے لیے حلال کی ہے، مجھے اس کے حرام کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ مگر پیاز، لہسن سے مجھے کراہت ہے۔''

(۳) شیعہ کا ایک خاص فرقہ ''المفوضہ'' کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ائمہ کرام کو مخلوق کے تمام معاملات تفویض کر دیے ہیں۔

یہی عقیدہ بعض بدعتی حضرات نے اختیار کیا ہے۔ لیکن یہ عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

[وصیتوں کا بیان]

[۲۴۶]......قَالَ أَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ: وَمِمَّا اخْتَلَفَ فِيْهِ هَاتَانِ الطَّائِفَتَانِ مِمَّا فَرَضَهٗ مُثْبَتٌ فِيْ

---

❶ الناسخ والمنسوخ، ص: ٦

❷ عمدة القارى: ١٢/ ٧٤٥

❸ بخارى: ١/٤٣٨، مسلم: ٢/ ٢٩٠

❹ مسلم: ١/ ٢٠٩

الْكِتَابِ ، وَقَدْ أَجْمَعُوْا عَلٰى نَسْخِهٖ . ثُمَّ اخْتَلَفُوْا مَا الَّذِیْ نَسَخَهٗ: الْكِتَابُ أَمِ السُّنَّةُ .

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ﴾ (البقره: ۱۸۰) فَأَجْمَعُوْا عَلٰى أَنَّ إِيْجَابَ الْوَصِيَّةِ لِكُلِّ وَارِثٍ مِّنَ الْأَقْرَبِيْنَ مَنْسُوْخٌ .

(۲۴۶)......امام ابوعبداللہ محمد بن نصر المروزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ دونوں گروہ اس بات پر اختلاف کرتے ہیں کہ اللہ نے ایک فرض مقرر کیا وہ کتاب اللہ میں ثابت شدہ ہے اور وہ اس پر بھی متفق ہیں کہ وہ منسوخ ہو گیا ہے لیکن ان میں اختلاف اس چیز میں ہے کہ ان کا ناسخ کون ہے (خود) کتاب اللہ ہے یا سنت (نبوی)؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’تم پر فرض کر دیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی مرنے لگے اور مال چھوڑ جاتا ہو تو اپنے ماں باپ اور قرابت داروں کے لیے اچھائی کے ساتھ وصیت کر جائے۔‘‘ تو ان کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر قریبی وارث کے لیے وصیت کا واجب ہونا منسوخ ہو چکا ہے۔

[۲٤۷]......ثُمَّ اخْتَلَفُوْا فَقَالَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِیْ أَجَازَتْ نَسْخَ الْكِتَابِ بِالسُّنَّةِ: إِنَّمَا صَارَتِ الْوَصِيَّةُ لَهُمْ مَنْسُوْخَةً بِقَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ ((لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ)) وَقَالَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى: بَلْ نَسَخَتِ الْوَصِيَّةَ لَهُمْ فَرَائِضُ الْمَوَارِيْثِ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ ، [1] إِلَّا أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ هُوَ الْمُبَيِّنُ لِذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ: ((لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ)) وَذٰلِكَ أَنَّهٗ قَدْ كَانَ جَائِزًا أَنْ تَكُوْنَ الْوَصِيَّةُ لَهُمْ ثَابِتَةً مَعَ الْمَوَارِيْثِ وَجَائِزٌ أَنْ تَكُوْنَ الْمَوَارِيْثُ نَسَخَتِ الْوَصِيَّةَ فَلَمَّا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ ، دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْمَوَارِيْثَ نَسَخَتِ الْوَصِيَّةَ ، لَا أَنَّ قَوْلَ النَّبِیِّ ﷺ هُوَ الَّذِیْ نَسَخَ الْوَصِيَّةَ لَهُمْ ، فَقَالَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى: لَيْسَ فِیْ فَرْضِ الْمَوَارِيْثِ لَهُمْ دَلِيْلٌ عَلٰى نَسْخِ الْوَصِيَّةِ لَهُمْ ، بَلْ فِیْ آيَةِ الْمَوَارِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى إِثْبَاتِ الْوَصِيَّةِ لَهُمْ ، لِأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى حِيْنَ فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ أَخْبَرَ أَنَّهٗ إِنَّمَا فَرَضَهَا مِنْ بَعْدِ الْوَصَايَا ، فَقَالَ فِیْ عَقِبِ فَرَائِضِ الْمَوَارِيْثِ: ﴿ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ﴾ (سورة النساء:۱۱) فَكَانَ اللَّازِمُ عَلٰى ظَاهِرِ الْكِتَابِ إِذَا أَوْصَى الْمَيِّتُ لِوَالِدَيْهِ أَوْ لِسَائِرِ وَرَثَتِهٖ بِوَصَايَا أَنْ يَبْدَؤُوْا بِإِعْطَائِهِمُ الْوَصَايَا ثُمَّ يُعْطُوْنَ مَوَارِيْثَهُمْ مِنْ بَعْدِ الْوَصَايَا ، لِقَوْلِهٖ: ﴿ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ﴾

قَالُوْا: فَكَانَتِ السُّنَّةُ هِيَ النَّاسِخَةَ لِإِيْجَابِ الْوَصِيَّةِ لاَ غَيْرُ، وَهِيَ قَوْلُهُ: ((لا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ)) قَالُوْا: وَظَاهِرُ الْكِتَابِ أَيْضًا مُوْجِبُ إِجَازَةِ الْوَصِيَّةِ لِغَيْرِ الْوَارِثِ، وَإِنْ أَتٰى ذٰلِكَ عَلٰى جَمِيْعِ الْمَالِ، لِأَنَّهُ إِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ مِنْ بَعْدِ الْوَصَايَا وَلَمْ يُؤَقِّتِ الْوَصَايَا ثُلُثًا وَلا أَقَلَّ وَلا أَكْثَرَ، فَلَوْلا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَكَمَ بِأَنَّ الْوَصَايَا لا تَجُوْزُ بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ؛ لَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ جَائِزَةً عَلٰى ظَاهِرِ الْكِتَابِ وَعُمُوْمِهٖ، وَلٰكِنَّ السُّنَّةَ جَائَتْ بِتَحْدِيْدِ الثُّلُثِ فِي الْوَصَايَا .

(۲۴۷)......آگے پھر ان میں اختلاف ہے' تو وہ جماعت جس کے نزدیک کتاب اللہ کا سنت سے منسوخ ہونا جائز و درست ہے' وہ کہتی ہے یہ وصیت اس ارشادِ نبوی سے منسوخ ہوئی ہے ''وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں''، اور دوسری جماعت کہتی ہے کہ کتاب اللہ میں جو وراثت کے احکام بیان ہوئے ہیں ان سے وصیت منسوخ ہوئی ہے' مگر اس کی وضاحت نبی ﷺ نے اپنے اس فرمان سے کی ہے کہ ''وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں'' کیونکہ یہ جائز و درست ہو سکتا تھا کہ ان کے لیے وراثت کے حصے کے ساتھ ساتھ وصیت بھی ثابت ہوتی' اور یہ بھی جائز تھا کہ وراثت مقرر ہونے سے وصیت منسوخ ہوگئی ہو' تو جب نبی ﷺ نے فرمایا: ''وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں'' تو یہ اس بات کی دلیل بن گئی کہ وراثت مقرر ہونے سے وصیت منسوخ ہوئی ہے نہ کہ خود نبی ﷺ کا فرمان اس وصیت کا ناسخ ہے۔ دوسری جماعت یہ کہتی ہے کہ وراثت کے حصے مقرر ہونے میں وصیت کے منسوخ ہونے کی کوئی دلیل نہیں' بلکہ وراثت والی آیت میں وصیت کے ثابت ہونے کی دلیل موجود ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جب وراثت کے حصے فرض و مقرر کیے تو بتایا کہ اس نے یہ حصے وصیتوں کے بعد مقرر کیے ہیں۔ چنانچہ اس نے وراثت کے حصے بیان کرنے کے بعد فرمایا: ''یہ حصے اس وصیت کی تکمیل کے بعد ہیں جو مرنے والا کر گیا ہے یا ادائے قرض کے بعد'' تو ظاہر کتاب اللہ کے مطابق یہ لازم تھا کہ میت جب والدین اور اپنے تمام ورثاء کو وصیت کرے، تو پہلے انہیں وصیت کے مطابق دیا جائے پھر اس کے بعد وراثت کے حصے تقسیم کیے جائیں۔

فرمانِ الٰہی ہے: ''یہ حصے اس وصیت کی تکمیل کے بعد ہیں جو مرنے والا کر گیا ہو یا ادائے قرض کے بعد'' اہلِ علم کا کہنا ہے: وصیت کی فرضیت کو منسوخ کرنے والی صرف سنت نبوی ہے اور کوئی چیز نہیں' جب آپ ﷺ کا فرمان ہے ''وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں'' کہتے ہیں: کتاب اللہ کا ظاہر غیر وارث کے لیے بھی وصیت واجب کرتا

[1] سنن الترمذی، کتاب الوصایا، باب ماجاء لاوصیة لوارث (۲۱۲۰)، سنن ابی داود، کتاب البیوع، باب فی تضمین العاریة (۳۵٦۵).

ہے اگر چہ تمام مال کی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وراثت کے حصص وصیت کی تکمیل کے بعد تقسیم کرنا فرض قرار دیے ہیں اوراس میں وصیت کی کوئی تحدید نہیں کی کہ ۳/۱ ہو، یا اس سے کم وبیش۔ تو اگر نبی ﷺ نے ۳/۱ سے زیادہ وصیت کرنے کو ناجائز قرار نہ دیا ہوتا، تو کتاب اللہ کے ظاہر وعموم کی بنا پر ۳/۱ سے زیادہ کی وصیت بھی جائز ہوتی ہے لیکن سنت نبوی نے وصیت کی ۳/۱ تک حد بندی کر دی ہے۔

[۲٤۸]......حدثنا يحيى ابن يحيىٰ (أنبأ) إبراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن عامر بن سعد عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: عَادَنِیْ النَّبِیُّ ﷺ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجْعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بَلَغَ بِیْ مَا تَرٰی مِنَ الْوَجْعِ، وَأَنَا ذُوْ مَالٍ، وَلَيْسَ يَرِثُنِیْ إِلَّا ابْنَةٌ لِیْ وَاحِدَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَیْ مَا لِیْ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهٖ؟ قَالَ: لَا، الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيْر. إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ، وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِی بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا، حَتَّى اللُّقْمَةِ تَجْعَلُهَا فِی امْرَأَتِكَ. [1]

(۲۴۸)......سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اس درد کے وقت میری عیادت کی، جس سے میں موت کے کنارے پہنچ گیا تھا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے دیکھ لیا ہے کہ درد نے میرا کیا حال کر دیا ہے اور میں مال دار ہوں اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے تو کیا میں اپنے مال کا ۳/۲ حصہ صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! میں نے کہا: تو ۲/۱ صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ ۳/۱ حصہ بھی (بہت) زیادہ ہے بے شک آپ اپنے ورثاء کو غنی و مالدار چھوڑ کر جائیں، یہ اس بات سے بہتر ہے کہ آپ انہیں فقیر چھوڑ کر جائیں وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے آپ جو بھی خرچ کریں گے اس کا آپ کو اجر ملے گا یہاں تک کہ تیری بیوی کے منہ میں جانے والے لقمے کا بھی (ثواب واجر ملے گا)

[۲٤۹]......حدثنا إسحاق (أنبأ) عبدالرزاق (أنبأ) معمر عن الزهری عن ابن عامر بن سعد بن أبي وقاص عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمَرِضْتُ مَرَضاً أُشْفِيْ عَلَي الْمَوْتِ، فَعَادَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ مَالِي كَثِيْرٌ، وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي، أَفَأُوْصِي بِثُلُثَي مَالِيْ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَبِشَطْرِ مَالِيْ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ فَبِثُلُثِ مَالِيْ؟ قَالَ: الثُّلُثُ كَثِيْرٌ، إِنَّكَ يَا سَعْدُ إِنْ تَتْرُكْ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ، خَيْرٌ مِّنْ أَنْ

---

[1] صحيح البخارى، كتاب المغازى، باب حجة الوداع (٤٤٠٩)، صحيح مسلم، كتاب الوصية، باب الوصية بالثلث (١٦٢٨).

تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ . ❶

(۲۴۹)......سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بسند دیگر مروی ہے کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا' تو میں اس قدر بیمار ہوا کہ موت کے کنارے جا پہنچا۔ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے' تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک میرا مال بہت زیادہ ہے اور میری وارثہ صرف میری بیٹی ہے، تو کیا میں اپنے مال کا ۲/۳ حصہ وصیت کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: ۱/۲ مال؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! میں نے کہا: ۱/۳ مال؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ۱/۳ (بھی) بہت زیادہ ہے اے سعد! بے شک تو اگر اپنے ورثاء کو مالدار چھوڑ کر جائے وہ اس بات سے بہتر ہے کہ تو انہیں فقیر چھوڑ جائے وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

[۲۵۰]......حدثنا إسحاق (أنبأ) سفيان عن الزهري بهذا الإسناد نحوه . ❷

(۲۵۰)......امام زہری رحمہ اللہ سے بھی اسی سند کے ساتھ یہی الفاظ مروی ہیں۔

[۲۵۱]......حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) محمد بن جابر عن عبد الملك بن عمير عن مصعب بن سعد عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: عَادَنِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: أُوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ فَقَالَ: لَا ، قُلْتُ: فَبِالشَّطْرِ؟ قَالَ: لَا ، قُلْتُ: فَبِالثُّلُثِ؟ قَالَ: نَعَمْ ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ ، أَوْ كَبِيْرٌ . ❸

(۲۵۱)......ایک اور سند سے سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میری عیادت کی' تو میں نے کہا: کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت کر سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں' میں نے کہا: ۱/۲ کی وصیت کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں' میں نے کہا: ۱/۳؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور ۱/۳ حصہ بھی بہت ہے ''کثیر' کا لفظ فرمایا ہے یا ''کبیر' کا لفظ فرمایا۔

[۲۵۲]......حدثنا محمد بن بشار (ثنا) محمد يعني بن جعفر (ثنا) شعبة عن سماك بن حرب قال: سمعت مصعب بن سعد عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيْضٌ يَعُوْدُنِيْ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: لَا ، قُلْتُ: فَبِثُلُثَيْهِ: قَالَ: لَا ، قُلْتُ: فَبِالنِّصْفِ؟ قَالَ: لَا ، قُلْتُ: فَبِالثُّلُثِ؟فَسَكَتَ . ❹

(۲۵۲)......سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری بیماری میں رسول اللہ ﷺ تیمارداری کرنے میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: پورے مال کی وصیت کر سکتا ہوں' آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں' میں نے کہا: ۲/۳ کی؟

---

❶ صحيح مسلم ، أيضًا (١٦٢٨) . ❷ صحيح البخاری ، كتاب مناقب الانصار ، باب قول النبی ﷺ " اللهم أمض لاصحابی هجر تهم " (٣٩٣٦) صحيح مسلم ، أيضًا.

❸ اس کی سند میں ''محمد بن جابر'' ضعیف راوی ہے۔ لیکن اس معنی کی دیگر احادیث اوپر بیان ہو چکی ہیں۔

❹ صحيح مسلم ، أيضًا ، مسند احمد (١٨١/١)

آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، میں نے کہا ½ کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، میں نے کہا: ۱/۳ کی تو آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

[۲۵۳]......حدثنا إسحاق و محمد بن يحيى قال إسحاق: (وأنبأ) وقال محمد: (ثنا) وهب بن جرير (ثنا) شعبة عن سماك بن حرب عن مصعب بن سعد عَنْ أَبِيْهِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَانَ الثُّلُثِ.

(۲۵۳)......سعد رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند سے مروی ہے جس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ۱/۳ پر سکوت فرمایا۔

[۲۵٤]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) أبو الوليد (ثنا) همام عن قتادة عن يونس بن جبير عن محمد بن سعد عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَلَيْسَ لَهُ إِلَّا ابْنَةٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهُ لَيْسَ لِيْ إِلَّا ابْنَةٌ وَّاحِدَةٌ، أَفَأُوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: لاَ، قُلْتُ: فَبِالشَّطْرِ؟ قَالَ: لاَ، قُلْتُ: فَبِالثُّلُثِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَبِيْرٌ. ❶

(۲۵۴)......سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک نبی ﷺ مکہ میں ان کے پاس تشریف لائے، اس وقت ان کی صرف ایک بیٹی ہی تھی، تو سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری صرف ایک بیٹی ہے، تو کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں! میں نے کہا: نصف کی؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں، میں نے کہا: ایک تہائی کی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ایک تہائی (وصیت کر سکتے ہو) اور ایک تہائی بھی بہت بڑی (رقم) ہے۔

[۲۵۵]......حدثنا محمد بن بشار (ثنا) يحيى بن سعيد القطان (ثنا) الجعد بن اوس حدثتني عائشة بنت سعد قالت: قَالَ سَعْدٌ: اِشْتَكَيْتُ شَكْوىً لِي بِمَكَّةَ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي تَرَكْتُ مَالاً كَثِيْراً، وَلَيْسَ لِيْ إِلَّا ابْنَةٌ وَاحِدَةٌ، أَفَأُوْصِي بِثُلُثَيْ مَالِيْ، وَأَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَ؟ قَالَ: لاَ، قُلْتُ: أَفَأُوْصِيْ بِنِصْفِ مَالِيْ، وَأَتْرُكُ لَهَا النِّصْفَ؟ قَالَ: لاَ، قُلْتُ: أَفَأُوْصِيْ بِالثُّلُثِ، وَأَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ، ثَلاَثاً، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِيْ، فَمَسَحَ جَبْهَتِيْ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْداً وَأَتِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ، قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَجِدُ بَرْدَ يَدِهِ حَتَّى السَّاعَةِ. ❷

---

❶ السنن الكبرى للنسائى ٤/ ١٠٤، مسند الدارمى، كتاب الوصايا، باب الوصية بالثلث (٣١٩٥).

❷ صحيح البخارى، كتاب المرضىٰ، باب وضع اليد على المريض (٥٦٥٩)، سنن ابى داؤد، كتاب الجنائز، باب الدعاء للمريض بالشفاء عند العيادة (٣١٠٤).

(۲۵۵) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مکہ میں (سخت) بیمار ہوگیا، تو رسول اللہ ﷺ بیمار پرسی کے لیے میرے پاس تشریف لائے، تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک میں بہت زیادہ مال چھوڑے جا رہا ہوں اور میری صرف ایک بیٹی ہے، تو کیا میں اپنے مال کا دو تہائی حصہ وصیت کرسکتا ہوں؟ اور ایک تہائی اس (بیٹی) کے لیے چھوڑ دیتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، میں نے کہا: تو کیا میں نصف مال کی وصیت کرسکتا ہوں اور نصف اس (بیٹی کے لیے چھوڑوں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، میں نے کہا: کیا ایک تہائی کی وصیت کرسکتا ہوں؟ اور اس کے لیے دو تہائی چھوڑوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی (وصیت کرسکتے ہو) اور ایک تہائی بھی بہت ہے، آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا: اور اپنا دست مبارک میری پیشانی پر رکھا اور میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا (چھوا)۔ اور فرمایا: اے اللہ! سعد کو شفاء عطا فرما اور اس کی ہجرت پوری فرما۔ سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آپ ﷺ کے دست مبارک کی ٹھنڈک اب تک محسوس کر رہا ہوں۔

[۲۵۶]......حدثنا إسحاق (أنبأ) وكيع (ثنا) هشام بن عروة عن أبيه عن سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ عَادَهُ فِي مَرَضِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: لاَ، قَالَ: فَبِالشَّطْرِ؟ قَالَ: لاَ، قَالَ: فَبِالثُّلُثِ: قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ أَوْ كَبِيْرٌ. ❶

(۲۵۶)......سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے ان کی بیمار پرسی کی، تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے سارے مال کی وصیت کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نصف مال کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، سعد نے کہا: ایک تہائی (کی وصیت کرسکتا ہوں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی (کی وصیت کرسکتے ہو) اور تہائی بھی بہت بڑی اور زیادہ (رقم) ہے۔

[۲۵۷]......حدثنا إسحاق (أنبأ) جرير عن عطاء بن السائب عن أبي عبد الرحمن السلمي عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: عَادَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضٍ، فَقَالَ: أَوْصَيْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِكَمْ؟ قُلْتُ: بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ: فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ؟ قُلْتُ: هُمْ أَغْنِيَاءُ، قَالَ: أَوْصِ بِالْعُشْرِ، فَمَازَالَ يَقُوْلُ وَأَقُوْلُ حَتّٰى قَالَ: أَوْصِ بِالثُّلُثِ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ، قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: فَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ أَنْ نَنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ، لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ. ❷

(۲۵۷)......سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے میری تیمارداری کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے وصیت کی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: کتنی؟ میں نے کہا: اپنا سارا مال اللہ کے

---

❶ سنن النسائی، کتاب الوصایا، باب الوصیة بالثلث (۳۶۳۲).

❷ سنن النسائی، أیضًا (۱۶۳۱)، سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الوصیة بالثلث والربع (۹۷۵) اس کی سند ''عطاء بن السائب'' کے اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔ کیونکہ جریر نے ان سے بعد از اختلاط روایت کی ہے۔

راستے میں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اپنی اولاد کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے کہا: وہ مالدار ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: دسواں حصہ (وصیت کر) میں (مسلسل) عرض کرتا رہا اور آپ ﷺ فرماتے رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی وصیت کر اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔ ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے لیے مستحب ہے کہ ہم ایک تہائی سے کم وصیت کریں کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔

[٢٥٨]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) يحيى بن آدم (ثنا) أبو الأحوص عن عطاء بن السائب بهذا الإسناد مثله، وقال: لَمْ يَزَلْ يُنَاقِصُنِي وَأُنَاقِصُهُ.

(۲۵۸)...... عطاء بن سائب اسی سند سے انہی الفاظ سے روایت کرتے ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ مجھ سے وصیت کی مقدار کم کرواتے رہے اور میں کم کرتا رہا۔

[٢٥٩]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) يحيى بن آدم (ثنا) جعفر بن زياد عن عطاء بن السائب قال: (ثنا) أبو عبد الرحمن السلمي قال: (ثنا) سعد بن مالك عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا.

(۲۵۹)...... سعد بن مالک (ابی وقاص) سے ایک اور سند سے اسی طرح مروی ہے۔

[٢٦٠]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) حسن بن الربيع (ثنا) أبو إسحاق الفزاري عن عطاء بن السائب عن أبي عبد الرحمن عَنْ سَعْدٍ قَالَ عَادَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَقَالَ: ((أَوْصَيْتَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، بِمَالِي كُلِّهِ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنَ، قَالَ: ((أَوْصِ بِالْعُشْرِ)) قُلْتُ: إِنَّ وَرَثَتِي أَغْنِيَاءُ، قَالَ: ((أَوْصِ بِالْعُشْرِ)) فَلَمْ يَزَلْ يُنَاقِصُنِي وَأُنَاقِصُهُ حَتّٰى قَالَ: أَوْصِ بِالثُّلُثِ، وَالثُّلُثُ كَبِيْرٌ. قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: فَكَانُوْا يَكْرَهُوْنَ أَنْ يُوْصَى بِالثُّلُثِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((وَالثُّلُثُ كَبِيْرٌ)).

(۲۶۰)...... سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں میری تیمارداری کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے وصیت کی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں اپنے سارے مال کی (وصیت) فقیروں اور مسکینوں کے لیے کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دسواں حصہ وصیت کر، میں نے کہا: میرے ورثاء مالدار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (بس) دسویں حصے کی وصیت کر! آپ ﷺ مسلسل مجھ سے وصیت کا حصہ کم کرنے کا مطالبہ کرتے رہے اور میں کم کرتا رہا، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی وصیت کر اور ایک تہائی بھی بڑی ہے۔ ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اہل علم ایک تہائی کی وصیت بھی ناپسند کرتے رہے ہیں کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے اور ایک تہائی بھی بڑی ہے۔

[٢٦١]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) عفان بن مسلم (ثنا) وهب عن عبد الله بن عثمان عن حثم بن عمرو بن القارىء عن أبيه عَنْ جَدِّهٖ عَمْرِو بْنِ الْقَارِیءِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

قَدِمَ فَخَلَفَ سَعْداً مَرِيْضاً حِيْنَ خَرَجَ إِلٰى خَيْبَرَ: فَلَمَّا قَدِمَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ مُعْتَمِراً دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ وَجِعٌ مَّغْلُوْبٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ لِيْ مَالاً ، وَإِنِّي أُوْرِثُ كَلَالَةً، أَفَأُوْصِي بِمَالِيْ، أَوْ أَتَصَدَّقُ بِهِ؟ قَالَ: ((لا)) قَالَ: أَفَأُوْصِي بِثُلُثَيْهِ؟ قَالَ: ((لا)) قَالَ: أَفَأُوْصِي بِشَطْرِهِ؟ قَالَ: ((لا)) قَالَ: أَفَأُوْصِي بِثُلُثِهِ؟ قَالَ: ((الثُّلُثُ ، وَذٰلِكَ كَثِيْرٌ ، أَوْ كَبِيْرٌ)) . ❶

(۲۶۱)......عمرو بن قاری سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو خیبر جاتے ہوئے سعد کو پیچھے بیمار چھوڑ گئے، تو جب آپ جعرانہ سے عمرہ کرنے گئے' تو ان کے پاس تشریف لائے اور ان (سعد رضی اللہ عنہ) پر درد کا غلبہ تھا' تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بے شک میرے پاس (کافی) مال ہے اور میں کلالہ ہوں تو کیا میں اپنے مال کی وصیت کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں' انہوں نے کہا: کیا میں دوثلث کی وصیت کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں' انہوں نے کہا: نصف کی وصیت کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں' انہوں نے کہا: کیا ایک تہائی کی وصیت کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی کی وصیت کر سکتے ہو اور وہ بھی بہت ہے یا بڑا ہے۔

[۲۶۲]...... حدثنا إسحاق بن إبراهيم (أنبأ) إسماعيل بن إبراهيم عن أيوب عن أبي قلابة عن أبي المهلب عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلاً أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِيْنَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ، لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَدَعَا بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ، ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ، وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً، وَقَالَ فِيْهِ قَوْلاً شَدِيْداً . ❷

(۲۶۲)......عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت چھ غلام آزاد کیے ان غلاموں کے علاوہ اس کا کوئی مال نہ تھا' تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو واپس بلایا۔ اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کیا' پھر ان میں قرعہ ڈالا، تو دو کو آزاد کر دیا اور چار کو بطور غلام رکھا۔ اور وصیت کرنے والے سے متعلق سخت بات کہی۔

[۲۶۳]...... حدثني يحيى بن يحيى (أنبأ) هشيم عن منصور عن الحسن عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِيْنَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ، وَلَمْ يَتْرُكْ مَالاً غَيْرَهُمْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ ، فَغَضِبَ وَقَالَ: ((هَمَمْتُ أَلَّا أُصَلِّيَ عَلَيْهِ)) ثُمَّ دَعَا بِهِمْ، فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ، فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً. فَفِيْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى إِبْطَالِ الْوَصِيَّةِ فِيْمَا يُجَاوِزُ الثُّلُثَ ، فَقَالَ الَّذِيْنَ أَجَازُوْا نَسْخَ الْكِتَابِ بِالسُّنَّةِ، اَلسُّنَّةُ هِيَ

---

❶ مسند احمد ٤ / ٦٠ اس کی سند عمرو بن القاری کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

❷ صحيح مسلم ، كتاب الأيمان ، باب ثواب العبد واجره اذانصح لسيده ......(١٦٦٨) المنتقى لابن الجارود(٩٤٨)، مسند احمد (٤ / ٤٢٦) ، سنن ابى داؤد ، كتاب العتق ، باب فيمن ، عتق عبيد اله لم يبلغهم الثلث (٣٨٥٨).

الَّتِي نَسَخَتْ إِجَازَةَ الْوَصِيَّةِ بِمَا زَادَ عَلَى الثُّلُثِ، وَأَبْطَلَتْهُ. وَقَالَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى: اَلسُّنَّةُ لَمْ تَنْسَخْ مِنَ الْكِتَابِ شَيْئاً، وَلٰكِنَّهَا بَيَّنَتْ عَنْ خُصُوْصِهٖ وَعُمُوْمِهٖ، فَدَلَّتْ عَلَى أَنَّ اللّٰه إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهٖ: ﴿ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصِيْ بِهَا ﴾ (سورة النساء-۱۱)بَعْضَ الْوَصَايَا دُوْنَ بَعْضٍ، فَأَرَادَ مَاكَانَ مِنَ الْوَصَايَا دُوْنَ الثُّلُثِ إِلَى الثُّلُثِ. وَأَرَادَ بِقَوْلِهٖ: ﴿ أَوْ دَيْنٍ ﴾ اَلدَّيْنَ كُلَّهٗ عُمُوْماً لَّا خُصُوْصَ فِيْهِ وَبَدَأَ فِي كِتَابِهٖ يَذْكُرُ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ. وَبَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ الدَّيْنَ يُبْدَأُ بِهٖ قَبْلَ الْوَصَايَا مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ، ثُمَّ الْوَصَايَا مِنْ بَعْدِ الدَّيْنِ مُخَرَّجَةٌ مِنَ الثُّلُثِ. وَاتَّفَقَتِ الْعُلَمَاءُ عَلَى الْعَمَلِ بِذٰلِكَ مِنْ لَّدُنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا، يَتَوَارَثُوْنَ الْعَمَلَ بِذٰلِكَ قَرْناً عَنْ قَرْنٍ لا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ. [1]

(۲۶۳)......عمران بن حصین بسند دیگر باَ لفاظ دیگر روایت کرتے ہیں کہ بے شک ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ (کے چھ) غلام آزاد کر دیے اور ان کے سوا کوئی مال (پیچھے) نہ چھوڑا۔ یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی، تو آپ سخت غضبناک ہوئے اور فرمایا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ اس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھوں' پھر آپ ﷺ نے ان (غلاموں) کو واپس بلوایا اور تین حصوں میں تقسیم کر کے قرعہ ڈالا، دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رکھا۔

تو عمران رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت کے باطل ہونے کی دلیل ہے' تو وہ لوگ جو سنت کے ذریعے کتاب کے منسوخ ہونے کے قائل ہیں' وہ کہتے ہیں: یہ سنت ہی ہے جس نے ایک تہائی سے زیادہ وصیت کی اجازت کو منسوخ کیا ہے اور اسے باطل قرار دیا ہے۔ جب کہ دوسری جماعت کا کہنا ہے: سنت نے کتاب اللہ کا کوئی حکم منسوخ نہیں کیا لیکن سنت نے کتاب اللہ کے خاص و عام کی وضاحت کی ہے' تو سنت نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اپنے اس فرمان: ''اس وصیت (کی تکمیل) کے بعد جو کی جائے'' سے مراد کچھ مخصوص وصیتیں ہیں تو وہ زیادہ سے زیادہ ایک تہائی کی وصیت مراد ہے، اور لفظ یا ''قرض'' (ادا کرنے کے بعد) سے مراد تمام قرض ہیں اس میں کوئی خصوصیت مراد نہیں بلکہ عام ہے' نیز اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں وصیت کا تذکرہ قرض سے پہلے کیا ہے، مگر نبی ﷺ نے وضاحت فرمائی ہے کہ وصیت کی تکمیل سے پہلے قرض کی کل وراثت سے ادائیگی ہوگی' پھر اس کے بعد وصیت ایک تہائی میں سے ادا کی جائیگی۔ اہل علم نبی ﷺ کے زمانہ مبارک سے لے کر آج تک اس بات پر متفق ہیں، ہر دور میں اس پر عمل پیرا رہے ہیں اس میں کوئی اختلاف نہیں کیا۔

[۲٦٤]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) سفيان بن عيينة عن أبي إسحاق عن الحارث عَنْ عَلِيٍّ

[1] صحيح ابن حبان (٤٣٢٠) السنن الكبرى للنسائى (٦٣٦/١). سند مذکورہ ''ھشیم اور حسن بصری'' کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ نیز حسن بصری کا عمران حصین رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے، لیکن ماقبل حدیث کی وجہ سے حدیث صحیح ہے۔

قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ، وَأَنْتُمْ تَقْرَؤُوْنَهَا: ﴿ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصِىْ بِهَاۤ أَوْ دَيْنٍ ﴾ (النساء:١١) وَإِنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ . ❶

(۲۶۴)......سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وصیت نافذ کرنے سے پہلے قرض کی ادائیگی (کا حکم دیا) ہے حالانکہ تم (قرآن حکیم میں) اس طرح پڑھتے ہو ''اس وصیت کی تکمیل کے بعد جو وصیت کی جائے یا قرض ادا کرنے کے بعد'' اور عینی بہن بھائی وارث بنیں گے نہ کہ علاتی۔

[٢٦٥]...... حدثنا علي بن حجر (أنبأ) يزيد بن هارون (أنبأ) زكريا بن أبي زائدة عن أبي إسحاق عن الحارث عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ: ﴿ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصِىْ بِهَاۤ أَوْ دَيْنٍ ﴾ (النساء: ١١) وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ، وَإِنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ، يَرِثُ الرَّجُلُ لِأَبِيْهِ وَأُمِّهِ دُوْنَ أَخِيْهِ لِأَبِيْهِ . ❷

(۲۶۵)......سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک تم (قرآن مجید میں) پڑھتے ہو کہ ''اس وصیت کی تکمیل کے بعد یا قرض کی ادائیگی کے بعد'' حالانکہ بالیقین رسول اللہ ﷺ نے وصیت سے پہلے قرض (ﷺ ادا کرنے کا حکم) دیا ہے اور عینی بہن بھائی وارث بنیں گے نہ کہ علاتی۔

[نکاح کے مسائل]

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ آبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتاً وَّسَآءَ سَبِيْلًا، حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ... ﴾ (سورة النساء: ٢٢-٢٣) اَلْآيَةَ كُلَّهَا.

امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے مگر جو گزر چکا ہے یہ بے حیائی کا کام اور بغض کا سبب ہے اور بڑی بری راہ ہے' حرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری لڑکیاں'' پوری آیت آخر تک۔

[٢٦٦] ......حدثنا محمد بن بشار وأبو قدامة قالا: (ثنا) عبد الرحمن: يعني ابن مهدي

---

❶ سنن الترمذی، کتاب الفرائض، باب ماجاء فی میراث الاخوة من الاب والام (٢٠٩٤ - ٢٠٩٥) سنن ابن ماجه، کتاب الوصایا، باب الدین قبل الوصیة (٢٧١٥) المنتقی لابن الجارود (٩٥٠) مسند احمد (١/١٣١)۔ اس کی سند الحارث الاعور کی وجہ سے ضعیف ہے۔ کیونکہ یہ ضعیف راوی ہے۔

❷ سنن الترمذی، أیضًا (٢٠٩٤) اسی معنی کی ایک حدیث سنن ابن ماجه (۲۴۳۳) میں موجود ہے۔ (الارواء (١٦٦٧)۔

عن سفيان عن حبيب بن أبي ثابت عن سعيد بن جبير عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَرَّمَ عَلَيْكُمْ سَبْعاً نَسَباً، وَسَبْعاً صِهْراً. ❶

(٢٦٦)......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سات رشتے نسب کی طرف سے حرام ہیں اور سات رشتے سسرال کی طرف سے حرام ہیں۔

[٢٦٧]......حدثني أبو علي الحسين بن عيسى البسطامي (ثنا) يزيد بن هارون (أنبأ) سفيان عن حبيب بن أبي ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال: حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ، وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ، مِنَ النَّسَبِ: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ﴾ (سورة النساء : ٢٣)

فَهٰذَا النَّسَبُ، وَمِنَ الصِّهْرِ: ﴿وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ﴾ (سورة النساء: ٢٣)

﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ﴾ (سورة النساء: ٢٢) ❷

(٢٦٧)......عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نسب کے لحاظ سے سات رشتے حرام ہیں اور سسرال کے لحاظ سے بھی سات رشتے حرام ہیں۔ نسب کے محرمات یہ ہیں: ''حرام کی گئی ہیں تم پر تمہاری مائیں، تمہاری لڑکیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، بھتیجیاں اور بھانجیاں'' یہ تو نسبی محرمات ہیں۔ اور سسرالی محرمات درج ذیل ہیں ''اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہوا اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساس اور تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمہارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں اور تمہارا دو بہنوں کو (بیک وقت ایک آدمی کے نکاح میں) جمع کرنا، ہاں جو گزر چکا سو گزر چکا۔'' ''اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو۔ جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے مگر جو گزر چکا ہے۔''

[٢٦٨] ...... حدثنا إسحاق (أنبأ) وكيع عن علي بن صالح عن إسحاق (أنبأ) جرير عن

---

❶ صحيح البخارى، كتاب النكاح، باب مايحل من النساء وما يحرم ......(٥١٠٥) السنن الكبرى للبيهقى : ١٥٨/٧.

❷ انظر ماقبله.

مطرف عَنْ عَمْرِو بْنِ سَالِمٍ مَولَى الْأَنْصَارِ قَالَ: حَرَّمَ اللّٰهُ مِنَ النَّسَبِ سَبْعاً، وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعًا، قَالَ: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ﴾ وَمِنَ الصِّهْرِ: ﴿وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ﴾ (سورة النساء: ٢٣)......اَلْآيَةُ .

(٢٦٨)......عمرو بن سالم مولی الأنصار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے نسب کے لحاظ سے سات رشتے حرام کیے ہیں اور سسرال کے لحاظ سے سات رشتے حرام کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''حرام کی گئی ہیں تم پر تمہاری مائیں، تمہاری لڑکیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، بھتیجیاں اور بھانجیاں'' سسرالی رشتہ سے ''اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری دودھ شریک بہنیں'' ......الآیة

[بڑی پر چھوٹی اور چھوٹی پر بڑی کا نکاح حرام ہونے کا بیان]

قَالَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ: فَحَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْآيَةِ الْجَمْعَ بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ، لَمْ يُحَرِّمِ الْجَمْعَ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ غَيْرِهِمَا، ثُمَّ قَالَ ﴿وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ﴾ (سورة النساء: ٢٤) فَحَرَّمَتِ السُّنَّةُ الْجَمْعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَبَيْنَهَا وَبَيْنَ خَالَتِهَا .

امام ابو عبد اللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ میں دو بہنوں کو ایک ساتھ ایک آدمی کے نکاح میں جمع کرنا حرام قرار دیا ہے ان کے علاوہ کسی دو عورتوں کو ایک ساتھ جمع کرنا حرام نہیں کیا، پھر فرمایا: ''اور ان عورتوں کے سوا اور عورتیں تمہارے لیے حلال کی گئیں ہیں'' لیکن سنت مطہرہ نے پھوپھی و بھتیجی اور خالہ و بھانجی کو ایک ساتھ جمع کرنا حرام قرار دیا ہے۔

[٢٦٩]......حدثنا إسحاق بن إبراهيم (أنبأ) سفيان عن عمرو بن دينار عن أبي سلمة عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا أَوْ عَلٰى خَالَتِهَا .

(٢٦٩)......ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے پھوپھی کی موجودگی میں بھتیجی اور خالہ کی موجودگی میں بھانجی کو ایک آدمی کے نکاح میں دینے سے منع کیا ہے۔[1]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم الجمع بين المرأة وعمتها ......(١٤٠٨)، سنن النسائى، كتاب النكاح، باب الجمع بين المراة وعمتها (٣٢٩٣).

شرح حدیث:

(۱) اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ﴿اَلْجَمْعُ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ﴾ یعنی ''دو بہنوں کو ایک مرد کے نکاح میں جمع کرنا'' حرام قرار دیا ہے۔ اور پھر عام حکم ارشاد فرمایا۔ ان کے علاوہ تمہارے لیے حلال ہیں: ﴿وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ﴾ (نساء: ۲٤) لیکن احادیث رسول ﷺ میں پھوپھی اور بھتیجی اسی طرح خالہ اور بھانجی کو ایک مرد کے نکاح میں جمع کرنا حرام قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ بات واضح ہے کہ احادیث قرآن مجید کے عام احکامات کو خاص کرنے والی ہیں۔

فقہی فوائد:

(۲) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پھوپھی اور بھتیجی، خالہ اور بھانجی کو ایک مرد کے نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔

(۳) جمہور اہل علم کا اس پر اتفاق ہے۔

امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ (التمہید: ۱۸/ ۲۷۷)، امام ابن حزم رحمہ اللہ (فتح الباری: ۲۰۲/۱۰)، امام ابن منذر رحمہ اللہ (الاجماع لابن المنذر، ص ۹۵)، امام ترمذی رحمہ اللہ (جامع ترمذی بعد الحدیث: ۱۱۲۶)، امام شوکانی رحمہ اللہ (نیل الاوطار: ۲۲۸/۴)، امام قرطبی رحمہ اللہ اور نواب صدیق الحسن خان حفظہ اللہ (الروضۃ الندیۃ: ۵۰/۲) مذکورہ ائمہ نے اس مسئلہ پر اجماع نقل کیا ہے۔

(۴) خوارج اور شیعہ کا ایک گروہ اس کا قائل ہے کہ یہ رشتے جمع کیے جا سکتے ہیں۔ [1]

لیکن یہ مؤقف صریح دلائل کی مخالفت کی وجہ سے مردود اور باطل ہے۔

(۵) یہ بات بھی یاد رہے کہ قرآن کی تخصیص احادیث رسول ﷺ کے ذریعے ہو سکتی ہے۔

[۲۷۰]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) شبابة (ثنا) ورقاء عن أبي الزناد عن الأعرج عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَبَيْنَهَا وَبَيْنَ خَالَتِهَا. [2]

(۲۷۰)...... ابو ہریرہ بالفاظ دیگر فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے پھوپھی و بھتیجی اور خالہ و بھانجی کو ایک نکاح میں اکٹھا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

[۲۷۱]...... حدثنا عبيد الله بن سعد بن إبراهيم بن سعد (ثنا) عمي (ثنا) أبي عن ابن

---

[1] شرح مسلم نووی: ٥/ ٣٠٩.

[2] صحيح مسلم، أيضًا (١٤٠٨) المؤطا لمالك، كتاب النكاح (٢٠)، سنن النسائى، أيضًا (٣٢٨٨) مسند احمد (٤٦٥٠٤٦٢/٢).

إسحاق قال: ذكر أبو الزناد عن الأعرج عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا ، وَلَا بَيْنَ الْمَرأَةِ وَخَالَتِهَا)) قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ عَرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَ ذٰلِكَ . ❶

(۲۷۱)......ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی پھوپھی و بھتیجی اور خالہ و بھانجی کو ایک نکاح میں جمع نہ کرے۔ ایک اور سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

[۲۷۲]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) سعيد بن أبي مريم (أنبأ) يحيى بن أيوب وابن لهيعة عن عقيل عن ابن شهاب عن قبيصة بن ذؤيب ، وعروة بن الزبير ، وعبيد اللّٰه بن عبد اللّٰه عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : أَنَّهُ نَهٰى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا أَوْ عَلٰى خَالَتِهَا . ❷

(۲۷۲)......ابو ہریرہ رضی للہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے پھوپھی و بھتیجی یا خالہ و بھانجی کو ایک نکاح میں دینے سے منع فرمایا ہے۔

[۲۷۳]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) ابن إدريس عن داود بن أبي هند عن الشعبي عن أبي هريرة وعن عاصم عن الشعبي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا ، وَلَا الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ أَخِيْهَا ، وَلَا بِنْتُ أُخْتِهَا عَلٰى خَالَتِهَا ، وَلَا الْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ أَخْتِهَا ، وَلَا تُنْكَحُ الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى ، وَلَا الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى)) ❸

(۲۷۳) ابو ہریرہ و جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پھوپھی کے ساتھ بھتیجی، بھتیجی کے ساتھ پھوپھی، خالہ کے ساتھ بھانجی، بھانجی کے ساتھ خالہ، چھوٹی کے ساتھ بڑی اور بڑی کے ساتھ چھوٹی کا نکاح (بیک وقت ایک آدمی کے ساتھ) نہ کیا جائے۔

---

❶ صحيح مسلم ، أيضًا (١٤٠٨/٣٤) .

❷ صحيح البخارى ، كتاب النكاح ، باب لاتنكح المرأة على عمتها (٥١١١).

❸ مسند احمد (٤٦٢/٢)، سنن ابى داؤد ، كتاب النكاح ، باب مايكره ا لجمع بينهن من النساء (٢٠٦٥) سنن النسائى ، كتاب النكاح ، باب تحريم الجمع بين المرأة وخالتها (٣٢٩٦) المنتقى لابن الجارود (٦٨٥) عن ابى هريرة رضی اللہ عنہ۔ صحيح البخارى ، أيضًا (٥١٠٨) عن ابى هريرة وجابر رضى اللّٰه عنهما، سنن النسائى ، أيضًا (٣٢٩٧، ٣٢٩٨) عن جابر رضی اللہ عنہ۔

[٢٧٤]......حدثنا أسحاق (أنبأ) جرير عن عاصم الأحول عن الشعبي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا ، وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا)) ❶

(۲۷۴)...... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا پھوپھی کے ساتھ بھتیجی اور خالہ کے ساتھ بھانجی کو ایک ساتھ ایک آدمی کے نکاح میں نہ دیا جائے۔

[٢٧٥]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) وهب بن جرير (ثنا) شعبة عن عاصم قال: عَرَضْتُ عَلٰى الشَّعْبِيِّ كِتَاباً فِيْهِ: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَنَّهٗ نَهٰى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا ، أَوْ عَلٰى خَالَتِهَا ، فَقَالَ: أَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ جَابِرٍ . ❷

(۲۷۵)...... جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بسند دیگر رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک آپ ﷺ نے پھوپھی کے ساتھ بھتیجی یا خالہ کے ساتھ بھانجی کو بیک وقت ایک آدمی کے نکاح میں دینے سے منع فرمایا ہے۔ امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے خود سنی ہے۔

[٢٧٦]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) عبدة بن سليمان (ثنا) محمد بن إسحاق عن يعقوب بن عتبة عن سليمان بن يسار عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نِكَاحَيْنِ: أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا . ❸

(۲۷۶)......ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو نکاحوں سے منع فرمایا ہے:

۱۔ پھوپھی اور بھتیجی کو ایک آدمی کے نکاح میں اکٹھا کیا جائے۔

۲۔ خالہ اور بھانجی کو ایک آدمی کے نکاح میں جمع کیا جائے۔

[٢٧٧] حدثنا عبيد اللّٰه بن سعد (ثنا) عمي (ثنا) أبي عن ابن إسحاق حدثني يعقوب بن عبد اللّٰه بن عتبة بن المغيرة بن الأخنس عن سليمان بن يسار عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا ، وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا نِكَاحاً . ❹

---

❶ انظر ماقبله . ❷ أيضًا.

❸ سنن ابن ماجه ، كتاب النكاح ، باب لاتنكح المرأة على عمتها ولاعلى خالتها (١٩٣٠) مسند احمد(٦٧/٣)

❹انظر ماقبله .

(۲۷۷)......ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بسند دیگر و بالفاظ دیگر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ پھوپھی و بھتیجی اور خالہ و بھانجی کو ایک آدمی کے نکاح میں اکٹھا کیا جائے۔

[۲۷۸]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) ابن بكير حدثني الليث عن أيوب بن موسى عن بكير بن الأشج عن سليمان بن يسار عن عبد الملك بن يسار عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا ، وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا)) ❶

(۲۷۸)......ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پھوپھی کی موجودگی میں بھتیجی اور خالہ کی موجودگی میں بھانجی کو ایک آدمی کے نکاح میں نہ دیا جائے۔

[۲۷۹]...... حدثنا إسحاق بن إبراهيم (أنبأ) عبد الرزاق عن ابن جريج أخبرني عبد الكريم عن عمرو بن شعيب أنه أخبره عن أبيه عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَنَدَ إِلَى الْبَيْتِ ، فَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ فَقَالَ: ((لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ مَسِيْرَةَ ثَلَاثَ لَيَالٍ ، وَلَا تُقَدَّمَنَّ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا)) ❷

(۲۷۹)......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک نبی ﷺ نے بیت اللہ کے ساتھ ٹیک لگا کر لوگوں کو وعظ و نصیحت اور تذکیر فرمائی، نیز فرمایا: کوئی عورت تین راتوں کا سفر محرم کے بغیر نہ کرے، پھوپھی کی موجودگی میں بھتیجی، اور خالہ کی موجودگی میں بھانجی کو ایک آدمی کے نکاح میں پیش نہ کیا جائے۔

[۲۸۰]...... حدثني حسين بن عيسى البسطامي (ثنا) يزيد بن هارون (أنبأ) الحسين بن ذكوان عن عمرو بن شعيب عن أبيه عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا)) . ❸

(۲۸۰)......عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: پھوپھی کی موجودگی میں بھتیجی اور خالہ کی موجودگی میں بھانجی کو ایک آدمی کے نکاح میں نہ دیا جائے۔

[۲۸۱]......حدثنا إسحاق (أنبأ) محمد بن بكر (أنبأ) سعيد وهو ابن أبي عروبة عن قتادة

---

❶ سنن النسائی ، کتاب النکاح ، باب الجمع بین المرأة وعمتها (۳۲۹۲).

❷ مصنف عبدالرزاق ، کتاب النکاح ، باب مایکرہ ان یجمع بینھن من النساء (۱۰۷۵۱) ، مسند احمد (۱۷۹/۲).

❸ انظر ماقبلہ.

عن أبي جرير وعن عكرمة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا أَوْ عَلٰى خَالَتِهَا . ❶

(۲۸۱)......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے پھوپھی کی موجودگی میں بھتیجی یا خالہ کی موجودگی میں بھانجی کو ایک آدمی کے نکاح میں دینے سے منع فرمایا ہے۔

[۲۸۲]......حدثنا محمد بن بشار وأبو علي البسطامي وعبد اللّٰه بن عبد الرحمن قالوا: (ثنا) عبيد اللّٰه بن عبدالمجيد الحنفي (ثنا) عبيد اللّٰه بن عبد الرحمن بن موهب: حدثني مالك بن محمد بن عبدالرحمن عن عمرة بنت عبد الرحمن عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: وُجِدَ فِيْ قَائِمِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كِتَابَانِ ، فِيْ أَحَدِهِمَا: وَلَا تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا ، وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا . ❷

(۲۸۲)......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے قبضہ میں دو کتابیں ملیں، جن میں سے ایک میں یہ بات لکھی ہوئی تھی، پھوپھی کی موجودگی میں بھتیجی اور خالہ کی موجودگی میں بھانجی کو ایک آدمی کے نکاح میں نہ دیا جائے۔

[۲۸۳]...... حدثني حميد بن زنجويه النسوي (ثنا) أبو الأسود (ثنا) ابن لهيعة عن ابن هبيرة عن ابن رزين الغاقفي عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا . ❸

(۲۸۳) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے پھوپھی اور بھتیجی اور خالہ اور بھانجی کو ایک آدمی کے نکاح میں اکٹھے کرنے سے منع فرمایا ہے۔

[۲۸٤]...... حدثني الحسين بن عيسى البسطامي (ثنا) كثير بن هشام عن جعفر بن برقان عن الزهري عن سالم عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نِكَاحَيْنِ: الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا ،

---

❶ سنن ابی داؤد ، أيضًا (٢٠٦٧) ، سنن الترمذی ، كتاب النكاح ، باب ماجاء لاتنكح المرأة على عمتها ......مسند احمد (٢١٧/١).

❷ المستدرك للحاكم (٣٤٩/٤، السنن للدارقطنى ١٣١/٣ .

❸ مسند احمد ٧٧/١-٧٨ ، مسند البزار (٨٨٨) ، مسند ابى يعلى (٣٦٠) اس کی سند ضعیف ہے۔لیکن دیگر احادیث کی بناء پر حدیث صحیح ہے۔

وَعَلَى خَالَتِهَا . ❶

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: وَحُرِّمَ فِي الْآيَةِ امْرَأَتَيْنِ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَطْ: اَلْأُمَّ وَالْأُخْتُ لَمْ يُحَرَّمْ غَيْرُهُمَا مِنَ الرَّضَاعَةِ: ﴿ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ ﴾ (سورة النساء:٢٤) فَصَارَ اللَّازِمُ فِي الْحُكْمِ عَلَى ظَاهِرِ الْكِتَابِ وَعُمُوْمِهِ أَنْ يَكُوْنَ مَا وَرَاءَ مَا حَرَّمَ فِي الْآيَةِ مِنَ النِّسَاءِ مُحَلَّلَاتِ النِّكَاحِ بِقَوْلِهِ: ﴿ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ ﴾ فَجَاءَ تِ الْأَخْبَارُ الثَّابِتَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَنَّهُ حَرَّمَ بِنْتَ الْأَخِ، وَبِنْتَ الْأُخْتِ مِنَ الرَّضَاعَةِ، وَأَخْبَرَ أَنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ)).

(۲۸۴)......عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے دو نکاحوں سے منع فرمایا ہے:

۱۔ پھوپھی کی موجودگی میں بھتیجی　　۲۔ خالہ کی موجودگی میں بھانجی

امام ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے رضاعت کی بنا پر صرف دو عورتوں سے نکاح کو حرام قرار دیا ہے۔ ۱۔ (رضاعی) ماں　۲۔ (رضاعی) بہن۔

ان کے علاوہ (کسی رشتہ رضاعت کو) حرام قرار نہیں دیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور ''ان عورتوں کے سوا اور عورتیں تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں'' تو ظاہر کتاب اللہ اور اس کے عموم کی بنا پر آیت میں مذکور محرمات عورتوں کے علاوہ کا حلال النکاح ہونے کا حکم لازم آتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور ان عورتوں کے علاوہ اور عورتیں تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں''۔ مگر نبی کریم ﷺ سے یہ احادیث پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہیں کہ آپ ﷺ نے رضاعی بھتیجی اور رضاعی بھانجی کو محرمات قرار دیا ہے۔ نیز آپ ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام قرار پاتے ہیں جو نسب سے حرام قرار پاتے ہیں۔

[اس چیز کا بیان کہ جو رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہیں وہی رشتے رضاعت سے حرام ہیں]

[٢٨٥] ......حدثنا يحيى بن يحيى عن مالك بن أنس عن عبد الله بن أبي بكر عن عمرة عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا، وَإِنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي

---

❶ مسند الرويانى (١٣٩٣) مسند البزار (٢٦٠/١٢) (٦٠٢٣).

بَيْتِكَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرَاهُ فُلَانٌ ، لِعَمِّ حَفْصَةَ)) ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْكَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ؟! قَالَ: ((نَعَمْ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ)) . ❶

(۲۸۵)......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بے شک رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تھے اورانہوں نے (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے ایک آدمی کی آواز سنی' جوسیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر آنے کی اجازت طلب کر رہا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ ایک آدمی آپکے گھر داخل ہونے کی اجازت طلب کررہا ہے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ وہ فلاں آدمی ہے، جوحفصہ کا (رضاعی) چچا ہے۔'' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! اگر فلاں آدمی (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا رضاعی چچا) زندہ ہوتا تو وہ میرے پاس آسکتا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! بے شک رضاعت نسب کی طرح رشتوں کوحرام کر دیتی ہیں۔

شرح حدیث:

(۱) اللہ تعالیٰ نے رضاعت کی وجہ سے صرف دوعورتوں کے ساتھ نکاح حرام کیا ہے۔ اوراس کے علاوہ فرمایا: ﴿وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ﴾ لیکن رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں یہ وضاحت موجود ہے کہ وہ تمام رشتے جونسب کی وجہ سے حرام ہیں، وہ رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہوں گے۔

فقہی فوائد:

(۲) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہیں وہ رشتے رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہوں گے۔

(۳) رضاعت سے حرام ہونے والے رشتے مندرجہ ذیل ہیں:

رضاعی ماں، رضاعی بہن، رضاعی پھوپھی، رضاعی خالہ، رضاعی بھانجی، رضاعی بھتیجی۔ وغیرہ ❷

[۲۸٦]...... حدثنا إسحاق بن إبراهيم (أنبأ) جرير عن الأعمش عن سعد بن عبيدة، وهو: أبو ضمرة، عن أبي عبدا لرحمن السلمي عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَالَكَ تَنُوْقُ فِيْ قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا؟ فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟)) فَقَالَ: بِنْتُ حَمْزَةَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ)) . ❸

---

❶ صحيح البخارى ، كتاب الشهادات ، باب الشهادة على الأنساب والرضاع ......(٢٦٤٦).

❷ تفسير فتح القدير: ١/ ٤٤٤، فقه السنه : ٢/ ١٤٨

❸ صحيح مسلم ، كتاب الرضاع ، باب تحريم ابنة الاخ من الرضاعة (١٤٤٦).

(۲۸۶)...... سیدعلی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ قریش (سے رشتہ لینا) پسند کرتے ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس کوئی (رشتہ) ہے؟ تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی (ہے)۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔

شرح حدیث:

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رضاعی بھتیجی سے بھی نکاح حرام ہے، جس طرح نسبی بھتیجی سے نکاح حرام ہے۔

(۲) سیّدنا حمزہ رحمہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہونے کے ساتھ ساتھ رضاعی بھائی بھی تھے، کیونکہ آپ دونوں کو ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ اس طرح سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی آپ کی رضاعی بھتیجی ہوئی۔ اس لیے آپ نے اس سے نکاح کرنے سے انکار کر دیا۔ جیسا کہ بعض احادیث میں وارد ہوا ہے۔

[۲۸۷]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) يحيى بن آدم (ثنا) إسرائيل عن أبي إسحاق عن هانىء بن هانىء وهبيرة بن يريم عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا خَرَجْنَا مِنْ مَكَّةَ اتبَعَتْنِي ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِيْنِيْ: يا عَمِّ يا عَمِّ ، فَتَنَاوَلْتُها بِيَدِهَا ، فَدَفَعْتُهَا إِلَى فَاطِمَةَ ، فَقُلْتُ: دُوْنَكِ بِنْتَ عَمِّكِ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلا تتزَوَّجُها؟ فَقَالَ: ((إِنَّها ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ)) . [1]

(۲۸۷)...... علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم مکہ مکرمہ سے نکلنے لگے، تو حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی مجھے پیچھے سے ''اے چچا' اے چچا'' کہہ کہہ کر آوازیں دینے لگی' میں نے اس کے ہاتھ سے پکڑ لیا اور اسے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کر دیا۔ میں نے کہا: اپنے چچا کی بیٹی سنبھال لے۔ تو جب ہم مدینہ منورہ پہنچے' تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نکاح نہیں کر لیتے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔

[۲۸۸] حدثنا إسحاق (أنبأ) وكيع (ثنا) سفيان عن علي بن زيد بن جدعان عن سعيد بن المسيب عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَ لا أَدُلُّكَ عَلٰى أَجْمَلِ فَتَاةٍ مِنْ قُرَيْشٍ؟ قَالَ: ((وَمَنْ هِيَ)) قُلْتُ: بِنْتُ حَمْزَةَ، قَالَ: ((أَوَمَا عَلِمْتَ أَنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ ، وَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ)) . [2]

---

[1] سنن ابی داؤد ، کتاب الطلاق ، باب من احق بالولد (۲۲۸۰) ، مسند احمد (۱/ ۹۸-۹۹).

[2] مسند احمد (۱/ ۱۳۱-۱۳۲،۲۷۵)۔ سنن الترمذی ، کتاب الرضاع (۱۱٤٦) اس کی سند ''علی بن زید بن جدعان'' کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔ لیکن اسی معنی کی دیگر صحیح احادیث موجود ہیں۔

(۲۸۸)......سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں آپ کو قریش کی سب سے زیادہ حسینہ وجمیلہ لڑکی نہ بتاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کون ہے؟
میں نے کہا: حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی' آپ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے؟ اور بے شک اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے لحاظ سے بھی وہی رشتے حرام قرار دیے ہیں جو نسب سے حرام قرار دیے ہیں۔

[۲۸۹]...... حدثنا بحر بن نصر قال: و (ثنا) عبد اللّٰهِ بن وهب قال: أخبرني يونس عن ابن شهاب: أن عروة حدثه عن زينب بنت أم سلمة: أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنْكَحْ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ لأُخْتِهَا . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَ تُحِبِّينَ ذٰلِكَ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِيْ فِيْ خَيْرٍ أُخْتِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَإِنَّ ذٰلِكَ لاَ يَحِلُّ لِيْ)) قَالَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ لَقَدْ تُحَدِّثُنَا أَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ! قَالَ: ((بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِيْ ، إِنَّهَا لاَبْنَةُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ)) قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِنَحْوِ هٰذَا . [1]

(۲۸۹)......سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میری بہن ابوسفیان کی بیٹی سے نکاح کر لیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس کو پسند کرتی ہے؟ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: میں آپ کی اکیلی بیوی تو نہیں ہوں اور خیر میں اپنی شریک سب سے زیادہ اپنی بہن کو پسند کرتی ہوں' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ رشتہ میرے لیے حلال وجائز نہیں۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! یقیناً ہم آپس میں باتیں کرتی تھیں۔ کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: جو ام سلمہ کی بیٹی ہے؟ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: جی ہاں! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اگر میری گود میں ربیبہ (بیوی کی بیٹی) نہ بھی ہوتی تو پھر بھی میرے لیے حلال نہیں تھی' کیونکہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا' تو تم میرے سامنے اپنی بیٹیاں اور بہنیں (نکاح کے لیے) پیش نہ کیا کرو۔ ایک اور سند سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اسی طرح مروی ہے۔

---

[1] صحیح البخاری ، کتاب النکاح ، باب "وامھتکم التی ارضعنکم" ویحرم من الرضاعة ما یحرم من النسب (۵۱۰۱) صحیح مسلم ، کتاب الرضاع ، باب تحریم الزبیبة واخت المرأة (۱٤٤۹).

[٢٩٠]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) عبدا لرزاق (أنبأ) معمر عن الزهري أخبرني عروة بن الزبير عن زينب بنت أبي سلمة أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: إِنْكَحْ أُخْتِيْ بِنْتَ أَبِيْ سُفْيَانَ. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَ تُحِبِّيْنَ ذٰلِكِ؟)) قَالَتْ: مَا أَنَا بِمُخْلِيَةٍ وَّأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِيْ فِيْ خَيْرٍ أُخْتِيْ، قَالَ: ((فَإِنَّ ذٰلِكَ لاَ يَحِلُّ))

قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيْدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِيْ سَلَمَةَ. قَالَ: ((بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ؟))

قَالَتْ: قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَوَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ فِيْ حِجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ، إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِيْ وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ)) قَالَ عُرْوَةُ: وَكَانَتْ ثُوَيْبَةُ مَوْلَاةً لِأَبِيْ لَهَبٍ، أَعْتَقَهَا فَأَرْضَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰه، فَلَمَّا مَاتَ رَأَىٰ أَبَا لَهَبٍ بَعْضُ أَهْلِهِ فِي النَّوْمِ، فَسَأَلَهُ: مَا وَجَدْتَ؟ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُ بَعْدَكُمْ رَاحَةً، غَيْرَ أَنِّيْ سُقِيْتُ فِيْ هٰذِهِ مِنِّيْ فِي النُّقْرَةِ الَّتِيْ بَيْنَ الْإِبْهَامِ وَبَيْنَ الَّتِيْ تَلِيْهَا بِعِتْقِيْ ثُوَيْبَةَ. ❶

قَالَ: أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: قَالَ أَبُوْ عُبَيْدٍ فِيْ أَثَرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ: كَانَتْ ثُوَيْبَةُ قَدْ أَرْضَعَتْ حَمْزَةَ أَيْضًا، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَحَمْزَةُ وَأَبُوْ سَلْمَةَ إِخْوَةٌ بِإِرْضَاعِ ثُوَيْبَةَ إِيَّاهُمْ.

(۲۹۰)...... بے شک ام حبیبہ رضی اللہ عنہا زوج النبی ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: ابوسفیان کی بیٹی میری بہن سے نکاح فرمالیں! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو یہ پسند کرتی ہے؟ کہنے لگیں: میں آپ کی اکیلی بیوی تو نہیں ہوں اور خیر میں سب سے زیادہ پسندیدہ مجھے میری بہن ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ رشتہ میرے لیے جائز و حلال نہیں ہے۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہ کہنے لگیں اللہ کی قسم! بے شک ہم باتیں کرتے تھے کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ام سلمہ کی بیٹی سے؟ کہتی ہیں کہ میں نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ میری گود میں ربیبہ (بیوی کی بیٹی) نہ بھی ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہیں تھی، بے شک وہ میری رضاعی بھتیجی ہے مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ تو تم مجھے اپنی بیٹیاں اور بہنیں (نکاح کے لیے) پیش نہ کیا کرو۔ عروہ کہتے ہیں کہ جس نے دودھ پلایا تھا، وہ ثویبہ ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی تھی تو جب ابولہب فوت ہوگیا اس کے گھر کے کسی فرد نے اسے خواب میں دیکھا، تو اس سے پوچھا کہ تو نے کیا پایا؟ تو اس

❶ صحیح البخاری، أیضًا، مصنف عبدالرزاق، کتاب النکاح، باب یحرم من الرضاع مایحرم من النسب (١٣٩٥٥).

نے کہا: میں نے تمہارے بعد راحت و آرام نہیں پایا، مگر ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی کے درمیانی جگہ سے مجھے پینے کو ملتا ہے۔

امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سند کے علاوہ اس حدیث کے آخر پر ابوعبید نے فرمایا: ثویبہ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو بھی دودھ پلایا تھا تو (اس طرح) حمزہ، ابوسلمہ اور رسول اللہ ﷺ تو ثویبہ کے دودھ پلانے سے (رضاعی) بھائی بن گئے۔

[۲۹۱]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) يعقوب بن إبراهيم بن سعد (ثنا) ابن أخي ابن شهاب عن عمه قال: أخبرني عروة بن الزبير أن زينب بنت أبي سلمة أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! انْكِحْ أُخْتِيْ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ، فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا: ((أَوَ تُحِبِّيْنَ ذٰلِكَ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِيْ خَيْرٍ أُخْتِيْ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ)) قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَوَاللّٰهِ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّكَ لَتُرِيْدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِيْ سَلَمَةَ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِبْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَأَيْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ فِيْ حِجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ، إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِيْ وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ)). [1]

(۲۹۱)...... ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری بہن ابوسفیان کی بیٹی سے نکاح فرما لیجیے، ان کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تو یہ گوارہ کر سکتی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! میں آپ کی اکیلی بیوی تو نہیں ہوں اور خیر میں اپنی شریک مجھے سب سے زیادہ اپنی بہن پسند ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ رشتہ میرے لیے حلال و جائز نہیں ہے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک ہم باتیں کیا کرتے تھے کہ بے شک آپ ﷺ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ام سلمہ کی بیٹی سے؟ اس نے کہا: جی ہاں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ میری گود میں (بیوی کی بیٹی) ربیبہ نہ بھی ہوتی تو پھر بھی میرے لیے حلال نہیں تھی، کیونکہ بے شک وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا، تو تم مجھے (نکاح کے لیے) اپنی بیٹیاں اور بہنیں پیش نہ کیا کرو۔

[۲۹۲]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) يحيى بن بكير حدثني الليث عن يزيد بن أبي حبيب أن محمد بن مسلم كتب يذكر أن عروة حدثه أن زينب بنت أبي سلمة حَدَّثَتْهُ أَنَّ

[1] صحيح مسلم، أيضًا (١٤٤٩/١٦) مسند ابى يعلى (٧١٢٨).

أُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: إِنْكَحْ أُخْتِيْ عِزَّةَ، نَحْوَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَيَعْقُوْبَ. ❶

(۲۹۲)......ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بسند دیگر مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: آپ میری بہن عزۃ سے نکاح کرلیں، معمر اور یعقوب کی حدیث کی طرح۔

[۲۹۳]...... حدثنا إسحاق بن إبراهيم (أنبأ) أبو معاوية (ثنا) هشام بن عروة عن أبيه عن زينب بنت أبي سلمة قَالَتْ: جَاءَ تْ أُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: هَلْ لَكَ فِيْ أُخْتِيْ؟ قَالَ: ((وَمَا أَصْنَعُ بِهَا؟)) قَالَتْ: تَتَزَوَّجُهَا. قَالَ: ((وَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكَ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ، لَسْتُ بِمُخْلِيَةٍ لَّكَ، وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِيْ فِيْ خَيرٍ أُخْتِيْ قَالَ: ((فَإِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لِيْ)) قَالَتْ: فَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِيْ سَلَمَةَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَ: ((إِنَّهَا لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِي فِيْ حِجْرِيْ لَمْ تَحِلَّ لِيْ، لَقَدْ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا: ثُوَيْبَةُ۔ مَولاَةٌ لِبَنِي هَاشِمٍ۔ فَلاَ تَعْرِضْنَ عَلَيّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ أَخَوَاتِكُنَّ)). ❷

(۲۹۳)......ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور کہنے لگیں: کیا آپ کو میری بہن میں کچھ (دلچسپی) ہے؟ فرمایا: میں اسے کیا کروں؟ کہنے لگیں: آپ اس سے شادی کرلیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ گوارہ کرلے گی؟ کہنے لگیں: جی ہاں! میں اکیلی تو آپ کی بیوی نہیں ہوں اور خیر میں اپنی شریک مجھے سب سے زیادہ اپنی بہن پسند ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ کہنے لگیں: مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ بنت ام سلمہ کو منگنی کا پیغام دینا چاہتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ میری گود میں ربیبہ (بیوی کی بیٹی) نہ بھی ہوتی تو پھر بھی میرے لیے حلال و جائز نہ تھی۔ مجھے اور اس کے باپ (ابوسلمہ رضی اللہ عنہ) کو ثویبہ (بنی ہاشم کی آزاد کردہ لونڈی) نے دودھ پلایا تھا، تو تم مجھے (نکاح کے لیے) اپنی بیٹیاں اور بہنیں پیش نہ کیا کرو۔

[۲۹٤]...... حدثنا بحر بن نصر الخولاني (ثنا) ابن وهب أخبرني الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن عراك بن مالك أَنَّ زَيْنَبَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّا قَدْ تُحَدِّثْنَا أَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أَنِّي لَمْ أَنْكِحْ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِيْ، إِنَّ أَبَاهَا أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ)). ❸

---

❶ المستخرج لابی نعیم (۱۲۲/٤). ❷ صحیح مسلم، أیضًا (۱٤٤۹)، المنتقی لابن الجارود (٦۸۰)، سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، باب مایحرم من الرضاع ما یحرم من النسب (۲۰٥٦).

❸ صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب عرض الانسان ابنته اواخته علی اهل الخیر (٥۱۲۳)، سنن النسائی، کتاب النکاح، باب تحریم الجمع بین الأم والبنت (۳۲۸۷).

(۲۹۴)......ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور سند سے مروی ہے بے شک انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: بے شک ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ درة بنت ام سلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر بے شک میں نے ام سلمہ سے نکاح نہ بھی کیا ہوتا، تو پھر بھی میرے لیے حلال و جائز نہ تھی' بلا شبہ اس کا باپ میرا رضاعی بھائی ہے۔

[۲۹۵]...... حدثنا بحر (ثنا) بن وهب أخبرني مخرمة بن بكير عن أبيه عن سليمان بن يسار عن أم حبيبة بهذا .

(۲۹۵)......ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بسند دیگر اسی طرح مروی ہے۔

[۲۹۶]......حدثني الحسين بن عيسى البسطامي (ثنا) عبيد الله بن موسى عن إسرائيل عن أبى إسحاق عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا تَزَوَّجُ بِنْتَ حَمْزَةَ؟ فَقَالَ: ((إِنَّها بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ)) . ❶

(۲۹۶) سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: کیا آپ حمزہ کی بیٹی سے شادی نہیں کرینگے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔

[۲۹۷] حدثنا بحر بن نصر (ثنا) ابن وهب أخبرني مخرمة عن أبيه قال: سمعت عبد الله ابن مسلم يقول: سمعت محمد بن مسلم يقول: سمعت حميد بن عبد الرحمن بن عوف يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَيْنَ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنْ بِنْتِ حَمْزَةَ؟ أَوْ قِيْلَ: أَلَا تَخْطُبُ بِنْتَ حَمْزَةَ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ حَمْزَةَ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ)) . ❷

(۲۹۷)......ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوج النبی ﷺ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ سے کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ حمزہ کی بیٹی سے کیوں بے رغبت ہیں یا یہ کہا گیا' کیا آپ حمزہ کی بیٹی کو منگنی کا پیغام نہیں بھیجیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلا شبہ حمزہ میرا رضاعی بھائی ہے۔

[۲۹۸]...... حدثنا عباس بن الوليد النرسي (ثنا) يزيد بن زريع (ثنا) سعيد عن قتادة عن جابر بن زيد عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُرِيْدَ عَلٰى بِنْتِ حَمْزَةَ فَقَالَ: ((إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَإِنَّهٗ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ)) . ❸

---

❶ صحيح البخارى ، كتاب المغازى ، باب عمرة القضاء (٤٢٥١) السنن الكبرى للبيهقى (٦/٨).

❷ صحيح مسلم ، كتاب الرضاع ، باب تحريم بنت الاخ من الرضاعة (١٤٤٨). ❸ صحيح مسلم، أيضًا (١٤٤٧) ، سنن النسائى ، كتاب النكاح ، باب تحريم بنت الاخ من الرضاعة (٣٣٠٦) ، مسند احمد (١/ ٢٧٥).

(۲۹۸)......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی (سے نکاح) کے لیے کہا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میری رضاعی بھتیجی ہے اور رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

[۲۹۹]...... حدثني أبو الأزهر أحمد بن الأزهر (ثنا) عبد الصمد بن عبد الوارث عن همام (ثنا) قتادة عن جابر بن زيد عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُرِيْدَ عَلَى بِنْتِ حَمْزَةَ، فَقَالَ: ((إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لِيْ، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ، وَإِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ)). ❶

(۲۹۹)......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک اور سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے نکاح کی ترغیب دی گئی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے، وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے، رضاعت اور نسب سے یکساں رشتے حرام ہوتے ہیں۔

[۳۰۰]......حدثني أبو الأزهر (ثنا) يحيى بن صالح الوحاظي (ثنا) عفير بن معدان عن سليم بن عامر عن أبي أمامة عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ)). ❷

(۳۰۰)......ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: کہ آپ ﷺ نے فرمایا: رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

[۳۰۱]...... حدثنا يحيى بن يحيى عن مالك بن أنس عن ابن شهاب عن عروة عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا، وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ، قَالَتْ: فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ، فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ عَلَيَّ. ❸

(۳۰۱)......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ افلح ابوالقعیس کا بھائی جو کہ سیدہ عائشہ کا رضاعی چچا تھا، پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد اندر آنے کی اجازت طلب کرنے لگا۔ فرماتی ہیں: میں نے اسے اجازت دینے سے انکار کر دیا،

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الشهادات، باب الشهادة على الانساب ......(٢٦٤٥) صحيح مسلم، أيضًا.

❷ اس کی سند میں عفیر بن معدان ضعیف راوی ہے۔ (التقريب: ٤٦٢٦).

❸ صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب لبن الفحل (٥١٠٣) صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب تحريم الرضاعة من ماء الفحل (١٤٤٥)، الموطا للمالك، كتاب الرضاع (٣).

تو جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو سیدہ عائشہ نے آپ ﷺ کو ماجرا بتایا: آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اسے آنے کی اجازت دے دوں۔

شرح حدیث:

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دودھ پلانے والی عورت کا شوہر باپ کے قائم مقام ہوتا ہے، کیونکہ اسی کے جماع کی وجہ سے عورت میں دودھ پیدا ہوا ہے۔ اس لیے وہ دودھ پینے والے پر حرام ہے۔ جمہور صحابہ و تابعین کا یہی مؤقف ہے۔ ❶ محدث عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ ❷

(۲) چوں کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ابوالقعیس کی بیوی کا دودھ پیا تھا، اس لیے اس کا بھائی آپ کا چچا ہوا۔ اور چچا سے پردہ نہیں۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ انھیں آنے کی اجازت دے دو۔

[۳۰۲] حدثنا إسحاق (أنبأ) عبد الرزاق (أنبأ) معمر عن الزهري عن عروة عَنْ عَائِشَةَ قَالَ: جَاءَ أَفْلَحُ أَخُوْ أَبِيْ الْقُعَيْسِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: إِنِّي عَمُّهَا، فَأَبَتْ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ، ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((أَفَلاأَذِنْتِ لِعَمِّكِ؟)) فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ، وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ! قَالَ: ((فَائْذَنِيْ لَهُ، فَإِنَّهُ عَمُّكِ، تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ)) وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ زَوْجُ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ أَرْضَعَتْ عَائِشَةَ. قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ هَشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ هٰذَا. ❸

(۳۰۲)......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بسند دیگر مروی ہے کہ ابوالقعیس کا بھائی افلح ان سے اندر داخل ہونے کی اجازت مانگنے لگا۔ اس نے کہا: بلا شبہ میں اس کا چچا ہوں، مگر انہوں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ تو جب نبی ﷺ تشریف لائے تو سیدہ نے آپ ﷺ کے سامنے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اپنے چچا کو اجازت نہیں دی' انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے آدمی نے نہیں پلایا۔ تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو اسے آنے کی اجازت دے دو وہ تمہارا چچا ہی ہے۔ ابوالقعیس سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دودھ پلانے والی کا خاوند تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور سند سے اسی طرح مروی ہے۔

---

❶ فتح الباری: ۹/ ۵۵.

❷ تحفة الاحوذی: ٤ / ۳۳۸

❸ صحیح مسلم، أیضًا، مصنف عبدالرزاق، کتاب الطلاق، باب لبن الفحل (۱۳۹۳۷).

[٣٠٣]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) يعقوب بن إبراهيم (ثنا) ابن أخي ابن شهاب عن عمه قال: أخبرني عروة بن الزبير أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جاءَ ها أَفْلَحُ أَخُوْ أَبِي الْقُعَيْسِ، وَأَبُو الْقُعَيْسِ أَرْضَعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، فَجاءَ ها، زعمتْ، أَخُوْهُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْها، فَأَبَتْ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ حَتّٰى ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَفْلَحَ أَخا أَبِي الْقُعَيْسِ جاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ، فَلَمْ آذَنْ لَهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَمَا مَنَعَكِ أَنْ تَأْذَنِي لِعَمِّكِ؟)) فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِئْذَنِي لَهُ حِيْنَ يَأْتِيْكِ، فَإِنَّهُ عَمُّكِ)). ❶

(٣٠٣)......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابوالقعیس کا بھائی افلح میرے پاس آیا، ابوالقعیس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو (اپنی بیوی کا) دودھ پلوایا تھا' تو اس کا بھائی (افلح) عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت طلب کرنے لگا۔ تو انہوں رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! ابوالقعیس کا بھائی افلح میرے پاس اندر آنے کی اجازت طلب کرتا تھا' مگر میں نے اجازت نہیں دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھے اپنے چچا کو اجازت دینے سے کس چیز نے روکا ہے۔ تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ابوالقعیس نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا، مجھے تو اس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ جب آئے اسے اجازت دے دینا وہ تمہارا چچا ہی ہے۔

[٣٠٤]...... حدثنا بحر بن نصر (ثنا) عبد اللّٰه بن وهب أخبرني مخرمة بن بكير عن أبيه قال: سمعت عبد اللّٰه بن عروة بن الزبير قال: اِسْتَأْذَنَ أَخُوْ أَبِي الْقُعَيْسِ عَلٰى عَائِشَةَ وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، حَتّٰى جاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ، فَإِنَّهُ عَمُّكِ، فَائْذَنِي لَهُ، فَإِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوَلَادَةُ)). ❷

قَالَ بُكَيْرٌ: وَسَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ، وَهُوَ أَخُوْ عَائِشَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَقَامَتْ لِتَتَوَارَى مِنْهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا هُوَ أَخُوْكِ، وَإِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوَلَادَةُ)). قال بكير: وَسمعت سعيد ابن الحسيب واستفتى عن الرضاعة أتحرم ما يحرم من النسب ؟ قال: نعم! قَالَ بُكَيْرٌ: وَقَالَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقٰسِمِ.

---

❶ مسند احمد (٦ / ٢٧١).

❷ صحيح مسلم، أيضًا.

(۳۰۴)......عبداللہ بن عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوالقعیس کے بھائی نے جو کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا چچا تھا آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے تک اسے اجازت نہ دی گئی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا دایاں ہاتھ خاک آلودہ ہو، بلاشبہ وہ تیرا چچا ہے اسے اجازت دے دے۔ رضاعت اور نسب رشتہ حرام کرنے میں یکساں ہیں۔

بکیر رحمہ اللہ راوی حدیث بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن یسار رحمہ اللہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا جو کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا رضاعی بھائی تھا۔تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس سے پردہ میں جانے کے لیے اٹھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: وہ تو تیرا (رضاعی) بھائی ہے اور رضاعت و ولادت (نسب) یکساں رشتے حرام کرتے ہیں۔ بکیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے سنا، انہیں رضاعت کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا رضاعت سے وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں۔ جو نسب سے ہوتے ہیں تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔بکیر رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ سوال عبدالرحمٰن بن القاسم رحمہ اللہ نے کیا تھا۔

[۳۰۵]...... حدثنا بحر بن نصر (ثنا) ابن وهب: أخبرني عمرو بن الحارث عن جعفر بن ربيعة عن مكحول عن عروة عن عائشة عن النبي ﷺ مثله. قال: وأخبرني ابن أبي الزناد عن عروة عن عائشة مثله. قال ابن وهب: وأخبرني يونس عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة عن النبي ﷺ بذلك.

(۳۰۵)......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مزید تین اسناد (مکحول، ابوالزناد اور ابن شہاب) سے اسی طرح مروی ہے۔

[۳۰٦]...... حدثنا بحر (ثنا) ابن وهب أخبرني ابن لهيعة والليث بن سعد عن يزيد بن أبي حبيب عن عراك بن مالك عن عروة بن الزبير أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمّٰى أَفْلَح اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا، فَحَجَبَتْهُ فَأَخْبَرَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ لَهَا: ((لاَ تَحْتَجِبِيْ مِنْهُ، فَإِنَّهٗ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ)) [1]

(۳۰٦)......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں: اُن (عائشہ رضی اللہ عنہا) کے رضاعی چچا نے جن کا نام افلح تھا، ان کے پاس اندر آنے کی اجازت طلب کی، تو انہوں نے پردہ کرلیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: اس سے پردہ نہ کر کیونکہ رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

[۳۰۷]...... حدثنا إسحاق بن إبراهيم (أنبأ) عبد الرزاق (أنبأ) ابن جريج عن عطاء

---

[1] صحيح مسلم، أيضًا (١٤٤٥)، سنن النسائى، كتاب النكاح، باب مايحرم من الرضاع (٣٣٠١).

أخبرني عروة بن الزبير أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ فَقَالَتْ: اِسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَبُوْ الْجَعْدِ، فَرَدَدْتُهُ فَقَالَ لِيْ هِشَامٌ: إِنَّمَا هُوَ [أَخُوْ] أَبُوالْقُعَيْسِ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ قَالَ: ((أَفَلَا أَذِنْتِ لَهُ، تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ أَوْ: يَدُكِ))

(۳۰۷)......بسند عطاء عروۃ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرے رضاعی چچا ابوالجعد نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو میں نے اسے لوٹا دیا۔ ھشام نے مجھے بتایا کہ وہ تو ابوالقعیس کا بھائی ہے تو جب نبی ﷺ تشریف لائے، میں نے انہیں بتایا آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اسے اجازت کیوں نہ دی' تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو یا تیرا ہاتھ خاک آلود ہو۔ [1]

[جس مرد کا دودھ ہو وہ بھی دودھ پینے والے پر حرام ہو جاتا ہے (کیونکہ شیر خوار کا باپ بن جاتا ہے)]

[۳۰۸]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) عبد الرزاق (أنبأ) ابن جريج قَالَ: قُلْتُ لَهُ: يَعْنِيْ لِعَطَاءٍ۔ لَبَنُ الْفَحْلِ أَيُحَرِّمُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: أَبَلَغَكَ مِنْ ثَبْتٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ اللّٰهُ: ﴿وَأَخَوَاتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ﴾ فَهِيَ أُخْتُكَ مِنْ أَبِيْكَ. [2]

(۳۰۸)......ابن جریج رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے عطاء (راوی حدیث) سے پوچھا: کیا رضاعی ماں کے خاوند اور دودھ پینے والے بچے کے درمیان حرمت ثابت ہو جائیگی؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں! میں نے کہا: کیا آپ کو (یہ بات) کسی ثقہ راوی سے پہنچی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! خود اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اور تمہاری رضاعی بہنیں" تو یہ تیری رضاعی بہن تیرے باپ کی طرف سے ہی ہے۔

[تھوڑے اور بہت دودھ پینے سے حرمت کے ثابت ہونے کا بیان]

قَالَ أَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ: وَحَرَّمَ اللّٰهُ فِي الْآيَةِ الْأُمَّ وَالْأُخْتَ مِنَ الرَّضَاعَةِ، لَمْ يَخُصَّ رِضَاعاً دُوْنَ رِضَاعٍ، فَكَانَ الَّذِيْ يَلْزَمُ عَلٰى ظَاهِرِ الْكِتَابِ وَعُمُوْمِهٖ أَنْ يَحْرُمَ بِقَلِيْلِ الرَّضَاعِ كَمَا يَحْرُمُ بِكَثِيْرِهٖ، وَإِلٰى هٰذَا ذَهَبَ مَنْ حَرَّمَ بِقَلِيْلِ الرَّضَاعِ وَكَثِيْرِهٖ مِنَ الصَّحَابَةِ

---

[1] صحيح مسلم، أيضًا (١٤٤٥)، مصنف عبدالرزاق، أيضًا (١٣٩٣٩).

[2] مصنف عبدالرزاق، أيضًا (١٣٩٣٣).

وَمَنْ بَعْدَهُمْ .

امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ میں تو رضاعی ماں اور بہن کو حرام قرار دیا ہے اور رضاعت کو عام رکھا ہے تو کتاب اللہ کے ظاہر وعموم سے یہ لازم آتا ہے کہ تھوڑی رضاعت سے بھی اسی طرح حرمت ثابت ہوتی ہے، جس طرح زیادہ رضاعت سے ہوتی ہے۔ صحابہ اور ان سے بعد کے کئی لوگ رضاعت قلیل و کثیر کے قائل ہیں۔

[۳۰۹]...... حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) أبو خيثمة عن أبي الزبير قال: أَرْسَلَنِيْ عَطَاءٌ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تُرْضِعُ الصَّبِيَّ فِي الْمَهْدِ رَضْعَةً وَاحِدَةً ، فَقَالَ: هِيَ عَلَيْهِ حَرَامٌ ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ الزُّبَيْرِ يَزْعُمَانِ أَنَّهُ لَا تُحَرِّمُهَا عَلَيْهِ رَضْعَتَانِ ، قَالَ: كِتَابُ اللّٰهِ أَصْدَقُ مِنْ قَوْلِهِمَا ، ثُمَّ قَرَأَ آيَةَ الرَّضَاعِ .

(۳۰۹)......ابوالزبیر کہتے ہیں: مجھے عطاء نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا' تو ہم نے انہیں ایک عورت بارے پوچھا جو ایک بچے کو اپنی گود میں ایک دفعہ دودھ پلاتی ہے۔ تو عبداللہ بن عمر نے فرمایا: وہ اس پر حرام ہے' میں نے کہا: سیدہ عائشہ اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما کا خیال ہے کہ ایک یا دو دفعہ کا دودھ پلانا حرمت ثابت نہیں کرتا' تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب ان دونوں کی بات سے زیادہ سچی ہے' پھر انہوں نے رضاعت والی آیت کی تلاوت فرمائی۔

شرح حدیث : رضاعة (باب سمع، فتح، ضرب) سے مصدر ہے۔ اس کا معنی دودھ پینا ہے۔ ❶

اصطلاح میں عورت کے پستان سے بچے کا مخصوص وقت میں چوس کر دودھ پینا۔ ❷

امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''رضعات رضعۃ کی جمع ہے اور وہ یہ ہے کہ جب بچہ ماں کا پستان منہ میں لے کر چوسے پھر بغیر کسی عارضہ کے اپنی مرضی سے اسے چھوڑ دے تو یہ ایک رضعہ ہے۔'' ❸

رضاعہ کے متعلق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے اور یہی راجح اور موافق لغت ہے۔ ❹ اس تفصیل کے بعد آپ غور فرمائیں قرآنِ مجید میں رضاعت کا عام حکم ہے، لیکن حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عام حکم کو خاص کر دیا کہ ایک بار یا دو بار پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

---

❶ لسان العرب: ۸/ ۱۲۵، القاموس المحیط: ۳/ ۳۰

❷ انیس الفقهاء، ص: ۱۵۲

❸ نیل الاوطار: ٤/ ٤١٢

❹ سبل السلام: ۳/ ۱۵۲۹

فقہی فوائد:

اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ بچے کو کتنی مرتبہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے۔

جمہور علماء امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ نے آیت کے عموم: ﴿وَأُمَّهَٰتُكُمُ ٱلَّٰتِيٓ أَرۡضَعۡنَكُمۡ﴾ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ کم یا زیادہ جتنا بھی بچہ دودھ پی لے، حرمت ثابت ہو جائے گی۔

احناف کا کہنا ہے کہ قرآنِ مجید کے اس عام حکم کی خبر واحد سے تخصیص جائز نہیں ہے۔ جبکہ کئی ایک مقامات پر خود احناف نے خبر واحد کے ذریعے قرآن کی تخصیص کی ہے، بلکہ بعض دفعہ ضعیف روایات سے بھی تخصیص کی ہے۔ جیسا کہ ذیل کی مثال سے واضح ہے۔ حق مہر کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿أَن تَبۡتَغُواْ بِأَمۡوَٰلِكُم﴾ یہ حکم عام ہے۔ اپنے مال میں سے مہر دے کر تم ان سے نکاح کر سکتے ہو۔ یہ حکم عام ہے لیکن احناف نے ایک ضعیف حدیث سے اس کی تخصیص کی ہے۔ " لَا مَهْرَ مِنْ اَقَلِّ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ " کہ " دس درہموں سے کم حق مہر نہیں ہے۔" حالانکہ یہ حدیث ضعیف ہے، لیکن پھر بھی انھوں نے قرآنِ مجید کے عام حکم کی تخصیص کی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کم از کم پانچ مرتبہ دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے۔ حضرت ابن مسعود، حضرت عائشہ، حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہم، امام عطاء، طاؤس، سعید بن جبیر، حضرت عروہ، لیث بن سعد اور ایک روایت کے مطابق امام احمد رحمہم اللہ علیہم اجمعین سے بھی یہی قول منقول ہے۔ [1]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (فتاویٰ النساء: ۴۷) نے بھی اس کو اختیار کیا ہے۔ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس مذہب کو قوی قرار دیا ہے۔ [2] امیر صنعانی اور نواب صدیق الحسن خان حفظہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ [3]

یہ حدیث کے موافق ہونے کی وجہ سے یہی مذہب راجح ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

((كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُوْمَات، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ.)) [4]

"قرآنِ مجید میں یہ حکم نازل کیا گیا تھا کہ دس بار دودھ پینا جبکہ اس کے پینے کا یقین ہو جائے تو نکاح کو حرام کر دیتا ہے، پھر یہ حکم پانچ مرتبہ یقینی طور پر دودھ پینے سے منسوخ ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی، اس وقت پانچ کی تعداد قرآنِ مجید میں پڑھی جاتی تھی۔"

---

[1] المغنی: ۱۱/ ۳۱، تحفة الاحوذی: ٤/ ۳٤۲، فتح الباری: ۹/ ٥۰، نیل الاوطار: ٤/ ٤١٤

[2] جامع ترمذی، حدیث: ١١٥٠. [3] سبل السلام: ۳/ ١٥٢٩، الروضة الندية: ۲/ ١٧٤

[4] مسلم، کتاب الرضاع، باب التحریم بخمس رضعات، حدیث: ۳٥۹۷، موطا: ۲/ ٦۰۸، ابوداؤد: ۲۰٦۲، ترمذی: ١١٥٠

نوٹ:...... یہ آیت اگرچہ قرآنِ مجید میں موجود نہیں، لیکن اس کا حکم باقی ہے۔ واضح رہے کہ علماء نے نسخ کی تین اقسام بیان کی ہیں:

(۱) جس کا حکم اور تلاوت دونوں منسوخ ہو چکی ہوں۔ جیسے دس مرتبہ دودھ پلانے کا حکم۔

(۲) دوسری قسم۔ تلاوت منسوخ ہو، مگر حکم باقی ہو۔ جیسے پانچ مرتبہ دودھ پلانے کا حکم اور آیت رجم وغیرہ۔

(۳) تیسری قسم تلاوت موجود ہو لیکن حکم منسوخ ہو چکا ہو، اس کی بے شمار مثالیں قرآنِ مجید میں موجود ہے۔ جیسا کہ آیت وصیت۔

[۳۱۰]...... حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) حماد بن زيد عن عمرو بن دينار ، قال: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الرَّضَاعِ ، فَقَالَ: لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ الْأُخْتَ مِنَ الرَّضَاعَةِ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: فَإِنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ: لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَلَا الرَّضْعَتَانِ! فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَضَاءُ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ قَضَائِكَ وَقَضَاءِ ابْنِ الزُّبَيْرِ . [1]

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: فَلَوْلَا الْخَبَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ))، لَكَانَ الْعَمَلُ وَاجِباً بِظَاهِرِ الْقُرْآنِ وَعُمُوْمِهِ عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عُمَر وَغَيْرُهُ فَلَمَّا ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ)) دَلَّ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ أَرَادَ بِذِكْرِ الرَّضَاعَةِ: بَعْضَ الرَّضَاعَةِ دُوْنَ بَعْضٍ .

(۳۱۰)...... عمرو بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رضاعت کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس بات کے سوا کچھ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رضاعی بہن کو حرام قرار دیا ہے۔ تو ایک آدمی نے انہیں کہا: بقول ابن زبیر ایک یا دو دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تیرے اور ابن زبیر کے فیصلے سے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ زیادہ بہتر ہے۔

امام ابوعبداللہ (محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: اگر رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث مروی نہ ہوتی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک یا دو دفعہ کا (دودھ) چوسنا حرمت ثابت نہیں کرتا'' تو کتاب اللہ کے ظاہر و عموم پر ابن عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ کے موقف کے مطابق عمل کرنا واجب و ضروری ہوتا۔ تو جب نبی ﷺ سے یہ ثابت ہو گیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دو دفعہ کا دودھ چوسنا حرمت ثابت نہیں کرتا'' تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی

---

[1] مصنف عبدالرزاق ، كتاب الطلاق ، باب القليل من الرضاع (١٣٩١٩) السنن الكبرى للبيهقي (٤٥٨/٧ ، السنن للدارقطني (١٨٣/٤).

رضاعت سے مراد عام رضاعت (دودھ پینا) نہیں بلکہ خاص رضاعت ہے۔

[٣١١]...... حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) المعتمر بن سليمان عن أيوب عن أبي الخليل عن عبد الله بن الحارث عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((لا تُحَرِّمُ الإِمْلَاجَةُ وَلا الإِمْلاجَتَان)) . ❶

(٣١١)...... ام فضل رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ایک دو دفعہ دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

[٣١٢]...... حدثنا إسحاق بن إبراهيم (أنبأ) الثقفي عن أيوب عن ابن ابي مليكة عن عبد الله بن الزبير عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلا الْمَصَّتَان)) . ❷

(٣١٢)......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک یا دو دفعہ دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

[٣١٣]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) سليمان بن عبدالرحمن الدمشقي (ثنا) أيوب بن سويد حدثني يونس بن يزيد عن الزهري حدثني عروة بن الزبير: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَلا الْمَصَّتَان)) . ❸

(٣١٣)......عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ ایک دفعہ دودھ چوسنا حرمت رضاعت ثابت کرتا ہے نہ ہی دو دفعہ چوسنا۔

[٣١٤]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) عمرو بن خالد (ثنا) ابن لهيعة عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عَنْ أَخِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ الْمَصَّةُ وَلا الْمَصَّتَان)) . ❹

(٣١٤)......ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے بسند دیگر مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک یا دو دفعہ دودھ چوسنے

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الرضاع ، باب فى المصة والمصتان (١٤٥١) ، سنن النسائى ، كتاب النكاح ، باب القدر الذى يحرم من الرضاعة (٣٣٠٨).

❷ صحيح مسلم، أيضًا (١٤٥٠) سنن النسائى ، أيضًا (٣٣١٠) ، سنن ابى داود ، كتاب النكاح،باب هل يحرم مادون خمس رضعات (٢٠٦٣).

❸ مصنف عبدالرزاق ، أيضًا (١٣٩٢٥) السنن الكبرى للبيهقى (٧/٤٥٤).

❹ اس کی سند عبداللہ بن لہیعۃ کے اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔

سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

[٣١٥]...... حدثنا إسحاق بن إبراهيم (أنبأ) عثمان بن عمر (أنبأ) يونس الأيلي عن الزهري عن عروة عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ)). ❶

(٣١٥)......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک یا دو دفعہ دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

[٣١٦]...... حدثني أبو الأزهر (ثنا) عبد الله بن صالح (ثنا) الليث حدثني يونس عن ابن شهاب عن عروة عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَلَا الْمَصَّتَانِ)). ❷

(٣١٦)......عائشہ رضی اللہ عنہا سے بسند ابن شہاب عن عروۃ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک یا دو دفعہ دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

[٣١٧]...... حدثني أبو الأزهر أحمد بن الأزهر (ثنا) عبد الله بن نمير (ثنا) هشام بن عروة عن أبيه عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ مِنَ الرَّضَاعَةِ)). ❸

(٣١٧)......عبداللہ بن زبیر سے بطریق ھشام بن عروہ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک یا دو دفعہ دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

[٣١٨]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) جرير عن محمد بن إسحاق عن إبراهيم بن عقبة قال: كان عروة بن الزبير يحدث عن الحجاج بن الحجاج عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ، لَا يُحَرِّمُ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ.)). ❹

(٣١٨)......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک یا دو دفعہ دودھ چوسنے سے

---

❶ صحيح ابن حبان (٤٢٢٧).

❷ اس کی سند میں عبداللہ بن صالح ہے۔ جس پر کلام ہے، لیکن اس حدیث کے کئی ایک متابع وشواہد ہیں۔

❸ تقدم تخريجه آنفا.

❸ سنن دارقطنی (١٧٣/٤)، السنن الكبرى للنسائى (٣٠٠/٣) عن ابی هريرة مرفوعًا، سنن الترمذی، كتاب الرضاع، باب ماجاء ان الرضاعة لاتحرم الافى الصغر دون الحولين (١١٥٢)، صحيح ابن حبان (٤٢٢٤) عن ام سلمة رضی اللّٰه عنه.

حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی، بلکہ جو انتڑیوں کو پھاڑ (بھر) دے اس سے حرمتِ رضاعت ثابت ہوتی ہے۔

[کتاب الحدود...... چوری کی حد اور اس کے نصاب کا بیان]

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: وَنَظِيرُ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجلَّ: ﴿ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوٓا أَيْدِيَهُمَا ﴾ (سورة المائدة:٣٨) فَلَوْلَا سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمُبَيِّنَةُ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى، لَوَجَبَ الْقَطْعُ عَلٰى كُلِّ مَنْ لَزِمَهُ اسْمُ سَارِقٍ، قَلَّتْ سَرِقَتُهُ أَمْ كَثُرَتْ، لأَنَّ اللّٰهَ عَمَّ كُلَّ سَارِقٍ وَسَارِقَةٍ، لَمْ يَخُصَّ سَارِقاً دُوْنَ سَارِقٍ. وَاتَّفَقَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَنَّ أَنَّ السَّارِقَ لَا يُقْطَعُ حَتّٰى تَبْلُغَ سَرِقَتُهُ قِيمَةً اِخْتَلَفُوْا فِيْ مَبْلَغِ تِلْكَ الْقِيْمَةِ. وَالْخَبَرُ الثَّابِتُ عِنْدَ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِالْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَزَالَ الْقَطْعَ عَمَّنْ سَرِقَ أَقَلَّ مِنْ رُبْعِ دِيْنَارٍ، فَقَالَ: ((اَلْقَطْعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِداً)).

امام ابوعبداللہ (مروزی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دیا کرو" اگر سنت رسول اللہ ﷺ فرمانِ الٰہی کی وضاحت نہ کرتی تو ہر اس شخص کا ہاتھ کاٹنا واجب وضروری ہوتا، جس پر بھی چوری کا لفظ صادق آتا خواہ چوری کم ہو یا زیادہ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر چور مرد و زن کو عام رکھا ہے کسی چور کو خاص نہیں کیا۔ اور اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی ﷺ نے یہ مسنون قرار دیا ہے کہ ایک مخصوص قیمت سے کم رقم کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ مخصوص قیمت کی مقدار میں اہل علم کا اختلاف ہے احادیث نبویہ کی معرفت رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک نبی ﷺ سے یہ حدیث پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ آپ ﷺ نے چوتھائی دینار سے کم چوری پر ہاتھ کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشادِ نبوی ہے: "چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ پر کاٹا جائے گا"

[٣١٩]...... حدثنا محمد بن عبيد بن حساب (ثنا) سفيان عن الزهري عن عمرة عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْقَطْعُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِداً)). [1]

(٣١٩)...... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چوری پر کاٹا جائے گا۔

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب حدالسرقة ونصابها (١٦١٤) سنن الترمذى، كتاب الحدود، باب ماجاء فى كم تقطع يد السارق (١٤٤٥) مسند الحميدى (٢٧٩).

شرح حدیث:

(۱) قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے عمومی طور پر چوری کی سزا قطع ید بیان فرمائی ہے۔ چوری کم ہو یا زیادہ لیکن احادیث میں اس عمومی حکم کی تخصیص کر دی کہ دینار کے چوتھائی حصہ سے کم پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

فقہی فوائد:

(۲) اس حدیث میں چور کا ہاتھ کاٹنے کا نصاب مذکور ہے۔ دینار کا چوتھائی حصہ یا تین درہم مالیت کی چیز اگر کوئی چور چوری کرے گا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۳) جمہور علماء اور خلفائے اربعہ کا یہ مسلک ہے۔

احناف کے ہاں ہاتھ کاٹنے کا نصاب دس درہم ہے۔

اہل ظاہر نے قرآنی آیت کے عموم کی وجہ سے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ چوری کم مالیت کی ہو یا زیادہ کی، ہر حال میں چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

اس مسئلہ میں کئی اور اقوال میں بھی موجود ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ میں انیس اقوال ذکر کیے ہیں۔ [1]

(۴) صحیح احادیث کے موافق ہونے کی وجہ سے جمہور علماء کا قول ہی راجح ہے۔

[۳۲۰]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) عبد الرزاق (أنبأ) معمر عن الزهري عن عمرة عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِداً)) .

(۳۲۰)......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بسند دیگر مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چوری پر کاٹا جائے گا۔ [2]

[۳۲۱]...... حدثنا أبو همام الوليد بن شجاع بن الوليد بن قيس السكوني قال: حدثني ابن وهب أخبرني يونس بن يزيد الأيلي عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير و عمرة بنت عبد الرحمن عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِداً)) . [3]

(۳۲۱)......سیدہ عائشہ سے ایک اور سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیں: فتح الباری: ۱۴/ ۶۱، نیل الاوطار: ٤/ ٥٧٦، المغنی: ١٢/ ٤١٦

[2] صحيح مسلم، أيضًا (١٦٨٤) مصنف عبدالرزاق ، كتاب اللقطة ، باب فى كم تقطع يدالسارق (١٨٩٦١).

[3] صحيح البخارى ، كتاب الحدود ، باب قول الله تعالىٰ (والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما) وفى كم يقطع؟(٦٧٩٠) ، صحيح مسلم ، أيضًا.

سے زیادہ کی چوری پر کاٹا جائے گا۔

[۳۲۲]...... حدثنا بشر بن الحكم (ثنا) عبد العزيز بن محمد (ثنا) يزيد بن الهادي عن أبي بكر بن محمد عن عمرة عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِداً)) . ❶

(۳۲۲)...... سیدہ عائشہ سے مروی ہے انہوں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کے علاوہ نہ کاٹا جائے۔

[۳۲۳]...... حدثنا أحمد بن عبد الرحمن بن وهب أخبرنا ابن وهب أخبرني مخرمة بن بكير عن أبيه عن سليمان بن يسار عَنْ عُمْرَةَ: أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَمَا فَوْقَهُ)) . ❷

(۳۲۳)...... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر (جب چوری کا مال) چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ ہو۔

[۳۲٤]...... حدثنا حميد بن مسعدة (ثنا) عبد الوارث بن سعيد (ثنا) حسين المعلم عن يحيى بن أبي كثير عن محمد بن عبد الرحمن عن عمرة عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ)) . ❸

(۳۲۴)...... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بسند دیگر مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاتھ ربع دینار (کی چوری) پر ہی کاٹا جائے۔

[۳۲٥]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) ابن أبي مريم (أنبأ) يحيى بن أيوب حدثني جعفر بن ربيعة أن الأسود بن العلاء بن جارية حدثه أنه سمع عمرة بنت عبد الرحمن تحدث عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا قَطْعَ إِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِداً)) . ❹

(۳۲۵)...... عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: چوتھائی

---

❶ صحیح مسلم، أیضًا، سنن النسائی، کتاب قطع السارق، (٤٩٢٨).

❷ صحیح مسلم، أیضًا (٣/ ١٦٨٤) سنن النسائی، أیضًا (٤٩٣٦).

❸ سنن النسائی، أیضًا (٤٩٣٢).

❹ طبرانی اوسط ٣٠٦/٨، شرح معانی الآثار للطحاوی ٢٩١/٣.

دینار یا اس سے زیادہ کے علاوہ میں ہاتھ کاٹنا (جائز) نہیں ہے۔

[٣٢٦]...... حدثني محمد بن إدريس (ثنا) أبو عمير عيسى بن محمد الرملي (ثنا) الوليد ابن هشام بن يحيى بن يحيى الغساني عن أبيه عن جده عن عمرة عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَلْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِداً)).

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: فَقَالَ الَّذِيْنَ أَجَازُوْا نَسْخَ الْقُرْآنِ بِالسُّنَّةِ: كَانَ الْقَطْعُ عِنْدَ نُزُوْلِ قَوْلِهٖ: ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوٓا أَيْدِيَهُمَا﴾ (سورة المائدة:٣٨) وَبَعْدَ ذٰلِكَ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ سَارِقٍ، قَلَّتْ سَرِقَتُهٗ أَمْ كَثُرَتْ، إِلٰى أَنْ أَسْقَطَ النَّبِيُّ ﷺ الْقَطْعَ عَمَّنْ سَرِقَ أَقَلَّ مِنْ رُبُعِ دِيْنَارٍ، فَصَارَ بَعْضُ الْآيَةِ الَّتِي فِيْهَا الْأَمْرُ بِقَطْعِ السَّارِقِ مَنْسُوْخاً بِسُنَّةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَمَا فِيْهَا مُحْكَمٌ فِيْ مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ وَأَصْحَابِهٖ، لَمْ تَنْسَخِ السُّنَّةُ مِنَ الْكِتَابِ شَيْئاً، وَلٰكِنَّهَا دَلَّتْ عَلٰى أَنَّ الْآيَةَ وَإِنْ كَانَ مَخْرَجُهَا عَامًا فِي التِّلَاوَةِ، فَهِيَ خَاصٌّ فِي الْمَعْنٰى، اَلْمَعْنِي بِهَا بَعْضُ السُّرَّاقِ دُوْنَ بَعْضٍ. وَنَظِيْرُ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ فِيْ سُوْرَةِ ((الْبَقَرَةِ)) نِكَاحَ الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ، فَقَالَ: ﴿ وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ﴾ (سورة البقرة:٢٢١) فَكَانَ ذٰلِكَ عَامًا فِي الظَّاهِرِ، وَاقِعاً عَلٰى جَمِيْعِ الْمُشْرِكَاتِ. وَأَحَلَّ فِيْ سُوْرَةِ ((الْمَائِدَةِ)) نِكَاحَ نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَهُنَّ مُشْرِكَاتٌ. فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ تَأْوِيْلِ ذٰلِكَ، فَقَالَ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ: كَانَ نِكَاحُ الْمُشْرِكَاتِ جَمِيْعاً الْكِتَابِيَّاتِ وَغَيْرِهِنَّ مُحَرَّماً فِي الْآيَةِ الَّتِي فِيْ ((الْبَقَرَةِ)) ثُمَّ نَسَخَ اللّٰهُ تَحْرِيْمَ نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَأَحَلَّهُنَّ فِيْ سُوْرَةِ ((الْمَائِدَةِ)) وَتَرَكَ سَائِرَ الْمُشْرِكَاتِ مُحَرَّمَاتٍ عَلٰى حَالِهِنَّ، فَبَعْضُ الآيَةِ الأُوْلٰى فِيْ هٰذَا الْقَوْلِ مَنْسُوْخٌ، وَبَاقِيْهَا مُحْكَمٌ. رُوِيَ هٰذَا الْقَوْلُ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ السَّلَفِ.

(٣٢٦)...... عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ پر ہاتھ کاٹنا (ضروری) ہے۔

امام ابوعبداللہ (محمد بن نصر رحمہ اللہ مروزی) فرماتے ہیں: جو اہل علم وفضل قرآن حکیم کو سنت سے منسوخ کرنا جائز قرار دیتے ہیں' ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''چور مرد اور عورت کا ہاتھ کاٹ دیا کرو'' اور اس کے بعد ہر چور کا ہاتھ کاٹنا واجب وضروری تھا' چوری کم ہو خواہ زیادہ۔ یہاں تک کہ نبی ﷺ نے چوتھائی دینار سے کم پر ہاتھ کاٹنے کو ساقط کر دیا، تو چور کے ہاتھ کاٹنے والی آیت کا کچھ حصہ نبی ﷺ کی سنت سے منسوخ ہو گیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ اور انکے اصحاب کا موقف ہے کہ سنت نبوی نے کتاب اللہ کا کچھ حصہ منسوخ نہیں کیا۔ لیکن سنت نبوی اس بات پر دلالت

کرتی ہے کہ آیت کریمہ اگرچہ تلاوت کے اعتبار سے عام ہے، مگر معنی کے اعتبار سے خاص ہے' اس کا مطلب ہے کہ بعض مخصوص چور ہیں۔ ہماری ذکر کردہ بات کی نظیر (سورۃ البقرہ) کی وہ آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے مشرکہ عورتوں سے ایمان لانے تک نکاح کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''اور شرک کرنیوالی عورتوں سے تاوقتیکہ وہ ایمان نہ لائیں تم نکاح نہ کرو۔'' تو حکم ظاہری طور پر عام ہے جو کہ تمام مشرکہ عورتوں پر چسپاں ہوتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے (سورۃ المائدہ) میں اہلِ کتاب کی عورتوں سے نکاح حلال قرار دیا ہے۔ حالانکہ وہ بھی مشرکہ عورتیں ہیں، تو اہل علم کا اس کے مطلب میں اختلاف ہے۔ چنانچہ ان میں سے ایک جماعت کا کہنا ہے: تمام مشرکہ عورتوں سے نکاح ازروئے آیت (سورہ بقرہ) حرام تھا، خواہ اہل کتاب ہوں یا غیر اہل کتاب، پھر اللہ تعالیٰ نے (سورۃ المائدہ) کی آیت کی رو سے اہل کتاب عورتوں کے نکاح کے حرام ہونے کو منسوخ کر کے حلال قرار دے دیا۔ جبکہ دیگر مشرکہ عورتوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا، تو اس قول کے مطابق پہلی آیت کا کچھ حصہ منسوخ باقی برقرار ہے یہ قول بعض سلف صالحین سے مروی ہے۔

[۳۲۷]...... حدثنا إسحاق بن إبراهيم (أنبأ) علي بن الحسين بن واقد قال: حدثني أبي (ثنا) يزيد النحوي عن عكرمة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِهِ ﴿ وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ﴾ (سورة البقرة:٢٢١) الْآيَةَ، فَنُسِخَ مِنْ ذٰلِكَ نِسَاءُ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَأَحَلَّهُنَّ لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَحَرَّمَ الْمُسْلِمَاتِ عَلَى رِجَالِهِمْ.

(۳۲۷)...... ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''اور شرک کرنے والی عورتوں سے تاوقتیکہ وہ ایمان نہ لائیں تم نکاح نہ کرو'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس آیت کے حکم سے اہل کتاب کی عورتوں کو خارج کر دیا ہے، اور انہیں مسلمانوں کے لیے حلال قرار دیا ہے۔ لیکن مسلمان عورتوں کو اہل کتاب مردوں کے لیے حرام قرار دیا ہے۔

[۳۲۸]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) عمر بن حفص بن غياث (ثنا) أبي عن إسماعيل ابن سميع قال: حدثني أبو مالك عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ﴾ حَجَرَ النَّاسُ أَنْفُسَهُمْ عَنْهُنَّ حَتَّى نَزَلَتِ ((الْمَائِدَةُ)): ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ ﴾ (سورة المائدة:٥) قَالَ: فَنَكَحَ النَّاسُ نِسَاءَ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۳۲۸)...... سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ''اور شرک کرنے والی عورتوں سے تاوقتیکہ وہ ایمان نہ لائیں تم نکاح نہ کرو'' تو لوگوں نے اپنے آپ کو ان (مشرکہ عورتوں سے نکاح) سے روک لیا' یہاں تک کہ (سورۃ المائدہ) کی یہ آیت نازل ہوئی۔ ''اہل کتاب کی پاک دامن عورتیں حلال ہیں'' ابن عباس رضی

اللہ عنہما فرماتے ہیں: تو لوگوں نے اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے شروع کر دیے۔

[۳۲۹]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) حكام بن سلم عن أبيه جعفر الرازي عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ أَنَسٍ فِيْ قَوْلِهٖ:﴿ وَلَا تَنْكِحُوْا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ﴾ قَالَ: نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فِي ((الْمَائِدَةَ)):﴿ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ ﴾ فَاسْتُثْنِىَ مِنَ الْمُشْرِكَاتِ نِسَاءُ أَهْلِ الْكِتَابِ .

(۲۲۹)...... ربیع بن انس اللہ تعالیٰ کے فرمان ''اور شرک کرنے والی عورتوں سے تاوقتیکہ وہ ایمان نہ لائیں تم نکاح نہ کرو'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (سورۃ المائدہ) والی آیت نازل ہوئی ''اہل کتاب کی پاکدامن عورتیں حلال ہیں''، تو عام مشرکہ عورتوں سے اہل کتاب کی عورتیں مستثنیٰ ہوگئیں۔

[۳۳۰]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) عمر بن عبد الواحد عن النعمان بن المنذر عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ: لَا تَنْكِحُوْا مِنْ نِسَاءِ الْمَجُوْسِ حُرَّةً وَلَا أَمَةً فِيْ حَضْرٍ وَلَا فِيْ غَزْوٍ حَتّٰى يُسْلِمْنَ ، فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْمُشْرِكَاتِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ ((سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ)) ثُمَّ تُحَنِّنُ عَلَيْهِمْ فِيْ ((سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ)) فَأَحَلَّ لَهُمُ الْيَهُوْدِيَّاتِ وَالنَّصْرَانِيَّاتِ ، وَتَرَكَ سَائِرَهُنَّ .

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَالَ غَيْرُ هٰؤُلَاءِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِي الْآيَتَيْنِ نَاسِخٌ وَلَا مَنْسُوْخٌ ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَرَادَ بِالْآيَةِ الَّتِي فِيْ ((الْبَقَرَةِ)) الْمُشْرِكَاتِ سِوٰى أَهْلِ الْكِتَابِ .

(۳۳۰)...... امام مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجوسیوں کی عورتوں سے کسی صورت نکاح نہ کرو، نہ آزاد سے، نہ لونڈی سے، نہ ہی حضر میں، اور نہ ہی کسی غزوہ و جنگ میں، تاوقتیکہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۃ البقرہ) میں مومن مردوں پر مشرکہ عورتیں حرام کر دیں، پھر (سورۃ المائدہ) میں ان پر مہربانی فرمائی، تو ان کے لیے یہود و نصاریٰ کی عورتیں حلال کر دیں باقی مشرکہ عورتوں کو حرام ہی رہنے دیا۔

امام ابو عبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دوسرے اہلِ علم کا کہنا ہے کہ ان دونوں آیات میں کوئی ناسخ و منسوخ نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے (سورۃ البقرہ) میں اہل کتاب کے علاوہ مشرکہ عورتیں مراد لی ہیں۔

[۳۳۱]...... حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) وكيع عن سفيان عن حماد عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ: ﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ﴾ قَالَ: أَهْلُ الْأَوْثَانِ . [1]

(۳۳۱)...... سعید بن جبیر اللہ تعالیٰ کے فرمان ''اور شرک کرنیوالی عورتوں سے تاوقتیکہ وہ ایمان نہ لائیں تم نکاح نہ کرو''

---

[1] تفسیر طبری ۲/ ۵۱۲ ، احکام القرآن للجصاص ۳/ ۳۲٤ .

کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد بت پرست ہیں۔

[٣٣٢]...... حدثنا يحيى (أنبأ) معاوية عن إبراهيم بن طهمان عن قتادة فِي قَوْلِهِ: ﴿ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ ﴾ قَالَ: يَعْنِي مُشْرِكَاتِ الْعَرَبِ مِنْ عَبَدَةِ الْأَوْثَان . ❶

(٣٣٢)...... قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ''اور شرک کرنے والی عورتوں سے تاوقتیکہ وہ ایمان نہ لائیں تم نکاح نہ کرو'' سے مراد عرب کی وہ مشرکہ عورتیں ہیں جو بت پرست ہیں۔

[٣٣٣]......حدثنا إسحاق (أنبأ) عبد الرزاق (ثنا) معمر عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: ﴿ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ ﴾ قَالَ: الْمُشْرِكَاتُ مِمَّنْ لَّيْسَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ . ❷

(٣٣٣)...... قتادہ رحمہ اللہ سے بسند دیگر منقول ہے کہ ''شرک کرنے والی عورتوں سے تاوقتیکہ وہ ایمان نہ لائیں تم نکاح نہ کرو'' سے مراد اہل کتاب کے علاوہ مشرکہ عورتیں ہیں۔

[٣٣٤]...... قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: وَمَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ فِيْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ عَلٰى مَا أَعْلَمْتُكَ أَنَّهٗ لَيْسَ فِيْ وَاحِدَةٍمِنْهُمَا نَاسِخٌ وَلَا مَنْسُوْخٌ ، إِلَّا أَنَّ الْآيَةَ الَّتِيْ فِيْ ((سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ)) مِنَ الْعَامِّ الَّذِيْ أُرِيْدَ بِهِ الْخَاصُّ ، وَمِنَ الْمُجْمَلِ الَّذِيْ دَلَّ عَلَيْهِ الْمُفَسَّرُ ، وَكَذٰلِكَ كُلُّ آيَتَيْنِ جَاءَ تَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَخْرَجُ إِحْدَاهُمَا عَامٌّ يُّحَرِّمُ أَشْيَاءَ أَوْ يُحِلُّهَا تَحْرِيْماً أَوْ حَلَالاً ، عَامًّا فِي الظَّاهِرِ ، وَالْأُخْرٰى تَخُصُّ بَعْضَ الْعُمُوْمِ بِالتَّحْرِيْمِ ، فَيُحِلُّهٗ ، أَوْ يَخُصُّ بَعْضَ الْعُمُوْمِ بِالْإِحْلَالِ ، فَتُحَرِّمُهٗ ، وَكَذٰلِكَ إِنْ كَانَتْ إِحدَى الْآيَتَيْنِ تُوْجِبُ فَرْضاً عَامًّا ، وَالْأُخْرٰى تَخُصُّ بَعْضَ الْفَرْضِ فَتَسْقُطُهٗ ، فَفِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْاِخْتِلَافِ نَحْواً مِمَّا حَكَيْنَا فِيْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ ، تَرَكْنَا حِكَايَةَ جَمِيْعِ ذٰلِكَ كَرَاهَةً لِلتَّطْوِيْلِ ، وَقَدْ أَتَيْنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ سَائِرِ كُتُبِنَا ، وَكَذٰلِكَ كُلُّ آيَةٍ جَاءَ تْ تَعُمُّ فَرْضَ شَيْءٍ أَوْ تُحِلُّهٗ أَوْ تُحَرِّمُهٗ ، وَجَاءَ تِ السُّنَّةُ بِإِسْقَاطِ بَعْضِ الْفَرْضِ الْمَعْمُوْمِ فِيْ الْآيَةِ أَوْ بِإِحْلَالِ بَعْضِ الْمَعْمُوْمِ تَحْرِيْمُهٗ أَوْ تَحْرِيْمُ بَعْضِ الْمَعْمُوْمِ إِحْلَالُهٗ ، فَفِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْاِخْتِلَافِ نَحْوُ مِمَّا قَدْ حَكَيْتُ كَثِيْراً مِنْهُ .

(٣٣٤)...... امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا ان دونوں آیتوں کے بارے میں موقف میں آپ کو پہلے بتا چکا ہوں کہ ان دونوں میں سے کوئی بھی ناسخ منسوخ نہیں ہے' مگر (سورۃ البقرہ) والی آیت سے

---

❶ نواسخ القرآن لابن الجوزی (ص: ٨٤).

❷ مصنف عبدالرزاق ، كتاب الطلاق ، باب نكاح نساء اهل الكتاب (١٢٦٦٧) تفسير طبری ٥١٢/٢ .

مراد العام أُرید بہ الخاص ہے، اور یہ مجمل ہے جس پر مفسر دلالت کرتا ہے۔ اور اسی طرح کتاب اللہ کی ہر وہ دو آیتیں جن میں سے ایک کا مخرج عام ہو جو کئی اشیاء کو حرام کرے یا حرام کو حلال کرے اور ظاہر میں عام ہو' جبکہ دوسری آیت عام حرام کے کچھ حصے کو مخصوص کرتے ہوئے اسے حلال قرار دے' یا آیت عام حلال کے کچھ حصے کو مخصوص کرتے ہوئے حرام قرار دے، اور اسی طرح اگر دو آیتوں میں سے ایک عام فرض کو واجب کرے، اور دوسری آیت فرض کے کچھ حصے کو مخصوص کر کے اسے ساقط الوجوب قرار دے دے' تو اس میں بھی ان دونوں آیتوں میں ہماری بیان کردہ تفصیل کی طرح اختلاف ہے۔ ہم نے خوف طوالت کی بنا پر ان سب کا تذکرہ ترک کر دیا ہے۔ ہم نے اپنی ساری کتب میں ان کی اکثریت کا تذکرہ کر دیا ہے' اسی طرح ہر وہ آیت جو کسی چیز کی فرضیت' حلال کرنے یا حرام قرار دینے میں عام ہو' اور سنت نبوی آیت میں عام فرض کے کچھ حصے کو ساقط کرے' یا عام حرام کے کچھ حصے کو حلال' عام حلال کے کچھ حصے کو حرام قرار دے، تو اس میں بھی اسی طرح کا اختلاف ہے۔ جو ہم نے پہلے بالتفصیل بیان کر دیا ہے۔

[زنا کی حد کا بیان]

وَمِنْ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ: ﴿ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ﴾ (سورة النور: ٢) وَاسْمُ الزَّانِي وَقَعَ عَلَى الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ، لَمْ يَكُنْ قَبْلَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ عَلَى الزَّانِيَيْنِ حَدٌّ مَّعْلُوْمٌ، كَانَتْ عُقُوْبَتُهُمَا الْحَبْسُ وَالْأَذٰى كَذٰلِكَ.

ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے ''زنا کار عورت و مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ'' تو زانی کا لفظ کنوارے اور شادی شدہ پر یکساں صادق آتا ہے' اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے زانیوں کے لیے کوئی حد مقرر نہ تھی بلکہ زانی جوڑے کی سزا قید و بند اور صعوبت و تکلیف تھی۔

[٣٣٥]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) جرير عن مسلم الأعور عن مجاهد عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ: ﴿ وَالّٰتِيْ يَأْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَائِكُمْ ﴾ (سورة النساء:١٥) اَلْآيَةَ. قَالَ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا فَجَرَتْ حُبِسَتْ. حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، يَعْنِيْ: قَوْلَهٗ: ﴿ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ﴾ فَجَعَلَ اللّٰهُ سَبِيْلَهُمُ الْحُدُوْدَ. [1]

(٣٣٥)...... ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''تمہاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا کام کریں'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ عورت جب گناہ (زنا) کا ارتکاب کرتی تو اسے (گھر میں) قید کر دیا جاتا تھا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ''زنا کار عورت و مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ'' اور اللہ تعالیٰ نے ان کی سبیل (حدود) مقرر کر دی۔

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ١/٨٧، اس کی سند میں ''مسلم بن کیسان الاعور'' ضعیف راوی ہے۔ لیکن اس کے کئی ایک متابع و شاہد ہیں۔ مثلاً ،سنن ابی داؤد، کتاب الحدود، باب فی الرجم (٤٤١٣) شیخ الالبانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

[٣٣٦]...... حدثنا أبو سلمة يحيى بن خلف (ثنا) أبو عاصم الضحاك بن مخلد عن عيسى بن ميمون المكي (ثنا) ابن أبي نجيح عَنْ مُجَاهِدٍ: ﴿ وَالَّلاتِي يَأْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَآئِكُمْ ﴾ قَالَ: اَلزِّنٰى. قَالَ: كَانَ أَمَرَ بِحَبْسِهِنَّ حِيْنَ يَشْهَدُ عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةُ شُهَدَاءِ حَتَّى يَمُتْنَ، أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ وَ لَهُنَّ سَبِيْلا. وَالسَّبِيْلُ: الْحَدُّ. وَفِيْ قَوْلِ اللّٰهِ: ﴿ وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ ﴾ اَلرَّجُلَانِ الزَّانِيَانِ (فَآذُوْهُمَا) قَالَ: سَبًّا كُلُّ هٰذَا نَسَخَتْهُ الْآيَةُ الَّتِيْ فِي النُّوْرِ بِالْحَدِّ الْمَفْرُوْضِ. ❶

(٣٣٦)...... مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا فرمان ''تمہاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا کام کریں'' میں بے حیائی سے مراد 'زنا' ہے۔ اگر چار گواہ گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں موت آنے تک قید و بند رکھنے کا حکم دیا۔ یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ نکال دے اور سبیل (راستے) سے مراد ''حد'' ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کے فرمان ''تم میں سے جو دو افراد ایسا کام کرلیں'' میں ہم جنس پرست مراد ہیں ''تو انہیں ایذا دو'' سے مراد 'گالی گلوچ' ہے۔ ان سب احکام کو سورہ نور کی اس آیت نے منسوخ کر دیا، جس میں حد مقرر کی گئی ہے۔

[٣٣٧]...... حدثنا عبيد الله بن سعد بن إبراهيم (ثنا) الحسين بن محمد (ثنا) شيبان عَنْ قَتَادَةَ: ﴿فَأَمْسِكُوْهُنَّ فِيْ الْبُيُوْتِ حَتَّى يَتَوفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴾ (سورة النساء:١٥) قَالَ: كَانَ هٰذَا قَبْلَ الْحُدُوْدِ، كَانَا يُؤْذَيَان جَمِيْعًا، وَتُحْبَسُ الْمَرْأَةُ، فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلاً بَعْدَ ذٰلِكَ، فَجَعَلَ سَبِيْلَ مَنْ أَحْصَنَ: جَلْدُ مِائَةٍ، ثُمَّ رُجِمُ بِالْحِجَارَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ: جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ. ❷

(٣٣٧)...... قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''تو ان عورتوں کو گھروں میں قید رکھو یہاں تک کہ موت ان کی عمریں پوری کر دے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی اور راستہ نکالے'' یہ حدود مقرر ہونے سے پہلے کا حکم ہے زانی جوڑے کو (تھوڑی بہت) سزا دی جاتی اور عورت کو قید کر دیا جاتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد ان کے لیے یہ راستہ نکالا' کہ شادی شدہ کے لیے یہ راستہ ہے کہ سو درے پھر سنگسار' اور غیر شادی شدہ کے لیے سو درے اور ایک سال جلاوطنی۔

شرح حدیث :...... شریعت میں زانی عورتوں اور مردوں کو تکلیف دینا اور عورتوں کو گھروں میں قید کر دینا

❶ تفسير طبرى (٦٩٨٩) تفسير مجاهد(ص ١٧٩).

❷ شرح السنه للبغوى: ٢٧٨/١٠

تھا۔ جب تک اللہ تعالیٰ ان کے بارہ میں کوئی نیا حکم نازل نہ فرما دیتے، جس طرح کہ سورۃ النساء، آیت ۱۵ میں اللہ تعالیٰ کا حکم موجود ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے نیا حکم نازل فرما دیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”خُذُوْا عَنِّیْ“ وہ احکام مجھ سے حاصل کرلو۔ زانی مرد عورت کے بارہ میں احکامات اجمالی طور پر قرآنِ مجید میں موجود ہیں۔ ان کی تفصیل احادیث میں ہے۔

فقہی فوائد:

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کنوارے زانی کی سزا سو کوڑے، اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور شادی شدہ زانی کی سزا رجم ہے۔

(۲) خلفائے راشدین، عام صحابہ، تابعین اور اکثر فقہاء نے جلاوطنی کے حکم پر عمل کیا ہے۔ ❷ امام ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے کنوارے زانی کو جلاوطن کرنے پر اجماع نقل کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک کنوارے زانی کو جلاوطن کرنا واجب نہیں ہے۔ ❸

امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا مذہب حدیث و آثار کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ ❹

(۳) اس مسئلہ میں بھی اختلاف ہے کہ کنواری زانی عورت کو جلاوطن کیا جائے گا یا نہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”احادیث میں جلاوطنی کا حکم مرد اور عورت دونوں کو شامل ہے۔“

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”عورت کو جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔“

ان کی دلیل یہ حدیث ہے:

((إِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا .)) ❺

”جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو وہ اسے کوڑے لگائے۔“

امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مندرجہ ذیل حدیث کی وجہ سے صرف لونڈی پر جلاوطنی واجب نہیں۔ یہ حکم صرف لونڈی کے ساتھ خاص۔ اس کے علاوہ جلاوطنی کے حکم میں مرد اور آزاد عورت دونوں شامل ہیں۔ ❻ یہی مسلک راجح ہے۔

(۴) شادی شدہ زانی کی سزا رجم ہے۔

اس مسئلہ میں بھی اختلاف ہے کہ شادی شدہ زانی کو رجم کیا جائے، ساتھ کوڑے بھی لگائے جائیں گے یا نہیں؟

---

❶ الاجماع لابن المنذر، ص : ۱۴۲

❷ المبسوط: ۹/ ۴۴، بداية المجتهد: ۲/ ۴۳۶.

❸ نیل الاوطار: ۴/ ۵۳۵

❹ بخاری، کتاب البیوع، باب بیع العبد الزانی: ۲۱۵۳

❺ تفسیر طبری (۶۹۹۲).

❻ نیل الاوطار: ۴/ ۵۳۵، سبل السلام: ۴/ ۱۶۷۲)

جمہور اہل علم، امام مالک، شافعی اور ابوحنیفہ رحمہم اللہ علیہم کے نزدیک شادی شدہ زانی کو رجم کیا جائے گا کوڑے نہیں لگائے جائیں گے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا ماعز اسلمی اور غامدیہ خاتون کے متعلق صرف رجم کا ہی حکم دیا تھا۔

امام احمد، اسحق، داؤد ظاہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رجم سے پہلے کوڑے بھی لگائے جائیں گے، کیونکہ حدیث میں اس کا تذکرہ موجود ہے۔

امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رجم سے پہلے کوڑے بھی لگائے جائیں گے، کیونکہ کسی چیز کا عدم ذکر عدم الشی کو مستلزم نہیں۔ ❶

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو بروزِ جمعرات کوڑے لگائے اور بروزِ جمعہ رجم کرا دیا اور فرمایا: " جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .)) ......"میں نے اسے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم سے کوڑے لگائے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی وجہ سے رجم کیا ہے۔" ❷

[٣٣٨]...... قال: وحدث الحسن عن حطان بن عبد الله الرقاشي عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ أُنْزِلُ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ، فَنَكَسَ أَصْحَابُهُ، فَلَمَا سُرِّيَ، رَفَعَ أَصْحَابُهُ رُؤُوْسَهُمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُذُوْا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلاً، اَلثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ: جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجْمٌ بِالْحِجَارَةِ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ: جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ)) .

(٣٣٨)......سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک دن وحی نازل ہو رہی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اپنے سر جھکا لیے تو جب وحی کی کیفیت دور ہوئی آپ کے اصحاب نے اپنے سر اٹھا لیے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے اچھی طرح مسائل یاد کرلو' شادی شدہ جوڑا زنا کرے تو ایک سو درہ اور سنگسار' اور کنوارہ کنواری سے زنا کرے تو ایک سو درہ اور ایک سال جلا وطنی۔ ❸

[٣٣٩]...... حدثنا محمد بن عبد الملك بن أبي الشوارب (ثنا) يزيد بن زريع (ثنا) سعيدعن قتادة: ﴿وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ، فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ، أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا﴾(سورة النساء: ١٥) قَالَ: كَانَتْ هٰذِهِ قَبْلَ الْحُدُوْدِ. ﴿وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنكُمْ فَآذُوهُمَا، فَإِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا﴾(سورة النساء: ١٦) قَالَ كَانَ هٰذَا أَوَّلَ أَمْرٍ كَانَ فِيهِمَا، كَانَتِ الْمَرْأَةُ تُحْبَسُ وَيُؤْذَيَانِ بِالْقَوْلِ

---

❶ نيل الاوطار: ٤/ ٥٣٧، سبل السلام: ٤/ ١٦٧٣، تحفة الاحوذى: ٤/ ٨٠٨

❷ تحفة الاحوذى: ٤/ ٨٠٩، سبل السلام: ٤/ ١٦٧٣

❸ صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب حدالزنى (١٦٩٠) سنن ابى داؤد، كتاب الحدود، باب فى الرجم، (٤٤١٥)، سنن الترمذى، كتاب الحدود، باب ماجاء فى الرجم على الثيب (١٤٣٤).

وَالشَّتِيْمَةِ جَمِيْعاً ، ثُمَّ نَسَخَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ ((سُوْرَةِ النُّوْرِ)) فَجعَلَ لَهُنَّ سَبِيْلاً: ﴿ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ﴾ . (سورة النور: ١)

(۳۳۹)......قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''تمہاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا کام کریں ان پر اپنے میں سے چار گواہ طلب کرو، اگر وہ گواہی دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں قید رکھو، یہاں تک کہ موت ان کی عمریں پوری کر دے، یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی اور راستہ نکالے'' یہ حکم حدود مقرر ہونے سے پہلے کا ہے۔ نیز ''تم میں سے جو دو افراد ایسا کام کریں انہیں ایذا دو اگر وہ توبہ اور اصلاح کر لیں تو ان سے منہ پھیر لو'' قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ان کے بارے میں پہلے پہل حکم تھا عورت کو تو قید کر دیا جاتا اور دونوں ہم جنس پرستوں کو جسمانی ایذاء اور زبانی کلامی گالی گلوچ کیا جاتا تھا۔ پھر سورہ نور کی آیت سے اس کو منسوخ کر کے ان کے لیے یہ راستہ نکالا: ''زنا کار عورت و مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔''

[٣٤٠]...... حدثنا إسحاق و محمد بن رافع قال (أنبأ) عبد الرزاق (أنْبَأَ) معمر عَنْ قَتَادَةَ ﴿وَالَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنكُمْ ﴾ (النساء:١٦) اَلْآيَةَ ، قَالَ: نَسَخَتْهَا الْحُدُوْدُ . [1]

(۳۴۰)......قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جو دو مرد تم میں سے بے حیائی کریں'' اس کو حدود والی آیت نے منسوخ کیا ہے۔

[٣٤١]...... حدثنا محمد بن رافع (ثنا) عبد الرزاق (أنبأ) معمر عَنْ قَتَادَةَ فِيْ قَوْلِهٖ: ﴿فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ﴾ قَالَ: نَسَخَتْهَا الْحُدُوْدُ . [2]

(۳۴۱)......قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''تو تم انہیں گھروں میں قید کر دو، یہاں تک کہ موت ان کی عمریں پوری کر دے'' اسے بھی حدود والی آیت نے منسوخ کیا ہے۔

[٣٤٢]...... حدثني ابن القهزاذ (ثنا) أبومعاذ النحوي (ثنا) عبيد بن سليمان الباهلي: سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ مُزَاحِمٍ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهٖ: ﴿ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا ﴾ :(النساء:١٦) اَلْحَدُّ نَسَخَ هٰذِهِ الْآيَةَ .

(۳۴۲)......ضحاک بن مزاحم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ نکالے'' کو حدود والی آیت نے منسوخ کیا ہے۔

[٣٤٣]...... حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) خالد بن عبد الله عن يونس عن الحسن عَنْ

---

[1] تفسیر طبری (٣/ ٣٩٤).

[2] تقدم تخريجه آنفًا.

عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنكُمْ، فَإِن شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ، أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا﴾ فكَانَ عَقُوْبَةُ ذٰلِكَ الْحَبْس. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُذُوْا، خُذُوْا، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلاً ، الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ: جَلْدُ مِائَةٍ وَّنَفْيُ سَنَةٍ. وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ: جَلْدُ مِائَةٍ وَّالرَّجْمُ)). ❶

(۳۴۳)......عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے کہ ''تمہاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا کام کریں ان پر اپنے میں سے چار گواہ طلب کرو، اگر وہ گواہی دیں تو ان کو گھروں میں قید رکھو، یہاں تک کہ موت ان کی عمریں پوری کردے' یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی اور راستہ نکالے۔'' تو اس کی سزا قید تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حاصل کرلو' سیکھ لو' اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے راستہ نکال دیا ہے' کنوارہ کنواری سے زنا کرے تو ایک سو درہ اور ایک سال کی جلاوطنی، اور دونوں شادی شدہ زنا کریں تو ایک سو درہ اور سنگسار۔

[۳٤٤]...... حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) هشيم عن منصور عن الحسن عن حطان بن عبد الله الرقاشي عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُذُوْا عَنِّي، خُذُوْا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا، اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ: جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ، وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ: جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ)). ❷

(۳۴۴)......عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بسند دیگر مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے مسائل یاد کرلو' مسائل حل کرلو، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے راستہ نکال دیا ہے' کنوارہ کنواری سے زنا کرے تو ایک سو درہ اور ایک سال کی جلاوطنی' اور شادی شدہ (جوڑا) زنا کریں تو ایک سو درہ اور سنگسار۔

[۳٤٥]...... حدثنا إسحاق بن إبراهيم (أنبأ) عبد الرزاق (ثنا) معمر عن قتادة عن الحسن عن حطان بن عبد الله الرقاشي عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: أُوْحِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((خُذُوْا خُذُوْا، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا، اَلثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ: جَلْدُ مِائَةٍ وَّالرَّجْمُ. وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ: جَلْدُ مِائَةٍ وَّنَفْيُ سَنَةٍ)). ❸

(۳۴۵)......سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: مسائل یاد کرلو، احکام حاصل کرلو، اللہ تعالیٰ نے انکے لیے راستہ نکال دیا ہے' شادی شدہ زانی جوڑے کی سزا ایک سو درہ اور سنگسار ہے، اور کنوارے زانی جوڑے کی سزا ایک سو درہ اور ایک سال کی جلاوطنی۔

---

❶ اس کی سند میں حسن بصری اور عبادۃ صامت رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔ لیکن اوپر یہ حدیث موصول بیان ہو چکی ہے۔

❷ تقدم تخريجه آنفًا. ❸ تقدم تخريجه آنفًا.

[٣٤٦]...... قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: وَحَكَى الْمِصْرِيُّوْنَ عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ قَالَ: كَانَتِ الْعُقُوْبَاتُ فِي الْمَعَاصِي قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُوْدُ، ثُمَّ نَزَلَتِ الْحُدُوْدُ فَنَسَخَتِ الْعُقُوْبَاتِ فِيْمَا فِيْهِ الْحَدُّ.

(۳۴۶)...... امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مصری امام شافعی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: معاصی (گناہوں) کی سزا حدود کے احکام نازل ہونے سے قبل تھی، تو جب حدود کے احکام نازل ہوئے تو ایسی سزائیں منسوخ ہوگئیں، جن میں حدود نازل ہوئیں۔

[٣٤٧]...... وَرُوِيَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا تَقُوْلُوْنَ فِي الشَّارِبِ وَالزَّانِي وَالسَّارِقِ؟)) وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُوْدُ، قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِيْهِنَّ عُقُوْبَةٌ)).

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَمِثْلُ مَعْنٰى هٰذَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ. قَالَ اللّٰهُ: ﴿وَالّٰتِي يَأْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ﴾ (النساء: ١٥) وَالَّتِي بَعْدَهَا.

قَالَ الشَّافِعِيُّ: فَكَانَ هٰذَا أَوَّلَ عُقُوْبَةِ الزَّانِيِّيْنَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ نُسِخَ هٰذَا عَنِ الزُّنَاةِ كُلِّهِنَّ، الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ، فَحَدَّ اللّٰهُ الْبِكْرَيْنِ الْحُرَّيْنِ الْمُسْلِمَيْنِ، فَقَالَ: ﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ﴾ (النور: ٢) وَذَكَرَ حَدِيْثَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ. [1]

(۳۴۷)...... نعمان بن مرہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شرابی، زانی اور چور کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ یہ بات حدود کے احکام نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بے حیائی کے کام ہیں اور ان کی سزا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کا مفہوم اللہ کی کتاب میں بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''تمہاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا کام کریں'' نیز اس کے بعد والی آیات۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ زانیوں کے لیے دنیا میں پہلی سزا تھی، پھر یہ حکم سب زانیوں سے منسوخ ہوگیا۔ آزاد و غلام ہوں یا کنوارے اور شادی شدہ۔ تو اللہ تعالیٰ نے آزاد کنوارے مسلمانوں کی حد یہ مقرر فرمائی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''زنا کار عورت و مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ'' نیز ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ و زید بن خالد رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی جو آگے آرہی ہے۔

---

[1] الموطا للمالك، كتاب قصر الصلاة فى السفر (٧٢) السنن الكبرى للبيهقى (٢٠٩٨) یہ روایت مرسل ہے کیونکہ نعمان بن مرۃ الانصاری، تابعی ہیں۔

[٣٤٨]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) سفيان عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ- وَشِبْلِ بْنِ مَعْبَدٍ قَالُوْا: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ، فَقَالَ: صَدَقَ! اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِيْ، فَقَالَ: قُلْ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفاً عَلٰى هٰذَا، وَإِنَّهُ زَنٰى بِامْرَأَتِهِ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِئَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالاً مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، فَأَخْبَرُوْنِي أَنَّ عَلَى ابْنِكَ جَلْدَ مِائَةٍ، وَتَغْرِيْبَ عَامٍ، وَعَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَلْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلٰى امْرَأَةِ هٰذَا، فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا))، فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. [1]

(۳۴۸)......سیدنا ابو ہریرہ زید بن خالد اور شبل بن معبد رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے، تو ایک آدمی اٹھ کر کہنے لگا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم اور واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلہ کردیں۔ تو دوسرا مخالف فریق اٹھ کھڑا ہوا جو اس کی نسبت زیادہ سمجھدار تھا۔ کہنے لگا: اس نے سچ کہا: ہمارے درمیان کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلہ فرمادیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہیے! وہ کہنے لگا: میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا، تو اس نے اس کی بیوی سے زنا کا ارتکاب کرلیا' تو میں نے اسے ایک سو بکریاں اور ایک خادم بطورِ فدیہ دے دیا ہے۔ تو پھر میں نے کئی اہلِ علم سے دریافت کیا' تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے پر ایک سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اس کی بیوی پر سنگسار ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ضرور تمہارے درمیان کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلہ کروں گا ایک سو بکری اور خادم تجھے واپس کیا جاتا ہے، اور تیرے بیٹے کو ایک سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کی جلاوطنی۔ اے انیس! تم اس کی بیوی کے پاس جاؤ۔ تو اگر وہ اقرار کرلے تو اسے سنگسار کردینا۔ چنانچہ انیس اس عورت کے پاس گئے تو اس عورت نے اقرار کرلیا تو اسے سنگسار کردیا۔

[٣٤٩]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) روح بن عبادة (ثنا) مالك عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. قَالَ إِسْحَاقُ: وَكَانَ

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الحدود، باب الاعتراف بالزنا (٦٨٢٨) المنتقیٰ لابن الجارود (٨١١) سنن الترمذی، کتاب الحدود، باب ماجاء فی الرجم علی الثیب (١٤٣٣).

أَفْقَهَ مِنْهُ، أَيْ: حِيْنَ لَمْ يُنَاشِدْهُ. ❶

(۳۴۹)......سیدنا ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے بسند دیگر نبی کریم ﷺ سے اسی طرح مروی ہے جس میں اضافہ یہ ہے کہ امام اسحق رحمہ اللہ (استاذ مروزی) فرماتے ہیں: وہ (دوسرا) پہلے کی نسبت زیادہ سمجھدار تھا، یعنی: اس نے نبی کریم ﷺ کو قسم نہیں دی تھی۔

[۳۵۰]...... قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: وَذَكَرَ الشَّافِعِيُّ حَدِيْثَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَوْلَهُ: ((خُذُوْا عَنِّي خُذُوْا عَنِّي)) قَالَ الشَّافِعِيُّ: فَكَانَ هٰذَا أَوَّلَ مَا نُسِخَ مِنْ حَبْسِ الزَّانِيَيْنِ وَإِيْذَائِهِمَا. وَأَوَّلُ حَدَّيْنِ نَزَلَ فِيْهِمَا، ثُمَّ نُسِخَ الْجَلْدُ عَنِ الثَّيِّبَيْنِ، وَأُقِرَّ حَدُّهُمَا الرَّجْمُ، فَرَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ امْرَأَةَ الرَّجُلِ وَلَمْ يَجْلِدْهَا، وَرَجَمَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ وَلَمْ يَجْلِدْهُ، وَرَجَمَ يَهُوْدِيَّيْنِ وَلَمْ يَجْلِدْهُمَا.

(۳۵۰)...... امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام شافعی رحمہ اللہ نے بسند عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے حدیث نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے احکام سیکھ لو، مجھ سے احکام حاصل کرلو۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تو یہ پہلا منسوخ ہے جو زانیوں کو قید کرنا اور انہیں سزا دینا منسوخ کیا گیا ہے اور یہ پہلی حدیں ہیں جو ان کے بارے نازل ہوئی ہیں بعد ازیں شادی شدہ زانیوں سے کوڑے منسوخ کر دیے گئے، اور ان کی حد (سزا) سنگساری برقرار رکھی گئی۔ چنانچہ نبی ﷺ نے (اس) آدمی کی بیوی کو (صرف) سنگسار کروایا تھا۔ ماعز بن مالک کو سنگسار کیا تھا کوڑے نہیں مارے گے۔ اسی طرح یہودی جوڑے کو سنگسار کیا تھا، انہیں کوڑوں کی سزا نہیں دی تھی۔

[۳۵۱]...... حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) سفيان بن عيينة عن الزهري عن عبيد الله عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ أَنَّهُمْ قَالُوْا: رَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ يَجْلِدْ.

(۳۵۱)......سیدنا ابو ہریرہ، زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے صرف سنگسار کروایا، کوڑوں کی سزا نہیں دی۔

[۳۵۲]...... قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: قَالَ الشَّافِعِيُّ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ امْرَأَةَ الرَّجُلِ وَمَاعِزًا بَعْدَ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((عَلَى الثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ))؟ قِيْلَ: إِذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَخُذُوْا عَنِّي، فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلاً، الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ: جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ))، فَفِي

---

❶ صحيح البخاری، كتاب الأيمان والنذور، باب كيف كانت يمين النبی ﷺ (٦٦٣٣)، سنن ابی داؤد، باب كتاب الحدود، باب المرأة التی امرالنبی ﷺ برجمها من جهينة (٤٤٤٥)، الموطا كتاب الحدود (٦)، صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا (١٦٩٧) من طريق عن الزهری به.

هٰذَا دَلِيْلُ عَلٰى أَنَّ هٰذَا كَانَ أَوَّلَ حَدِّ الزَّانِيِّيْنَ ، وَإِذَا كَانَ أَوَّلاً ، فَكُلُّ حَدٍّ جَاءَ بَالِغُهُ فَالْعِلْمُ يُحِيْطُ أَنَّهُ بَعْدَهُ، وَالَّذِي بَعْدَهُ يَنْسَخُ مَا قَبْلَهُ إِذَا كَانَ يُخَالِفُهُ .

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: وَهٰذَا قَوْلُ عَامَّةِ أَهْلِ الْفُتْيَا مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ وَالْعِرَاقِ وَالشَّامِ وَمِصْرَ وَغَيْرِهِمْ مِنْ أَهْلِ الْأَثَرِ ، أَنَّ عَلَى الزَّانِيْ الْبِكْرِ الَّذِي لَمْ يُحْصِنْ: جَلْدَ مِائَةٍ ، وَنَفْيَ سَنَةٍ ، وَعَلَى الثَّيِّبِ الَّذِيْ قَدْ أَحْصَنَ: اَلرَّجْمَ ، وَلَا جَلْدَ عَلَيْهِ. فَمَنْ عَرَفَ مِنْهُمْ حَدِيْثَ عُبَادَةَ وَثَبَتَهُ ، زَعَمَ أَنَّهُ جَلَدَ الزَّانِيَّيْنِ الْبِكْرَيْنِ بِكِتَابِ اللّٰهِ ، وَنَفَاهُمَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، وَاحْتَجَّ فِيْ نَفْيِهِ إِيَّاهُمَا بِحَدِيْثِ عُبَادَةَ وَغَيْرِهِ مِنَ الْأَخْبَارِ الَّتِي رُوِيَتْ فِي النَّفْيِ ، وَأَنَّهُ أَسْقَطَ الْجَلْدَ عَنِ الثَّيِّبَيْنِ ، وَأَثْبَتَ عَلَيْهِمَا الرَّجْمَ بِالْأَخْبَارِ الَّتِى إِحْتَجَّ بِهَا الشَّافِعِىُّ ، وَجَعَلَ الْجَلْدَ مَنْسُوخًا عَنِ الثَّيِّبَيْنِ بِالسَّنَةِ .

(۳۵۲)......امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام شافعیؒ فرماتے ہیں: اگر کوئی کہنے والا کہے کہ نبی ﷺ کے اس فرمان: ''شادی شدہ پر ایک سو کوڑے اور سنگساری ہے'' کے بعد آدمی کی بیوی اور ماعز رضی اللہ عنہ کو صرف سنگسار کرنے کی دلیل ہے؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا' جب رسول اللہ ﷺ نے فرمادیا کہ ''مجھ سے احکام سیکھ لو، اللہ تعالیٰ نے ان (عورتوں کے لیے) راستہ نکال دیا ہے شادی شدہ زانی جوڑے کی سزا ایک سو کوڑے اور سنگساری ہے۔ تو اس میں یہ دلیل ہے کہ یہ زانیوں کی پہلی سزا تھی تو جب یہ پہلی سزا تھی تو ہر وہ حد جو پوری پوری آجائے تو علم ہو جاتا ہے کہ یہ پہلی کے بعد آئی ہے اگر وہ پہلی کے خلاف ہے تو بعد والی ناسخ اور پہلی منسوخ ہوگی۔

امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل حجاز' عراق' شام اور مصر وغیرہ کے مفتیان کی اکثریت کا یہی موقف ہے کہ کنوارے (غیر شادی شدہ) پر ایک سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور شادی شدہ پر سنگسار کرنا ہے اس پر کوئی کوڑے کی سزا نہیں ہے۔ جن کے نزدیک سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے کنوارے زانیوں کو کوڑے کتاب اللہ کے حکم سے مارے اور انہیں رسول اللہ ﷺ کی سنت سے جلا وطن کیا انہیں جلاوطن کرنے کی دلیل سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کی احادیث ہیں' جن میں جلاوطنی کا ذکر ہے۔ اسی طرح شادی شدہ زانیوں سے کوڑوں کی سزا معطل کر دی گئی اور سنگساری برقرار رکھی گئی۔ اور انہوں نے بھی ان احادیث سے استدلال کیا ہے، جن سے امام شافعی رحمہ اللہ نے دلیل لی تھی۔ اور کوڑوں کی سزا کو شادی شدہ کی ایک سال کی جلاوطنی سے منسوخ کر دیا۔

[۳۵۳]...... قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: فَقَدْ أَثْبَتَ الشَّافِعِيُّ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ نَسْخَ الْكِتَابِ بِالسُّنَّةِ ،

لأَنَّهُ أَثْبَتَ الْجَلْدَ مَعَ النَّفْيِ عَلَى الْبِكْرَيْنِ عِنْدَ نُزُوْلِ الْآيَةِ فِي جَلْدِ الزَّانِيَيْنِ: اَلْجَلْدُ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَالنَّفْيُ: بِالسُّنَّةِ، وَكَذٰلِكَ أَثْبَتَ الْجَلْدَ مَعَ الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبَيْنِ عِنْدَ نُزُوْلِ الْآيَةِ بِحَدِيْثِ عُبَادَةَ، الْجَلْدُ: بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَالرَّجْمُ: بِالسُّنَّةِ، وَزَعَمَ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ أَوَّلَ حَدِّ الزَّانِيَيْنِ الثَّيِّبَيْنِ، ثُمَّ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ رَفَعَ الْجَلْدَ عَنِ الثَّيِّبَيْنِ وَأَثْبَتَ عَلَيْهِمَا الرَّجْمَ، فَأَقَرَّ بِأَنَّ الْجَلْدَ الَّذِي كَانَ وَاجِباً عَلَى الثَّيِّبَيْنِ بِكِتَابِ اللّٰهِ عِنْدَ نُزُوْلِ الْآيَةِ، قَدْ رَفَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُمَا بَعْدَ ذٰلِكَ، فَصَارَ الْجَلْدُ عَنْهُمَا مَنْسُوْخاً بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، هٰذَا بِحَمْدِ اللّٰهِ وَاضِحٌ غَيْرُ مُشْكِلٍ. وَأَمَّا الَّذِيْنَ لَمْ يَعْرِفُوْا حَدِيْثَ عُبَادَةَ، فَإِنَّهُمْ قَالُوْا فِي الْآيَةِ أَحَدُ قَوْلَيْنِ، كَمَا قَالُوْا فِيْ قَوْلِهٖ: ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا﴾ (سورة المائدة: ٣٨)مَنْ أَجَازَ مِنْهُمْ نَسْخَ الْكِتَابِ بِالسُّنَّةِ، جَعَلَ بَعْضَ الْآيَةِ مَنْسُوْخاً بِالسُّنَّةِ، وَبَاقِيْهَا مُحْكَمٌ، وَجَعَلَهَا الْفَرِيْقُ الْآخَرُ مِنَ الْعَامِّ الَّذِيْ أُرِيْدَ بِهِ الْخَاصُّ، فَقَالُوْا: أَرَادَ بِقَوْلِهٖ: ﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا﴾: اَلْبِكْرَيْنِ غَيْرِ الْمُحْصَنَيْنِ دُوْنَ الثَّيِّبَيْنِ الْمُحْصَنَيْنِ هٰذَا مَذْهَبُ جَمْهُوْرِ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَقَدْ ذَهَبَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا وَقُرْبِهٖ إِلٰى إِيْجَابِ الْعَمَلِ بِحَدِيْثِ عُبَادَةَ عَلٰى وَجْهِهٖ، فَأَوْجَبُوْا عَلَى الزَّانِيَيْنِ الْبِكْرَيْنِ جَلْدَ مِائَةٍ بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَنَفْيَ سَنَةٍ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَأَوْجَبُوْا عَلَى الزَّانِيَيْنِ الثَّيِّبَيْنِ اَلْجَلْدَ بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَالرَّجْمَ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَقَالُوْا: قَدْ عَمِلَ بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَأَفْتٰى بِهٖ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَقَالُوْا: لَيْسَ فِي الْأَخْبَارِ الَّتِيْ اسْتَدَلَّ بِهَا الشَّافِعِيُّ وَغَيْرُهٗ عَلٰى إِسْقَاطِ الْجَلْدِ عَنِ الثَّيِّبَيْنِ دَلِيْلٌ نَصٌّ يُوْجِبُ رَفْعَ الْجَلْدِ عَنْهُمَا، لأَنَّهٗ لَيْسَ فِيْهِمَا ذِكْرٌ، لِلْجَلْدِ بِوَاحِدَةٍ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُمَا، وَإِنْ لَمْ يُذْكَرْ فِي الْحَدِيْثِ، وَلَعَلَّهُمْ إِنَّمَا اخْتَصَرُوْا ذِكْرَهٗ مِنَ الْحَدِيْثِ، لأَنَّهُمْ رَأَوُا الْجَلْدَ ثَابِتاً عَلَى الزَّانِيَيْنِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، فَاسْتَغْنَوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ عَنْ ذِكْرِهٖ فِي السُّنَّةِ، وَإِنَّمَا ذَكَرُوا الرَّجْمَ الَّذِيْ لَيْسَ لَهٗ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ ذِكْرٌ، لِيَنْتَشِرَ ذِكْرُهٗ فِي النَّاسِ، وَيَشِيْعَ فِي الْعَامَّةِ، فَيَعْلَمُوْا أَنَّهٗ سُنَّةٌ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَا يُمْكِنُهُمْ إِنْكَارُهٗ عَلٰى أَنَّهٗ قَدْ أَنْكَرَهٗ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَالْبِدَعِ.

(۳۵۳)...... امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں امام شافعی رحمہ اللہ نے کتاب اللہ کا سنت سے

منسوخ ہونا ثابت کیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے زانیوں کی سزا کوڑوں کے بارے میں نازل شدہ آیت میں کنوارے زانیوں کے لیے کوڑوں کے ساتھ جلاوطن کرنا بھی ثابت کیا ہے۔ کوڑے تو کتاب وسنت دونوں کے لحاظ سے اور جلاوطنی صرف سنت کے اعتبار سے ثابت ہے۔ اسی طرح انہوں نے آیت نازل ہونے پر شادی شدہ زانیوں کی سزا سنگسار کرنے کے ساتھ ساتھ کوڑے مارنا بھی عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت کیا ہے۔ کوڑے تو کتاب وسنت دونوں کے دلائل سے ثابت ہیں، مگر سنگساری صرف سنت کے لحاظ سے۔ اوران کا خیال ہے کہ یہ شادی شدہ زانیوں کی پہلی سزا ہے بعدازیں ان کا خیال یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شادی شدہ زانیوں سے کوڑے ساقط کر دیئے اور ان دونوں پر سنگساری کا حکم قائم رہنے دیا۔ انہوں نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ آیت کریمہ کے نازل ہونے سے شادی شدہ زانیوں کو کوڑے مارنا از روئے کتاب اللہ واجب وضروری تھا، مگر اس کے بعد نبی ﷺ نے شادی شدہ زانیوں سے اس حکم کو اٹھا لیا (ساقط کر دیا)۔ تو شادی شدہ زانی جوڑے سے کوڑوں کی سزا از روئے سنتِ رسول اللہ ﷺ منسوخ ہوگئی۔

الحمدللہ! یہ بات بالکل واضح ہے اس میں کوئی اشکال نہیں۔ مگر جو لوگ عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی معرفت نہیں رکھتے، وہ اس آیت کے بارے میں دو اقوال میں سے ایک کہتے ہیں۔ جیسے انہوں نے آیت ''اور چوری کرنے والے مرد وزن دونوں کے ہاتھ کاٹ دیا کرو' کے بارے میں کہا ہے۔ تو جس کے نزدیک کتاب اللہ کو سنت سے منسوخ کرنا جائز ودرست ہے' اس نے آیت کے کچھ حصے کو سنت سے منسوخ اور باقی کو محکم قرار دیا ہے۔ جبکہ دوسرا فریق اسے عام مخصوص منہ البعض قرار دیتا ہے کہ ان کے بقول اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''زنا کار عورت ومرد دونوں کو کوڑوں کی سزا دو' سے مراد کنوارے غیر شادی شدہ ہیں نہ کہ شادی شدہ۔ اور یہ جمہور اہل علم کا مذہب ہے۔ اور ہمارے زمانے اوراس سے قریب زمانہ کے لوگوں کی ایک جماعت حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ پر بعینہٖ عمل واجب قرار دیتی ہے، اور وہ (لوگ) شادی شدہ زانی جوڑے پر کوڑے مارنا از روئے کتاب اللہ واجب قرار دیتے ہیں جبکہ سنت رسول اللہ ﷺ کے اعتبار سے سنگسار کرنا واجب قرار دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں اس پر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عمل کیا تھا اور اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بھی یہی فتویٰ ہے' اور ان کا موقف یہ ہے کہ ان احادیث میں جن سے امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ نے شادی شدہ زانیوں سے کوڑے مارنے کی سزا کو ساقط قرار دیا ہے ان میں کوئی ایسی نص نہیں ہے، جو شادی شدہ زانیوں سے کوڑے مارنے کی سزا کو معطل کرنا واجب قرار دیتی ہو' کیونکہ اس میں ایک (بھی) کوڑے مارنے کا ذکر موجود نہیں ہے۔ ممکن ہے نبی ﷺ نے انہیں کوڑے مارے ہوں، اگر چہ حدیث میں یہ مذکور نہ ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے حدیث میں اس کو مختصر ذکر کیا ہو۔ کیونکہ ان کی رائے میں کتاب اللہ میں زانیوں کی سزا کوڑے ثابت ہے، تو انہوں نے کتاب اللہ کے بعد سنت میں اس کے مذکور ہونے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کی۔ اور

انہوں نے صرف سنگسار کرنے کا تذکرہ کر دیا جو کتاب اللہ میں مذکور نہیں تھا' تاکہ اس کا تذکرہ لوگوں میں عام ہو جائے اور انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت مطہرہ ہے اور انہیں یہ کہہ کر انکار کرنا ممکن نہ رہے کہ بدعتی اور خواہشات کے پجاری لوگ اسے نہیں مانتے۔

[۳۵۴]......حدثنا يحيى (أنبأ) هشيم عن علي بن زيد بن جدعان عن يوسف بن مهران عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلا إِنَّ الرَّجْمَ حَدٌّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ، فَلَا تُخْدَعُنَّ عَنْهُ، أَلا إِنَّ آيَةَ ذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ رَجَمَ، وَرَجَمَ أَبُوْ بَكْرٍ رَجَمْنَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَكْتُبَ فِي نَاحِيَةِ الْمُصْحَفِ: شَهِدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجَمَ، أَلا إِنَّهُ سَيَأْتِي مِنْ بَعْدِكُمْ أَقْوَامٌ يُكَذِّبُوْنَ بِالرَّجْمِ وَبِالدَّجَّالِ وَبِعَذَابِ الْقَبْرِ وَالشَّفَاعَةِ، وَقَوْمٌ يُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ بَعْدَمَا امْتَحَشُوْا. ❶

(۳۵۴)......سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: حمد وثناء کے بعد فرمانے لگے: اے لوگو! غور سے سن لو! خبردار! بے شک سنگسار کرنا اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حد ہے، تو تم اس کے بارے میں دھوکا نہ کھا جانا' خبردار! بالیقین اس کی نشانی و دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سنگسار کیا اور ان دونوں کے بعد ہم سنگسار کر رہے ہیں۔ اور میں نے یہ پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ قرآن پاک کی ایک طرف یہ بات لکھ دوں کہ عمر بن خطاب' عبدالرحمٰن بن عوف اور فلاں وفلاں اس بات کے گواہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سنگسار کرنے کا حکم دیا تھا مگر بلاشبہ تمہارے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو مندرجہ ذیل باتوں کی تکذیب کریں گے۔

۱۔ سنگسار کرنا ۲۔ دجال

۳۔ عذاب قبر ۴۔ شفاعت

۵۔ کچھ لوگ جہنم میں جل جانے کے بعد نجات پا جائیں گے۔

شرح حدیث:

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا رجم اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حد ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کا انکار کرنے والے بھی کئی گروہ پیدا ہوں گے۔

---

❶ مسند احمد ۱/ ۲۳، مصنف عبدالرزاق، کتاب الطلاق، باب الرجم والإحصان (۱۳۳٦٤)، مسند الطیالسی (۲۵) اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان ضعیف راوی ہے۔

(۲) حدرجم کا انکار سب سے پہلے اوّلین منکرین حدیث یعنی معتزلہ نے پھر خوارج نے کیا۔ ان کے انکار کی وجہ محض انکار حدیث کے سلسلہ میں ان کی عصبیت تھی۔ موجودہ دور میں ایک اور وجہ بھی اس میں شامل ہوگئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اہل مغرب اسلام کی ایسی سزاؤں کو وحشیانہ سزائیں سمجھتے ہیں۔ لہٰذا مغربیت سے مرعوب ذہن ایسی سزاؤں سے فرار اور انکار کی راہیں تلاش کر رہے ہیں۔

(۳) عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: " إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَجَمَ وَرَجَم خُلَفَاؤُهُ بَعْدَهُ وَالْمُسْلِمُوْنَ " ...... " بلاشبہ نبی کریم ﷺ نے حدرجم نافذ کی، اور آپ کے بعد آپ ﷺ کے خلفاء اور دوسرے مسلمان حکمرانوں نے بھی رجم کی حد نافذ کی۔" (المغنی لابن قدامه: ۹/ ۳۱۰)

یہی قول جمہور علماء کا ہے۔ (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعه: ۵/ ۶۹)

[۳۵۵]...... حدثنايحيى بن يحيىٰ (أنبأ) عبد الواحد بن زياد عن الشيباني قال: سَمِعْتُ عَامِراً يَقُوْلُ: جَلَدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ امْرَأَةً ثُمَّ رَجَمَهَا، فَقَالَ: جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَرَجَمْتُهَا بِالسُّنَّةِ [1]

(۳۵۵)...... عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک (زانیہ) عورت کو پہلے کوڑوں کی سزا دی، پھر اسے سنگسار کر دیا اور فرمایا: میں نے اسے از روئے کتاب اللہ کوڑوں کی سزا دی ہے اور سنت کے اعتبار سے سنگسار کیا ہے۔

[۳۵٦]...... حدثنا محمد بن بشار (ثنا) محمد بن جعفر (ثنا) شعبة عن سلمة بن كهيل عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلِيًّا جَلَدَ شُرَاحَةَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: أَجْلِدُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَأَرْجُمُهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [2]

(۳۵٦)...... شعبیؒ بیان فرماتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے شراحہ کو جمعرات کے دن کوڑے لگائے، اور جمعہ کے دن سنگسار کیا اور فرمایا: میں نے اس (عورت) کو کتاب اللہ کی روشنی میں کوڑے لگائے ہیں اور فرمانِ رسول کے مطابق سنگسار کیا ہے۔

[۳۵۷]...... حدثنا حميد بن مسعدة (ثنا) خالد بن الحارث (ثنا) محمد بن يحيى بن مبشر الثعلبي قال: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ، جَلْدُ مِائَةٍ، وَالرَّجْمُ الْبَتَّةَ. فَقِيْلَ لِلشَّعْبِيِّ: أَيُجْمَعَانِ عَلَيْهِمَا؟ فَقَالَ: فَعَلَ ذٰلِكَ أَبُو حَسَنٍ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ

---

[1] مسند احمد ۱/ ۱۱٦، سنن الدارقطنی ۱/ ۱۲۳.

[2] صحیح البخاری، کتاب الحدود، باب رجم المحصن (٦٨١٢) مسند احمد ۱/ ۹۲، ۱۰۷.

اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذِهِ الرَّحْبَةِ بِفُلَانٍ وَفُلَانَةٍ ، جَلَدَهُمَا مِائَةً وَرَجَمَهُمَا .

(۳۵۷)...... شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمر رسیدہ (شادی شدہ) زانی جوڑے کی سزا ایک سو کوڑے اور سنگساری ہے۔ ان سے پوچھا گیا؟ کیا دونوں سزائیں انہیں اکٹھی دی جائیں گی؟ فرمانے لگے: سیدنا ابوالحسن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اس میدان میں فلاں مرد اور فلاں عورت کو ایک سو کوڑوں اور سنگساری کی سزا دی تھی۔

[۳۵۸]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) جرير عن مسلم الأعور عن حبة بن جوين عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْهُ ، فَقَالَتْ: إِنِّي زَنَيْتُ فَقَالَ: لَعَلَّكِ أُوْتِيْتِ وَأَنْتِ نَائِمَةٌ فِيْ فِرَاشِكِ فَأُكْرِهْتِ! فَقَالَتْ: زَنَيْتُ طَائِعَةً غَيْرَ مُكْرِهَةٍ . قَالَ: لَعَلَّكِ غُصِبْتِ عَلٰى نَفْسِكِ! قَالَتْ: مَا غُصِبْتُ فَحَبَسَهَا ، فَلَمَّا وَلَدَتْ وَشَبَّ ابْنُهَا ، جَلَدَهَا ، ثُمَّ أَمَرَ فَحُفِرَلَهَا إِلٰى مَنْكِبِهَا فِي الرَّحْبَةِ ، ثُمَّ أُدْخِلَتْ فِيْهَا ، ثُمَ رَمٰى وَرَمَيْنَا ، فَقَالَ: جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ . ❶

(۳۵۸)......سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت ان کے پاس حاضر ہوئی اور کہنے لگی: بلاشبہ میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: ممکن ہے کہ تو اپنے بستر پر سو رہی ہو اور تیرے نہ چاہنے کے باوجود تیرے ساتھ زیادتی کی گئی ہو؟ اس نے کہا: نہیں، میں نے مجبوراً نہیں، عملاً چاہتے ہوئے زنا کیا ہے۔ انہوں نے (علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ممکن ہے تجھ سے زنا بالجبر کیا گیا ہو۔ تو اس نے کہا: زنا بالجبر نہیں ہوا۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے اسے قید میں ڈال دیا اور جب اس نے بچے کو جنم دیا اور وہ بڑا ہو گیا، تو اسے کوڑے لگائے۔ پھر میدان میں اس کے لیے کندھوں تک گڑھا کھودا گیا، پھر اسے اس میں داخل کر کے علی رضی اللہ عنہ اور ہم سب نے پتھر مارنے شروع کیے۔ اور علی رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر فرمایا: میں نے اسے از رُوئے کتاب اللہ کوڑے لگائے ہیں اور سنت محمد ﷺ کی روشنی میں اسے سنگسار کیا ہے۔

[۳۵۹]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) محمد بن عبيد (ثنا) زكريا عن فراس عن عامر عن مسروق عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: يُجْلَدُ الرَّجُلُ إِذَا زَنَا وَلَمْ يُحْصِنْ ، ثُمَّ يُنْفٰى ، وَيُجْلَدُ الَّذِيْ قَدْ أَحْصَنَ ثُمَّ يُرْجَمُ .

(۳۵۹)...... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: غیر شادی شدہ زانی کو پہلے کوڑے لگائے جائیں گے، پھر جلاوطن کیا جائے گا۔ اور شادی شدہ زانی کو پہلے کوڑے لگائے جائیں گے، پھر سنگسار کیا جائے گا۔

[۳۶۰]...... حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) هشيم عن إسماعيل عن الشعبي عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: اَلْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ ، وَالثَّيِّبَانِ يُجْلَدَانِ وَيُرْجَمَانِ .

(۳۶۰)...... اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بسند شعبی رحمہ اللہ مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: کنوارے زانی جوڑے کو کوڑے اور

❶ اس کی سند میں "مسلم الاعور" ضعیف راوی ہے۔

جلاوطنی کی سزادی جائے گی اور شادی شدہ زانی جوڑے کو کوڑے اور رجم (سنگساری) کی سزادی جائے گی۔

چوپائے پر نفل نماز پڑھنے کا بیان

خواہ جس سمت بھی اس کا رخ ہو، اور فرض نماز کے لیے اترنے کا بیان

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: وَمِنْ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ، فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا، فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ﴾ (سورة البقرة: ١٤٤) فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِيْ سَفَرِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ.

امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ''ہم نے آپ کے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے بہت زیادہ دیکھا ہے، اب ہم آپ کو اس قبلہ کی جانب متوجہ کریں گے، جس سے آپ خوش ہوجائیں گے، آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیرلیں اور تم جہاں کہیں ہو اپنے منہ اسی طرف پھیرا کریں۔'' تو نبی ﷺ نے سفر میں اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لی، جس طرف سواری کا منہ تھا۔

[٣٦١]...... حدثنا أحمد بن عبدة (ثنا) يزيد بن زريع (ثنا) هشام الدستوائي عن يحيى بن أبي كثير (ثنا) محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ تَطَوُّعاً، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُّصَلِّيَ الْمَكْتُوْبَةَ نَزَلَ فَيُصَلِّيْ مُسْتَقْبِلاً الْقِبْلَةَ.

(٣٦١)...... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بلا شبہ رسول اللہ ﷺ نفلی نماز اپنی سواری پر مشرق کی جانب منہ کر کے بھی پڑھ لیتے تھے، مگر جب فرض نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو سواری سے اتر کر قبلہ رو ہو کر نماز پڑھتے۔ [1]

شرح حدیث:

(۱) اللہ تعالیٰ نے عام حکم ارشاد فرمایا ہے:

﴿حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ﴾

''جہاں پر بھی ہو قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرو۔''

---

[1] صحيح البخاری ، كتاب التقصير ، باب صلاة التطوع على الدواب (١٠٩٤) و باب ينزل للمكتوبة (١٠٩٩) ، مسند الطيالسی (١٩٠٧).

لیکن رسول اللہ ﷺ نے حالت سفر میں نفلی نماز سواری پر پڑھتے، سواری کا منہ چاہے کسی سمت بھی ہوتا، ابتداء میں صرف قبلہ رُخ کر لیتے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے عام حکم کی تخصیص احادیث رسول ﷺ سے ہوتی ہے۔

(۳) معلوم ہوا کہ ﴿فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ﴾ کا تعلق فرضی نماز کے ساتھ ہے۔

(۴) نفلی نماز سواری پر پڑھنی جائز ہے۔ اس کا منہ قبلہ کی سمت ہو یا کسی اور سمت، لیکن ابتدائی طور پر قبلہ رُخ ہو۔

[۳٦٢]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) عبدالرزاق (ثنا) معمر عن يحيى بن أبي كثير عن محمد ابن عبد الرحمن بن ثوبان عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي مُتَطَوِّعًا عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ فِي السَّفَرِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُّصَلِّيَ الْمَكْتُوْبَةَ، نَزَلَ دَابَّتَهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. [1]

(۳٦۲)...... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بسند دیگر مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نفلی نماز اپنی سواری پر ادھر ہی چہرہ کر کے پڑھ لیتے جدھر سواری کا منہ ہوتا، مگر جب فرض نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو اپنی سواری سے نیچے اترتے اور قبلہ رو ہو کر نماز پڑھتے۔

[۳٦٣]...... حدثنا أحمد بن إبراهيم الدورقي (ثنا) حجاج بن محمد عن ابن جريج أخبرني أبو الزبير أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيْ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ النَّوَافِلَ فِيْ كُلِّ جِهَةٍ، وَلٰكِنَّهُ يَخْفِضُ السَّجْدَتَيْنِ مِنَ الرَّكْعَةِ وَيُوْمِئُ إِيْمَاءً. [2]

(۳٦۳)...... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بالفاظ دیگر فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نفل نماز سواری پر ہر طرف چہرہ کر کے پڑھ لیتے تھے، مگر بنسبت رکوع سجدے میں زیادہ نیچے جھکتے اور اشارے سے نماز پڑھ لیتے۔

[۳٦٤]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) وكيع (ثنا) ابن أبي ذيب عن عثمان بن عبد اللّٰه بن سراقة عن جابر بن عبد اللّٰه قال: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي تَطَوُّعاً عَلٰى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فِيْ غَزْوَةِ أَنْمَارٍ. [3]

(۳٦۴)...... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ایک اور سند سے بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا

---

[1] مصنف عبدالرزاق، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ التطوع علی الدابۃ (٤٥١٥).

[2] مسند احمد (٣/٣٨٠) المنتقی لابن الجارود (٢٢٨)، صحیح ابن خزیمہ (١٢٧٠)، صحیح ابن حبان (٢٥٢٣).

[3] صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ انمار (٤١٤٠).

کہ آپ غزوہ (انمار) میں اپنی سواری پر جانب مشرق منہ کر کے نفل نماز پڑھ رہے تھے۔

[٣٦٥]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) عبد الرزاق (ثنا) معمر عن الزهري أخبرني عبد الله بن عامر بن ربيعة عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ النَّوَافِلَ فِيْ كُلِّ وِجْهَةٍ . ❶

(٣٦٥)...... عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سواری پر ہر طرف چہرہ کر کے نفلی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

[٣٦٦]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) أبو صالح حدثني الليث حدثني عقيل عن ابن شهاب أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُسَبِّحُ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، وَيُوْمِیٔ بِرَأْسِهٖ قِبَلَ أَيِّ وِجْهَةٍ تَوَجَّهَهٗ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ . ❷

(٣٦٦)...... عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو سواری پر نفل نماز پڑھتے دیکھا ہے، آپ ﷺ کا جس طرف بھی چہرہ ہوتا سر مبارک سے اشارہ فرماتے تھے، مگر فرضی نماز میں رسول اللہ ﷺ ایسا عمل نہیں کرتے تھے۔

[٣٦٧]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) حجاج بن محمد قال: قال ابن جريج: حدثني يحيى بن خرجة عن ابن شهاب قال: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: رَأَى عَامِرٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهٖ . ❸

(٣٦٧)...... عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری کی پشت پر نماز پڑھتے دیکھا۔

[٣٦٨]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) أبو اليمان (أنبأ) شعيب عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَسَأَلْتُهٗ عَنْ مُسَافِرٍ صَلّٰى مُتَطَوِّعاً عَلٰى ظَهْرِ دَابَّتِهٖ وَوَجْهُهٗ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، أَوِ الْمَغْرِبِ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَبِّحُ وَهُوَ عَلٰى ظَهْرِ

---

❶ مصنف عبدالرزاق، أيضًا (٤٥١٦) صحيح البخاری، كتاب التقصير، باب صلاة التطوع على الدواب (١٠٩٣)

❷ سند مذکور ابو صالح عبداللہ بن صالح کاتب اللیث کی وجہ سے ضعیف ہے۔ لیکن ''یحییٰ بن کبیر'' نے اس کی متابعت کی ہے۔ صحیح البخاری، کتاب التقصیر، باب ینزل للمکتوبة (١٠٩٧).

❸ صحیح البخاری (١٠٩٣).

رَاحِلَتِهِ، لَا يُبَالِي حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ، وَيُوْمِيءُ بِرَأْسِهِ إِيْمَاءً، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. ❶

(۳۶۸)...... راوی حدیث شعیب رحمہ اللہ نے ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا کوئی مسافر اپنی سواری پر مشرق یا مغرب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھے سالم بن عبداللہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان فرمائی: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نفل نماز پڑھ لیا کرتے تھے، یہ پروا نہ فرماتے کہ چہرہ کس طرف ہے اور اپنے سر سے اشارہ فرما لیا کرتے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

[۳۶۹]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) أبو صالح حدثني الليث حدثني يونس عن ابن شهاب قال: قَالَ سَالِمٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلٰى دَآبَتِهٖ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُسَافِرٌ، وَلَا يُبَالِي حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهُهُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ، وَيُوتِرُ عَلَيْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ. ❷

(۳۶۹)...... عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر کی حالت میں رات کے وقت اپنی سواری پر ہی نفل نماز پڑھتے جاتے تھے، اور یہ پروا نہ کرتے کہ منہ کس طرف ہے، اور فرماتے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جس طرف چہرہ ہوتا اپنی سواری پر (نفل) نماز پڑھتے جاتے، وتر بھی سواری پر پڑھ لیتے، مگر فرض نماز (سواری پر) نہ پڑھتے۔

[۳۷۰]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) أبو المغيرة (ثنا) عبد الرحمن بن يزيد بن تميم (ثنا) الزهري عَنْ رَّجُلٍ مُسَافِرٍ صَلَّى مُتَطَوِّعًا وَّهُوَ عَلٰى ظَهْرِ دَآبَتِهٖ، وَوَجْهُهُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَبِّحُ وَهُوَ عَلٰى ظَهْرِ دَآبَتِهٖ، لَا يُبَالِي حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ. ❸

(۳۷۰)...... امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ مسافر کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی سواری پر مشرق یا مغرب کی طرف منہ کر کے نفل نماز پڑھتا ہے کہ مجھے سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بیان کی: ''یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار نفل نماز پڑھتے رہتے اور یہ پروا نہ کرتے کہ چہرہ کس طرف ہے۔

[۳۷۱]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) النضر بن شميل (ثنا) صالح بن أبي الأخضر عن الزهري عن عبد الله بن عامر بن ربيعة عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ

---

❶ صحيح البخارى، كتاب التقصير (١١٠٥)، مسند احمد (١٣٢/٢).

❷ صحيح البخارى، كتاب التقصير، (١٠٩٨)، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز صلاة النافلة على الدابة فى السفر حيث توجهت (٧٠٠/٣٩).

❸ اس کی سند میں ''عبدالرحمٰن بن یزید بن تمیم'' کی وجہ سے ضعیف ہے۔ لیکن اس معنی کی حدیث صحیح البخاری (۱۰۹۷) میں بھی ہے۔

تَوَجَّهَتْ بِهٖ . وَقَالَ: وَ (أَنْبَأَ) سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ . ❶

(۳۷۱)...... عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سواری کا منہ جس طرف بھی ہوتا رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر نفل نماز جاری رکھتے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی سند سے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[۳۷۲]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) عبدة بن سليمان (ثنا) عبيد الله عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي سُبْحَتَهٗ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ . قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ . ❷

(۳۷۲)...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر ہی نفل نماز پڑھتے رہتے خواہ سواری کا رخ کسی طرف ہوتا۔ نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

[۳۷۳]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) صالح بن قدامة حدثني ابن دينار عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ ، وَيَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ .

(۳۷۳)...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بسند ابن دینار رحمہ اللہ مروی ہے کہ وہ اپنی سواری پر سفر میں نفلی نماز پڑھتے رہتے خواہ سواری کا کسی طرف رخ ہوتا، اور فرماتے رسول اللہ ﷺ سفر میں اسی طرح کیا کرتے تھے۔

[۳۷٤]...... حدثنا عبيد الله بن معاذ بن معاذ الْعَنْبَرِي (ثنا) أبي (ثنا) شعبة عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ ، يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهٗ . ❸

(۳۷۴)...... عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سواری پر نماز پڑھتے دیکھا سواری کا رخ جس طرف بھی ہوتا، اور فرماتے رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

[۳۷٥]...... حدثنا عبيد الله بن معاذ (ثنا) أبي (ثنا) شعبة عن حبيب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُ ذٰلِكَ .

(۳۷۵)...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بطریق حفص بن عاصم رحمہ اللہ نبی ﷺ سے اسی طرح مروی ہے۔

---

❶ تقدم تخريجه آنفًا.

❷ صحيح مسلم ، أيضًا (۷۰۰) مسند احمد ۲/ ۱٤۲ .

❸ صحيح مسلم ، أيضًا (۷۰۰/۳۷).

[سواری پر نماز پڑھنے کا بیان]

[٣٧٦]...... حدثنا يحيى بن يحيى عن مالك بن أنس عن عمرو بن يحيى المازني عن أبي الحباب سعيد بن يسار عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلٰى خَيْبَرَ . ❶

(٣٧٦)......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بسند سعید بن یسار رحمہ اللہ مروی ہے کہ میں (ابن عمر) نے رسول اللہ ﷺ کو گدھے پر خیبر کی طرف چہرہ کر کے نماز پڑھتے دیکھا۔

[٣٧٧]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) عيسى بن يونس (ثنا) عبد الملك العزرمي عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَهُوَ رَاجِعٌ مِنْ مَكَّةَ إِلٰى الْمَدِيْنَةِ تَطَوُّعاً حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ: ﴿ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ، أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ﴾ (سورة البقرة:١١٥) وَقَالَ فِيْ هٰذَا نَزَلَتْ . ❷

(٣٧٧)......سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ بے شک نبی ﷺ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف پلٹتے ہوئے اپنی سواری پر نفل نماز پڑھ رہے تھے' سواری کا منہ جس طرف بھی ہو۔ پھر عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تلاوت کی ''مشرق ومغرب کا مالک اللہ ہی ہے۔تم جدھر بھی منہ کرو ادھر ہی اللہ کا منہ ہے۔'' اورفرمایا یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی تھی۔

[٣٧٨]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) وكيع (ثنا) ابن أبي ليلى عن عطية عن أبي سعيد الخدري، وعن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَليِّ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ، يُوْمِئُ إِيْمَاءً، يَجْعَلُ السَّجُوْدَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ . ❸

---

❶ الموطا للمالك ، كتاب قصرالصلاة فی السفر (٢٥) ، صحيح مسلم ، أيضًا (٣٥/ ٧٠٠) ، سنن النسائی، كتاب المساجد ، باب الصلاة علی الحمار (٧٤٠).

❷ صحيح مسلم ، أيضًا (٧٠٠) ، صحيح ابن خزيمه (١٢٦٧،١٢٦٩) سنن النسائی ، كتاب الصلاة ، باب الحال التی يجوز فيها استقبال غير القبلة (٤٩١).

❸ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی سند میں عطیۃ العوفی ضعیف ہے۔ جبکہ عطیہ کا شاگرد ابن ابی لیلی بھی ضعیف ہے۔لیکن دیگر شواہد کی بناء پر حدیث صحیح ہے۔

(۳۷۸)......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بسند نافع مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھتے رہتے خواہ سواری کا رخ کسی طرف ہو، آپ ﷺ اشارہ سے نماز پڑھتے اور سجدہ بنسبت رکوع زیادہ نیچے کرتے۔

[۳۷۹]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) أبو الوليد (ثنا) همام عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارِهٖ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، وَقُلْتُ: رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ؟ قَالَ: لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهٗ. يَعْنِيْ: مَا فَعَلْتُهٗ. ❶

(۳۷۹)......انس بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو گدھے پر بجانب مشرق نماز پڑھتے دیکھا۔ میں نے کہا: میں نے آپ کو بغیر قبلہ نماز پڑھتے دیکھا ہے، تو انہوں نے فرمایا: میں نے اگر رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ کرتا۔

[۳۸۰]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) عبد الصمد (ثنا) بكار بن ماهان (ثنا) أنس بن سيرين عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلٰى نَاقَتِهٖ تَطَوُّعاً فِي السَّفَرِ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ. ❷

(۳۸۰)......انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ سفر میں اپنی اونٹنی پر ہی بغیر قبلہ رخ ہوئے نفل نماز پڑھ لیتے تھے۔

[۳۸۱]...... حدثنا محمد بن يحيى (ثنا) أبو عاصم عن يونس بن الحارث قال: حدثني أبو بردة عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلٰى ظَهْرِ الدَّآ بَّةِ: هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، وَأَشَارَ أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ وَبَيْنَ يَدَيْهِ. ❸

(۳۸۱)......ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: سواری پر نفل نماز اس طرح، اس طرح اور اس طرح جائز ہے، راوی حدیث ابوعاصم رحمہ اللہ نے دائیں بائیں اور سامنے اشارہ کر کے وضاحت کی۔

[۳۸۲]...... قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: فَقَالَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ أَجَازَتْ نَسْخَ الْكِتَابِ بِالسُّنَّةِ: نَسَخَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ [الصَّلَاةُ]السَّلَامُ بِسُنَّتِهٖ فَرْضَ تَوَجُّهِ الْمُسَافِرِ بِوَجْهِهٖ إِلَى الْقِبْلَةِ إِذَا صَلَّى تَطَوُّعاً رَاكِباً، فَصَارَتِ الْآيَةُ مَنْسُوْخَةً عَنِ الْمُسَافِرِ الْمُصَلِّي رَاكِباً تَطَوُّعاً، مُحْكَمَةً مُسْتَعْمَلَةً فِي

---

❶ صحيح البخارى، كتاب التقصير، باب صلاة التطوع على الحمار (١١٠٠)، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، أيضًا (٧٠٢).

❷ مسند احمد (١٢٦/٢).

❸ اس سند میں "یونس بن الحارث الثقفی" ضعیف ہے۔

سَائِرِ الْمُصَلِّيْنَ. وَأَبَى الْآخَرُوْنَ ذٰلِكَ، وَقَالُوْا: بَلِ الْآيَةُ مُحْكَمَةٌ بِأَسْرِهَا، لَيْسَ مِنْهَا مَنْسُوْخٌ، غَيْرَ أَنَّهَا مِنَ الْعَامِّ الَّذِيْ أُرِيْدَ بِهِ الْخَاصُّ ، فَأُرِيْدَ بِهَا جَمِيْعُ الْمُصَلِّيْنَ، غَيْرَ الْمُسَافِرِ الْمُتَطَوِّعِ بِالصَّلَاةِ فِيْ حَالِ رُكُوْبِهٖ، فَالتَّطَوُّعُ بِالصَّلَاةِ فِيْ السَّفَرِ إِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ سُنَّةٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ ، مُبَيِّنَةٌ عَنْ خُصُوْصِ الْآيَةِ، وَلَيْسَتْ بِنَاسِخَةٍ لِشَيْءٍ مِّنْهَا .

(۳۸۲)......امام ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ جماعت جو کتاب اللہ کے سنت سے منسوخ ہونے کے جواز کی قائل ہے اس کے بقول: نبی ﷺ نے مسافر کے قبلہ رو ہو کر نماز پڑھنے کی فرضیت کو اپنی سنت سے منسوخ کر دیا ہے' تو یہ آیت سواری پر نماز پڑھنے والے مسافر کے حق میں تو منسوخ ہو گئی ہے، مگر باقی تمام نمازیوں پر اس کا حکم برقرار ہے۔ جبکہ دوسرے لوگ اس کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں: بلکہ یہ آیت مکمل طور پر بحال و برقرار ہے اس کا کوئی حصہ منسوخ نہیں ہوا، مگر یہ عام مخصوص منہ البعض کے قبیل سے ہے۔ سواری کی حالت میں نماز پڑھنے والے مسافر کے سوا سب نمازی مراد ہیں۔ بحالت سفر غیر قبلہ کی طرف نفلی نماز نبی ﷺ کی سنت ہے، جو آیت کی خصوصیت کی وضاحت کرتی ہے آیت کا کوئی حصہ منسوخ نہیں کر رہی۔

کتاب الوضوء

[وضو میں پاؤں دھونے کا بیان]

[۳۸۳]...... قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: وَمِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ، وَامْسَحُوْا بِرُؤُوْسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ (سورة المائدة: ٦) فَقَالَتْ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: أَوْجَبَ اللّٰهُ فِي الآيَةِ غَسْلَ الْقَدَمَيْنِ، دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ بِسُنَّتِهِ، فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، وَأَمَرَ بِذٰلِكَ، وَأَوْعَدَ عَلٰى تَرْكِ غَسْلِهِمَا، وَوَعَدَ الثَّوَابَ عَلٰى غَسْلِهِمَا. ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَأَمَرَ بِهِ، فَنَسَخَ غَسْلَ الْقَدَمَيْنِ عَنْهُمَا إِذَا كَانَتَا مُتَغَطِّيَيْنِ بِخُفَّيْنِ، قَدْلَبِسَهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ، وَبَقِيَ فَرْضُ الْغَسْلِ عَلَيْهِمَا إِذَا كَانَتَا مَكْشُوْفَتَيْنِ وَأَبَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى ذٰلِكَ، وَقَالَتْ: إِنَّمَا فَرَضَ اللّٰهُ غَسْلَ الرِّجْلَيْنِ فِي الْآيَةِ إِذَا لَمْ يَكُوْنَا فِي خُفَّيْنِ قَدْ أُدْخِلَتَا فِيْهِمَا، وَهُمَا طَاهِرَتَانِ، وَإِيَّاهُمَا أَرَادَ بِفَرْضِ الْغَسْلِ خُصُوْصًا لَا عُمُوْماً، فَالْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ سُنَّةٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، مُبَيِّنَةٌ عَنْ خُصُوْصِ الْآيَةِ، لَيْسَتْ بِنَاسِخَةٍ لِشَيْءٍ مِنْهَا.

(۳۸۳)......امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ’’جب تم نماز کے لیے اٹھو تو پہلے اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو ڈالو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھولو‘‘ تو ایک جماعت کا کہنا: ہے اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ میں تو پاؤں کو دھونا فرض کیا ہے اور نبی ﷺ کی سنت بھی اس پر دلالت کرتی ہے کہ آپ نے اپنے قدم مبارک دھوئے اور اس کا حکم دیا‘ پاؤں کو نہ دھونے کی صورت میں وعید فرمائی‘ اور پاؤں دھونے کی صورت میں ثواب کا وعدہ فرمایا۔ دوسری طرف آپ ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا اور اس کا حکم دیا۔ تو پاؤں پر موزے ہونے کی صورت میں پاؤں دھونے کے حکم کو منسوخ فرما دیا‘ بشرطیکہ باوضو پہنے ہوں۔ اور موزے نہ ہونے کی صورت میں پاؤں دھونے کی فرضیت بعینہ برقرار ہے۔ مگر دوسری جماعت اس سے انکاری ہے کہ ان کا کہنا ہے:

اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ میں پاؤں دھونا اس صورت میں فرض کیا ہے جب موزے نہ پہن رکھے ہوں اور پاک ہونے کی حالت میں پاؤں ان میں داخل ہوں اور یہی خاص طور پر۔ پاؤں دھونے مراد ہیں نہ کہ عام طور پر، تو موزوں پر مسح کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے جو آیت کی خصوصیت کی وضاحت کرتی ہے، آیت کا کوئی حصہ منسوخ نہیں کر رہی۔

شرح حدیث :......اللہ تعالیٰ نے وضو میں پاؤں دھونے کا حکم ارشاد فرمایا، لیکن احادیث رسول ﷺ میں اس حکم کی تخصیص موجود ہے کہ جب موزے پہنے ہوں تو مسح کرنا چاہیے۔

فقہی فوائد:

(۱) سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا۔

((وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعَمَامَةِ .)) ❶

''اور موزوں اور پگڑی پر مسح کیا۔''

(۲) علامہ ابن رشد فرماتے ہیں کہ ''اَلمسح علی الخفین'' کے بارے میں تین مسلک ہیں۔ (بدایۃ المجتہد: ۱/۱۷)

الف: '' مسح علی الخفین ''سفر وحضر میں اس تفصیل کے ساتھ جو احادیث میں آئی ہے۔ مطلقاً جائز ہے۔

((وَبِهِ قَالَ جَمْهُوْرُ عُلَمَاءِ الْاَمْصَارِ .))

''جمہور اہل علم کا یہی قول ہے۔''

ب: '' مسح علی الخفین '' کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ ابن دقیق العید فرماتے ہیں: ''یہ قول اہل بدعت کا ہے۔'' ❷ امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ امامیہ اور خوارج کا مسلک ہے۔'' امام مروزی نے بھی اہل بدعت کے گروہ خوارج اور روافض کا یہ قول نقل کیا ہے۔ ❸

ج: '' مسح علی الخفین ''اقامت میں درست نہیں۔ بعض مالکیوں کا یہ قول ہے۔

(۳) حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ستر (۷۰) اور ایک روایت میں اَسّی (۸۰) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مسح علی الخفین ثابت ہے۔'' وَفِيهِمُ الْعَشْرَةُ الْمُبَشَّرَةُ . '' ❹

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''موزوں پر مسح کرنا اتنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ جن کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔'' ❺

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس مسئلہ میں صحابہ سے چالیس مرفوع احادیث مروی ہیں۔'' ❻

---

❶ ترمذی، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی المسح علی الجوربین والعمامة، حدیث: ۱۱۰، مسلم: ۲۷۴، مسند احمد: ۴/ ۲۴۴، ابوداؤد: ۱۵۰، سنن النسائی: ۷۶۳۱، ابو عوانه: ۲۵۹۳۱

❷ احکام الاحکام: ۱/ ۲۰ ❸ کتاب السنه: ۱۰۴ ❹ فتح الباری: ۱/ ۳۰۶

❺ شرح مسلم: ۲/ ۱۷۰ ❻ نیل الاوطار: ۱/۲۷۵

(۴) جمہور کا قول ہی حدیث کے موافق ہونے کی وجہ سے راجح ہے۔

ابن ابی حاتم فرماتے ہیں: ''اس مسئلہ میں اکتالیس (۴۱) صحابہ رضی اللہ عنہم سے احادیث مروی ہیں۔'' ❶

(۵) بعض حضرات نے انکار مسح الخفین میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث سے دلیل لی ہے۔ لیکن یہ احادیث درست نہیں، جیسا کہ ابن عبدالبر اور امام احمد نے ان احادیث کے باطل وغیر ثابت ہونے کی صراحت کی ہے۔ ❷

[۳۸٤]...... قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَدْ أَنْكَرَ طَوَائِفُ مِنْ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَالْبِدَعِ مِنَ الْخَوَارِجِ وَالرَّوَافِضِ اَلْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَزَعَمُوْا أَنَّ ذٰلِكَ خِلَافٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ. وَمَنْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ، لَزِمَهُ إِنْكَارُ جَمِيعِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ السُّنَنِ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا لَمْ نَذْكُرْ، وَذٰلِكَ خُرُوْجُ مِنْ جَمَاعَةِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ.

(۳۸۴)...... امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بہت سے خارجی اور رافضی اہل بدعت اور خواہشات کے پجاری موزوں پر مسح کے منکر ہیں، ان کا خیال ہے کہ یہ کتاب اللہ کے خلاف ہے۔

امام مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تو جو شخص اس کا منکر ہے اس کو ہماری تمام ذکر کردہ سنتوں کا انکار لازم آتا ہے نیز علاوہ ازیں جو ہم نے ذکر نہیں کیں (ان کا انکار بھی لازم آتا ہے) اور یہ کہ اہل اسلام کی جماعت سے خارج ہونے کے مترادف ہے۔

❶ نیل الاوطار: ۱/ ۲۷۵

❷ التمهيد: ۱۱/ ۱۳۸، نیل الاوطار: ۱/ ۲۷۵

قانون وراثت

[اس شخص کی میراث کا بیان کہ جو مر جائے اور اس کا باپ نہ ہو]

[۳۸۵]...... قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: وَمِنْ ذٰلِكَ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَ: ﴿ يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ﴾ (سورة النساء: ۱۱) اَلْآيَةَ، وَالَّتِي تَلِيْهَا. وَقَالَ فِي آخِرِ السُّوْرَةِ: ﴿ يَسْتَفْتُونَكَ، قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ﴾ (سورة النساء: ۱۷۶) اَلْآيَةَ، فَذَكَرَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي هٰذِهِ الْآيَاتِ تَوْرِيْثَ الْأَوْلَادِ مِنَ الْآبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ، وَالْآبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ مِنَ الْأَوْلَادِ، وَالزَّوْجَيْنِ أَحَدُهُمَا مِنَ الْآخَرِ، وَسَائِرَ مَنْ وَرِثَ مِنَ الْقَرَابَاتِ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ذِكْراً عَامًّا، لَمْ يَخُصَّ بَعْضَ الْآبَاءِ وَالْأَوْلَادِ دُوْنَ بَعْضٍ، وَلَا بَعْضَ الْأَزْوَاجِ دُوْنَ بَعْضٍ، فَجَاءَ الْخَبَرُ الثَّابِتُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ الْكَافِرَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمَ، وَلَا الْمُسْلِمُ يَرِثُ الْكَافِرَ، وَاتَّفَقَ أَهْلُ الْفُتْيَا مِنْ عُلَمَاءِ أَهْلِ الْأَمْصَارِ مِنْ أَهْلِ الْأَثَرِ وَالرَّأْيِ جَمِيْعاً عَلَى الْقَوْلِ بِجُمْلَةِ ذٰلِكَ اتِّبَاعاً لِّلْخَبَرِ الْمَرْوِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ.

(۳۸۵)...... امام ابو عبد اللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں تلقین فرماتے ہیں کہ مذکر (لڑکے) کو دو مؤنث (لڑکیوں) کے برابر وراثت ملے گی۔'' یہ آیت اور اس سے اگلی آیت اور سورۃ (نساء) کے آخر پر یوں ارشاد فرمایا: ''آپ سے دریافت کرتے ہیں، کہہ دیجئے اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ (جو مر جائے اور اس کا باپ نہ ہو) کے بارے میں بتاتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے ان آیات کریمہ میں والدین کی وراثت اولاد کو، اولاد کی وراثت والدین کو، میاں بیوی کی وراثت ایک دوسرے کو، نیز تمام قریبی ورثاء کے ایک دوسرے کی وراثت تقسیم کرنے کا عام تذکرہ کیا ہے، اور مخصوص باپوں اور اولاد کا اور بعض مخصوص بیویوں کا ذکر نہیں کیا۔ تو نبی ﷺ سے یہ حدیث ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا۔ چنانچہ تمام ممالک کے مفتی علماءِ اہلِ حدیث و اہلِ رائے (احناف) کا اس بات پر مکمل طور پر اتفاق و اجماع ہے یہ رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیث کی پیروی کی

(برکت) ہے۔

[مسلمان کے کافر اور کافر کے مسلمان کے وارث نہ بننے کا بیان]

[۳۸۶]...... حدثنا يحيى بن يحيى (أنبأ) سفيان بن عيينة عن الزهري عن علي بن حسين عن عمرو بن عثمان بن عفان عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ)). ❶

(۳۸۶)...... اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کافر کا وارث نہیں بنتا اور نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہے۔

شرح حدیث :...... اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں عام حکم نازل فرمایا ہے کہ اولاد کو ماں باپ سے وراثت اور ماں باپ کو اولاد کی وراثت اس طرح بیوی کو خاوند اور خاوند کو بیوی کی وراثت سے کتنا حصہ ملے گا۔ اسی طرح بعض دوسرے قرابت داروں کے حصوں کا تذکرہ بھی اللہ تعالیٰ نے عام کیا ہے۔ کسی کو اس حکم سے خاص اور مستثنیٰ قرار نہیں دیا، لیکن احادیث رسول ﷺ نے اس عام حکم کی تخصیص کر دی ہے کہ مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بن سکتا۔

فقہی فوائد:

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہ تو کافر مسلمان کا وارث بن سکتا ہے، اور نہ ہی مسلمان کافر کا۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

(۲) بعض اہل علم نے اس پر اجماع کا دعویٰ بھی کیا ہے۔

(۳) امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''مسلمان اپنے آزاد کردہ کافر غلام کا وارث ہوسکتا ہے، کیونکہ حدیث میں ہے: ((اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ .)) ❷

''ولاء اس کی ہے جس نے آزاد کیا۔'' (الفقه الاسلامی وادلته: ۱۰/ ۷۷۱۹، المغنی: ۶/ ۳۴۸)

[۳۸۷]...... حدثنا بحر بن نصر الخولاني (أنبأ) ابن وهب أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ . قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ: هَلْ يَتَوَارَثُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالنَّصَارٰى؟ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُمْ لَا يَتَوَارَثُوْنَ، وَأَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .

(۳۸۷)...... یونس رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے پوچھا؟ کیا مسلمان اور عیسائی ایک دوسرے

---

❶ صحیح مسلم ،کتاب الفرائض ، (۱۶۱۴) المنتقی لابن الجارود(۹۵۴) ، صحیح ابن حبان (۶۰۳۳) ، سنن ابی داؤد، کتاب الفرائض ، باب هل یرث المسلم الکافر (۲۹۰۹.

❷ صحیح بخاری، کتاب النکاح: ۵۰۹۷

کے وارث ہو سکتے ہیں؟ تو ابن شہاب رحمہ اللہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے فیصلہ فرمایا کہ (مسلمان اور نصرانی) ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔

[۳۸۸]...... قَالَ يُوْنُسُ: وَأَخْبَرَنِي ابن شهاب عن علي بن حسين عن عمرو بن عثمان بن عفان عن أسامة بن زيد أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، وَلاَ يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ)). ❶

(۳۸۸)...... اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے بطریق دیگر مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا اور نہ مسلمان کافر کا وارث ہو سکتا ہے۔

[۳۸۹]...... قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: فَقَالَ الَّذِيْنَ أَجَازُوْا نَسْخَ الْكِتَابِ بِالسُّنَّةِ: قَدْ نَطَقَ الْكِتَابُ بِتَوْرِيْثِ الْأَوْلَادِ مِنَ الْآبَاءِ، وَالْآبَاءِ مِنَ الْأَوْلَادِ، وَالزَّوْجَيْنِ أَحَدُهُمَا مِنَ الْآخَرِ، وَلَمْ يَخُصَّ مُسْلِمًا دُوْنَ كَافِرٍ، فَنَسَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِسُنَّتِهٖ تَوْرِيْثَ الْمُسْلِمِ مِنَ الْكَافِرِ، وَالْكَافِرِ مِنَ الْمُسْلِمِ. لَوْلَا ذٰلِكَ لَكَانَ تَوْرِيْثُ أَحَدِهِمَا مِنَ الْآخَرِ ثَابِتاً بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَأَنْكَرَ الْآخَرُوْنَ ذٰلِكَ، وَقَالُوْا: هٰذَا مِنَ الْعَامِّ الَّذِي أُرِيْدَ بِهِ الْخَاصُّ، لِأَنَّهُ لَمْ يَجِئْنَا فِي شَيْءٍ مِنَ الْأَخْبَارِ أَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا يَرِثُوْنَ الْكُفَّارَ، يَرِثُهُمُ الْكُفَّارُ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ نَسَخَ ذٰلِكَ، بَلِ الْخَبَرُ الْمَعْرُوفُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ وَرِثَهُ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ عَلِيٌّ وَلَا جعفرٌ، لِأَنَّهُ مَاتَ كَافِراً، وَكَانَ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ، فَوَرِثَاهُ دُوْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرٍ، لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ، فَلَمْ يَرِثَاهُ وَكَانَ مَوْتُ أَبِي طَالِبٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ أَوَّلَ الْإِسْلَامِ، وَآيَاتُ الْمَوَارِيْثِ إِنَّمَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ.

(۳۸۹)...... امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو لوگ کتاب اللہ کا سنت سے منسوخ ہونا جائز قرار دیتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ کتاب اللہ تو اولاد کے والدین کا، اور والدین کے اولاد کا وارث ہونے کا اعلان کرتی ہے، اور کسی مسلمان کافر کی تخصیص نہیں کرتی۔ مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت مطہرہ سے مسلمان کے کافر کا، اور کافر کے مسلمان کا وارث بننے کو منسوخ کر دیا ہے۔ اگر ایسا جائز نہ ہوتا تو مسلمان اور کافر کا ایک دوسرے کا وارث بننا کتاب اللہ سے ثابت تھا۔ جبکہ دوسرے لوگ اس کے منکر ہیں۔ ان کا کہنا ہے: یہ عام مخصوص منہ البعض ہے، کیونکہ ہمارے پاس کوئی

---

❶ السنن الكبرى للنسائى (٤ / ٨٢)، سنن ابن ماجه، كتاب الوصايا، باب ميراث اهل الاسلام من اهل الشرك (٢٧٣٠) من طريق يونس به. صحيح البخارى، كتاب الفرائض، باب لايرث المسلم الكافر ...... (٦٧٦٤) من طريق ابن جريج به.

ایسی حدیث نہیں ہے کہ شروع اسلام میں مسلمان کافروں کے وارث بنتے ہوں اور کافر مسلمانوں کے وارث بنتے ہوں، پھر اس کو (سنت نے) منسوخ کر دیا ہو۔ بلکہ اہل علم کے نزدیک معروف ومشہور خبر یہ ہے کہ ابو طالب کے وارث عقیل اور طالب بنے تھے نہ کہ علی اور جعفر رضی اللہ عنہما۔ کیونکہ ابو طالب کفر کی حالت میں مرا تھا اور اس وقت عقیل اور طالب بھی کافر تھے۔ وہ دونوں ابو طالب کے وارث بن گئے' جب کہ علی اور جعفر رضی اللہ عنہما مسلمان تھے وہ ابوطالب کے وارث نہ بنے۔ اور ابو طالب کی موت مکی دور میں اول اسلام میں واقع ہوئی تھی۔ اور احکام وراثت کی آیات مدینہ میں نازل ہوئیں۔

[۳۹۰]...... حدثنا بحر بن نصر (أنبأ) ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب أخبرني علي بن حسين أن عمرو بن عثمان أخبره عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: ((وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِّنْ رِبَاعٍ أَوْ دُوْرٍ)) وَكَانَ عَقِيْلٌ وَّرِثَ أَبَا طَالِبٍ، هُوَ وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَّ لا عَلِيٌّ شَيْئاً، لِأَنَّهُمَاكَانَا مُسْلِمَيْنِ، وَكَانَ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ. ❶

(۳۹۰)......اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے بسند دیگر مروی ہے کہ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مکہ میں اپنے گھر میں قیام فرمائیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟ عقیل اور طالب ہی ابو طالب کے وارث بنے تھے۔ جبکہ جعفر وعلی رضی اللہ عنہما کسی چیز کے بھی وارث نہیں بنے تھے کیونکہ وہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل وطالب کافر تھے۔

[۳۹۱]...... حدثنا بحر بن نصر (أنبأ) ابن وهب قال: وأخبرني مالك عن ابن شهاب عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَرِثْ أَبَا طَالِبٍ، وَإِنَّمَا وَرِثَهُ عَقِيْلٌ وَعَطِيْلٌ وَطَالِبٌ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ: مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ تَرَكْنَا نَصِيْبَنَا مِنَ الشِّعْبِ. ❷

(۳۹۱)......علی بن حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ابو طالب کے وارث نہیں بنے، بلکہ اس کے وارث عقیل، عطیل اور طالب بنے تھے۔ علی بن حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے اسی خاطر شعب ابی طالب میں اپنا حصہ چھوڑ دیا۔

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الحج، باب توريث دورمكة وبيعها وشرائها ......(۱۵۸۸)، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب نزول الحاج بمكة وتوريث دورها (۱۳۵۱).

❷ المؤطا للمالك، كتاب الفرائض (۱۱)، مصنف عبدالرزاق، كتاب اهل الكتاب، لايتوارث اهل ملتين (۹۸۵۳).

[٣٩٢]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) عيسى بن يونس (أنبأ) معمر عن الزهري عن علي بن حسين عن عمرو بن عثمان عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ)) قَالَ: وَوَرَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَقِيْلًا وَّطَالِبًا مِّنْ أَبِي طَالِبٍ، وَّلَمْ يُوَرِّثْ عَلِيًا وَّ لَا جَعْفَراً. ❶

(٣٩٢)......اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ابو طالب کے وارث عقیل اور طالب کو بنایا اور علی و جعفر رضی اللہ عنہما کو وارث نہیں بنایا۔

[٣٩٣]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) عبد الرزاق (ثنا) معمر عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَقَالَ: فَلِذٰلِكَ تَرَكْنَا نَصِيْبَنَا مِنَ الشِّعْبِ. ❷

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: قَالَ هٰؤُلَاءِ: فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ التَّوَارُثَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنِ وَالْكُفَّارِ لَمْ تَزَلْ مُنْقَطِعَةً، عَلِمْنَا أَنَّ الْآيَاتِ الْمُنَزَّلَاتِ فِي الْمَوَارِيْثِ، وَإِنْ كَانَ مَخْرَجاً عَامًّا فِي التِّلَاوَةِ، إِنَّمَا هِيَ خَاصٌّ فِيْ الْمَعْنَى الْمُرَادِ بِهَا الْأَحْرَارُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَاصَّةً، إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ قَاتِلُ عَمْدٍ لِلْمَيِّتِ، وَلَيْسَ فِيْهَا مَنْسُوْخٌ.

(٣٩٣)......زہری رحمہ اللہ اسی سند سے اسی طرح بیان کرتے ہیں: جس میں یہ اضافہ ہے کہ اس لیے ہم نے شعب ابی طالب میں اپنا حصہ چھوڑ دیا۔

امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان لوگوں کا کہنا ہے جب یہ ثابت ہوگیا کہ مسلمانوں اور کافروں کا ایک دوسرے کا وارث ہونا ہمیشہ سے منقطع اور ختم ہے، تو معلوم ہوا کہ احکام وراثت میں نازل شدہ آیات اگرچہ تلاوت کے لحاظ سے ان کا مخرج عام ہے، مگر معنی کے اعتبار سے خاص ہے۔ اس سے مراد صرف خاص مسلمان ہیں، بشرطیکہ اس میں میت کو جان بوجھ کر قتل کرنے والا شامل نہ ہو۔ نیز ان آیات میں کچھ منسوخ نہیں ہے۔

[٣٩٤]...... قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: وَاحْتَجَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا: إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَنْسَخْ شَيْئاً مِنْ أَحْكَامِ كِتَابِهٖ بِسُنَّةِ نَبِيِّهٖ ﷺ، بِأَنْ قَالُوْا: جَعَلَ اللّٰهُ كِتَابَهُ الْمُهَيْمِنَ الْمُصَدِّقَ الشَّاهِدَ عَلٰى مَا مَضٰي مِنْ كُتُبِهٖ، وَالنَّاسِخَ لِبَعْضِ أَحْكَامِهَا، لِأَنَّهُ جَعَلَهُ خَاتِمَ الْكُتُبِ، فَأَمَرَ أَنْ يُّعْتَصَمَ بِحَبْلِهٖ،

---

❶ سنن الدارمی، کتاب الفرائض، باب فی میراث اهل الشرك و اهل الاسلام (٢٩٩٨)، السنن الكبرى ٤/ ٨٢.

❷ مصنف عبدالرزاق، أيضًا (٩٨٥٣).

فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ غَيْرُهُ قَدْ نَسَخَ بَعْضَهُ وَبَدَّلَ حُكْمَهُ؟ قَالُوْا: وَأَخْبَرَنَا رَبُّنَا أَنَّهُ شِفَاءٌ لِّمَا فِيْ الصُّدُوْرِ وَنُوْرٌ، وَلَمْ يَسْتَثْنِ مِنْهُ شَيْئاً دُوْنَ شَيْءٍ، وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُ مُبَدَّلاً بِالسُّنَّةِ، لَكَانَ بَعْضُهُ عَمَاءً لِمَنِ اتَّبَعَهُ، وَكَانَ عَلَى الْخَلْقِ إِذَا أَقَرُّوْا أَحْكَامَهُ أَنْ لَا يَحْكُمُوْا بِهَا حَتَّى يَطْلُبُوا الْعِلْمَ فِيْ السُّنَّةِ، هَلْ بَدَّلَتْ بَعْضَ أَحْكَامِهِ أَمْ لَمْ تُبَدِّلْهُ؟ فَلَا يَكُوْنُ حِيْنَئِذٍ شِفَاءٌ لِلْقُلُوْبِ، وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَلْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ)) وَلَوْ كَانَتِ السُّنَّةُ، قَدْ نَسَخَتْ بَعْضَ أَحْكَامِهٖ، لَكَانَ بَعْضُ تَحْرِيْمِ اللّٰهِ فِيْ كِتَابِهٖ حَلَالاً، وَبَعْضُ تَحْلِيْلِهٖ فِيْ كِتَابِهٖ حَرَاماً، وَلَمْ يَجِبْ عَلٰى أَحَدٍ حُجَّةٌ بِالْقُرْآنِ حَتّٰى يَعْلَمَ جَمِيْعَ السُّنَّةِ، وَحَتّٰى يَعْلَمَ مَا بُدِّلَ مِنْهُ بِالسُّنَّةِ. قَالُوْا: فَمَا أَحَلَّ النَّبِيُّ ﷺ بِسُنَّتِهٖ، وَلَا حَرَّمَ مَا حَرَّمَ إِلَّا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ، إِمَّا نَصًّا وَإِمَّا بِمَا أَوْجَبَهُ مِنْ طَاعَتِهٖ، وَكَانَ إِجْمَاعُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِيْنَ عَلٰى أَنَّ أُصُوْلَ الْعِلْمِ وَالْأَحْكَامِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، فَمِنْهُ بَيِّنٌ مَفْهُوْمُهُ فِيْ تِلَاوَتِهٖ، وَمِنْهُ مُسْتَنْبَطٌ بِالْبَحْثِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَهْمِ عَنِ اللّٰهِ، وَلَوْ كَانَتِ السُّنَّةُ نَاسِخَةً لِبَعْضِ أَحْكَامِهٖ، لَمَا حَلَّ لِأَحَدٍ أَنْ يَشْبَهَ حَادِثَةٌ بِأَصْلٍ مِنْ أُصُوْلِهٖ حَتَّى يُعْلَمَ ذٰلِكَ الْأَصْلُ: نُسِخَ بِغَيْرِهٖ أَمْ لَا؟ فَمَا زَالُوْا يُعَظِّمُوْنَ شَأْنَهُ وَيَأْمُرُوْنَ بِاتِّبَاعِهٖ، وَلَا يَأْمُرُوْنَ بِتَرْكِ شَيْءٍ مِنْهُ لِغَيْرِهٖ. وَلَقَدْ رَأٰى كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ أَنَّ مِصْدَاقَ كَثِيْرٍ مِمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، يُؤَكِّدُوْنَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ مُصَدِّقٌ لِّلسُّنَّةِ، وَأَنَّهَا لَا تُبَدِّلُ مَا فِيْهِ وَلَوْ كَانَتْ تُبَدِّلُ مَا فِيْهِ، لَمْ يَكُنْ طَلَبُ مِصْدَاقِهَا فِيْهِ أَوْلٰى مِنْ أَنْ يُطْلَبَ مِصْدَاقُهُ فِيْهَا، وَإِنَّمَا أَخْبَرَنَا رَبُّنَا أَنَّهُ بَعَثَ مُحَمَّداً ا لِيُبَيِّنَ لِلنَّاسِ جُمَلَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهٖ، وَلَمْ يَبْعَثْهُ لِيُبْطِلَ بَعْضَ مَاأُنْزِلَ إِلَيْهِ، وَيُبَيِّنَ لَهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَمَرَهُ أَنْ يُبْدِلَهُ وَيُحَوْلَهُ بِقَوْلِهٖ. فَاللّٰهُ يَنْسَخُ قَوْلاً مِّنْهُ بِقَوْلِهٖ، وَلَا يَنْسَخُ قَوْلَهُ لِقَوْلِ نَبِيِّهٖ، لِأَنَّهُ أَوْجَبَ عَلَيْهِمْ فَرَائِضَهُ بِكَلَامِهٖ، وَأَجْمَلَ كَثِيْراً مِنْهَا، وَأَمَرَ نَبِيَّهُ بِتَفْسِيْرِ مَا أَجْمَلَ مِنْ فَرَائِضِهٖ، وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدْ جَعَلَهُ الْمُبَيِّنَ لَهُمْ ذٰلِكَ عَنْ رَبِّهٖ، وَلَمْ يَأْذَنْ لَّهُمْ أَنْ يُبَدِّلَ حُكْمَ كِتَابِهِ الَّذِيْ جَعَلَهُ حُجَّةً عَلٰى خَلْقِهٖ، وَقَطَعَ بِهٖ عُذْرَهُمْ، وَلَوْ كَانَ بَدَّلَ بَعْضَ أَحْكَامِهٖ بِسُنَّةِ نَبِيِّهٖ لِتَحَيَّرَ الْعِبَادُ فِيْهِ، أَمَّا عَالِمُهُمْ، وَإِنْ كَانَ يَعْرِفُ عَامَّةَ السُّنَنِ، لَا يَأْمَنُ أَنْ يَكُوْنَ حَدِيْثٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ رَوَاهُ بَعْضُ الثِّقَاتِ لَمْ يَسْمَعْهُ، قَدْ بَدَّلَ النَّبِيُّ ﷺ بِهٖ بَعْضَ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، فَلَا يَقُوْمُ عَلَيْهِ حُجَّةٌ فِيْ حُكْمٍ مِنْ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ إِلَّا فِي الَّذِيْ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ عُلَمَاءُ الْأُمَّةِ كُلُّهَا. وَأَمَّا الْجَاهِلُ، فَإِذَا ثَبَتَ عِنْدَهُ أَنَّ السُّنَّةَ قَدْ نَسَخَتْ بَعْضَ

أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، لَمْ يُقِرَّ اللّٰهُ فِيهِ حُكْماً إِلَّا لَمْ يَأْمَنْ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ بَدَّلَهُ وَنَسَخَهُ بِحَدِيْثٍ قَدْ وَرِثَهُ الْعُلَمَاءُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُهُ، فَتَسْقُطُ حُجَّةُ اللّٰهِ بِالْقُرْآنِ عَنْ عِبَادِهِ. [1]

(۳۹۴)......ابوعبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کے کسی حکم کو سنت نبوی سے منسوخ نہیں کیا' ان کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو پہلی کتابوں کی گواہ تصدیق کرنے والی نگہبان بنایا ہے اور ان کے کچھ احکامات کو منسوخ کرنے والی بنایا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس (قرآن) کو خاتم الکتب بنایا ہے اور حکم دیا ہے کہ اس کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو' تو یہ کیسے درست و جائز ہوسکتا ہے کہ کوئی اور چیز اس کے کچھ حصے کو منسوخ یا اس کے حکم کو تبدیل کر دے؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: کہ ''یہ قرآن سینوں (دلوں) کے لیے باعثِ شفاء ونور ہے'' تو اللہ تعالیٰ نے اس سے کسی حصے کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا۔ اور اگر اس کا کچھ حصہ سنت سے تبدیل شدہ ہوتا تو وہ حصہ اپنے متبعین کے لیے اندھے پن کا سبب بن جاتا' اور مخلوق پر لازم ہوتا کہ جب وہ اس کے احکام پڑھیں تو اس وقت تک اس سے فیصلہ نہ کرسکیں جب تک سنت کا علم نہ حاصل کرلیں۔ آیا اس (سنت) نے اس (قرآن) کا کوئی حکم تبدیل کیا ہے یا نہیں؟ ایسی صورت میں تو وہ دلوں کے لیے شفا نہ ہوا' حالانکہ نبی نے فرمایا ہے: ''حلال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا، اور حرام وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے'' تو اگر سنت نے اس کے بعض احکام کو منسوخ کر دیا ہو تو اللہ تعالیٰ کی اپنی کتاب میں بعض حرام کردہ اشیاء حلال اور کچھ حلال کردہ اشیاء حرام قرار پائیں گی' تو قرآن حکیم اس وقت تک کسی کے لیے حجت ودلیل نہ ہوگا جب تک اسے تمام سنن کا علم حاصل نہ ہوجائے۔ اور یہاں تک کہ اسے یہ معلوم نہ ہوجائے کہ سنت سے کیا کچھ تبدیل ہو چکا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی سنت سے نہ تو کچھ حلال قرار دیا ہے اور نہ ہی حرام ماسوا اس چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام کیا یا تو بطورِ نص یا باعتبار اطاعتِ نبوی کی فرضیت کے۔ مزید برآں یہ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین عظام کا اس بات پر اجماع واتفاق ہے کہ احکام اور اصولِ علم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہیں۔ کچھ تو اس کی تلاوت سے ہی واضح مفہوم دیتے ہیں اور کچھ اہل علم وفہم بحث سے استنباط کرتے ہیں۔ اگر سنت کچھ احکام کی ناسخ ہوتی تو کسی کے لیے یہ حلال نہ ہوتا کہ اس وقت تک وہ نئے رونما ہونے والے کسی واقعہ کو اس کے کسی اصول سے مشابہ قرار دے، جب تک اسے یہ معلوم نہ ہوجائے کہ وہ اصول منسوخ ہے یا نہیں؟ اہل علم تو اس کتاب کی عظمت اور اتباع کا حکم دیتے آئے ہیں اور کسی غیر قرآن کی بنا پر اس کے کسی حصے کو چھوڑنے کا حکم نہیں دیتے تھے۔ ان کی اکثریت کی رائے یہ ہے کہ نبی ﷺ سے مروی بہت ساری احادیث کا مصداق خود اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ اور

---

[1] سنن الترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی لبس الفراء (۱۷۲٦)، سنن ابن ماجه، کتاب الاطعمه، باب اکل الجبن والسمن (۳۳٦۷)

وہ اس کی تاکید کرتے ہیں کہ یہ سنت کی تصدیق کرتی ہے' اور کتاب اللہ میں موجود احکام کو سنت تبدیل نہیں کرتی۔ اگر یہ سنت کتاب اللہ کے احکام کو تبدیل کرتی ہوتی تو سنت کا مصداق کتاب اللہ میں تلاش کرنا بنسبت سنت میں تلاش کرنے سے اولیٰ نہ ہوتا۔ ہمیں تو ہمارے رب نے یہ خبر دی ہے کہ اس نے محمد ﷺ کو اس لیے بھیجا ہے تاکہ آپ ﷺ لوگوں کے لیے ان کے رب کی طرف سے نازل کردہ تمام احکامات کی وضاحت بیان فرما دیں۔ اس لیے آپ ﷺ کو مبعوث نہیں کیا کہ آپ ﷺ اپنی طرف نازل شدہ کچھ احکامات کو باطل قرار دیں اور انہیں یہ بیان کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ حکم دیا ہے کہ اسے اپنی بات سے تبدیل کریں۔ سو اللہ تعالیٰ خود تو اپنے فرمان سے اپنا فرمان منسوخ کرتا ہے۔ مگر اپنے فرمان کو فرمان نبی ﷺ سے منسوخ نہیں کرتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے ذریعے فرائض واجب کیے ہیں اور ان فرائض کی بہت بڑی تعداد کو مجمل طور پر بیان کیا ہے اور اس نے اپنے نبی ﷺ کو مجمل فرائض کی تفسیر کا حکم دیا ہے۔ اور انہیں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف سے ان کے لیے وضاحت بیان کرنے والا بنایا ہے۔ اور یہ ہرگز اجازت نہیں دی کہ اس کی کتاب کا حکم تبدیل کریں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر حجت بتایا ہے تاکہ مخلوق کا عذر ختم کر دیں' اگر اس نے اپنے کچھ احکام اپنے نبی ﷺ کی سنت سے تبدیل کیے ہوتے تو لوگ پریشان و حیران ہو جاتے۔ اگرچہ ان کے علماء عام سنن سے واقف ہوتے ہیں اور ممکن ہے انہوں نے نبی ﷺ سے مروی کوئی حدیث نہ سنی ہو' جس سے نبی ﷺ نے کسی قرآنی حکم کو تبدیل کیا ہو۔ پھر تو کوئی قرآنی حکم اس پر اس وقت تک حجت نہیں ہوگا جب کہ اس پر تمام علماء امت کا اجماع نہ ہو۔ مگر جاہل کو جب یہ معلوم ہو کہ سنت نے کچھ احکام قرآنی کو منسوخ کر رکھا ہے تو اسے ہمیشہ یہی خطرہ رہے گا کہ ہو سکتا ہے نبی ﷺ نے اسے کسی حدیث سے تبدیل یا منسوخ کر دیا ہو۔ جو صرف علماء کو معلوم ہو اور وہ جاہل اسے نہ جانتا ہو، تو قرآن کے ذریعے اللہ کی حجت اس کے بندوں سے ساقط ہو جائے گی۔

[اس چیز کا بیان کہ حکمت سے مراد حدیث ہے]

[٣٩٥]...... قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: وَاحْتَجَّ الَّذِيْنَ رَأَوْا أَنَّ اللّٰهَ قَدْ نَسَخَ بَعْضَ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ بِالسُّنَّةِ، فَقَالُوْا: الْقُرْآنُ وَالسُّنَّةُ أَمْرَانِ فَرَضَ اللّٰهُ الْعِلْمَ وَالْعَمَلَ بِهِمَا عَلٰى خَلْقِهِ، وَقَرَنَ أَحَدَهُمَا بِالْآخَرِ، فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا، فَمَحَلُّهُمَا فِي التَّصْدِيْقِ بِهِمَا وَاحِدٌ، كِلَاهُمَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ. قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، يَحْكِيْ عَنْ خَلِيْلِهِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَنَّهُ دَعَا رَبَّهُ لِذُرِّيَّتِهِ فَقَالَ: ﴿وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ﴾ (سورة البقرة: ١٢٩) وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ

آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ (سورة الجمعه:٢) وقَالَ: ﴿ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولاً مِنكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾(سورة البقره: ١٥١) وَقَالَ: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ (سورة آل عمران: ١٦٤) وَقَالَ:﴿وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ﴾ (سورة البقره: ٢٣١) وَقَالَ: جَلَّ ثَنَاؤُهُ: ﴿وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾ (سورة النساء: ١١٣) وَقَالَ: ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ﴾ (سورة الاحزاب: ٣٤)

(۳۹۵)......امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تو وہ لوگ جو اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سنت کے ذریعے بعض قرآنی احکام کو منسوخ کیا ہے' ان کی دلیل یہ ہے کہ قرآن وسنت دو چیزیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر ان دونوں کا علم حاصل کرنا اور ان پر عمل کرنا فرض کیا ہے' اور ان دونوں کو ایک دوسرے کا قرین بتایا ہے دونوں میں فرق نہیں بتایا' تو ان دونوں کی تصدیق میں دونوں کا مقام یکساں ہے' دونوں ہی اللہ کی طرف سے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کی اپنی اولاد کے لیے دعا نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے: ''اے ہمارے رب! ان میں انہیں میں سے رسول بھیج جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے ،انہیں کتاب وحکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے۔'' نیز فرمایا: ''اللہ وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے'' ایک اور موقع پر فرمایا: ''جس طرح ہم نے تم میں تمہیں میں سے رسول بھیجا جو ہماری آیات تمہارے سامنے تلاوت کرتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے'' نیز فرمانِ الٰہی ہے: ''بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ان ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا، جو انہیں اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے'' ایک اور جگہ پر ارشاد ہوتا ہے: ''اور اللہ کا احسان جو تم پر ہے یاد کرو اور جو کچھ کتاب وحکمت اس نے نازل فرمائی ہے جس سے تمہیں نصیحت کر رہا ہے، اسے بھی یاد کرو' اللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا فرمان ''اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب وحکمت اتاری ہے اور آپ کو وہ کچھ سکھایا ہے جسے آپ نہیں جانتے تھے۔'' نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیتیں اور حکمت پڑھی جاتی ہے ان کا ذکر کرتی رہو۔''

[٣٩٦]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ: ذَكَرَ اللّٰهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ الْكِتَابَ وَهُوَ الْقُرْآنُ، وَذَكَرَ الْحِكْمَةَ، فَسَمِعْتُ مَنْ أَرْضَى مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْقُرْآنِ يَقُوْلُ: الْحِكْمَةُ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَهٰذَا يُشْبِهُ مَا قَالَ، لِأَنَّ اللّٰهَ ذَكَرَ الْقُرْآنَ، وَأَتْبَعَهُ الْحِكْمَةَ وَذَكَرَ مَنَّهُ

عَلٰى خَلْقِهِ بِتَعْلِيْمِهِمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ، فَلَمْ يَجُزْ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، اَلْحِكْمَةُ هَاهُنَا إِلَّا سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَذٰلِكَ أَنَّهَا مَقْرُوْنَةٌ مَعَ كِتَابِ اللّٰهِ، وَإِنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ طَاعَةَ رَسُوْلِهِ، وَحَتَمَ عَلَى النَّاسِ اتِّبَاعَ أَمْرِهِ، فَلَا يَجُوْزُ أَنْ يُقَالَ لِقَوْلٍ: هُوَ فَرْضٌ، إِلَّا لِكِتَابِ اللّٰهِ، ثُمَّ سُنَّةِ رَسُوْلِهِ ﷺ وَبِمَا وَصَفْنَا مِنْ أَنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْإِيْمَانَ بِرَسُوْلِهِ مَقْرُوْناً بِالْإِيْمَانِ بِهِ، فَسُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُبَيِّنَةٌ عَنِ اللّٰهِ مَعْنٰى مَا أَرَادَ دَلِيْلَهُ عَلٰى خَاصِّهِ وَعَامِّهِ، وَلَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ هٰذَا لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ غَيْرَ رَسُوْلِهِ.

(۳۹۶)......امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے کتاب وحکمت دو چیزوں کا ذکر فرمایا ہے' کتاب سے مراد 'قرآن' ہے اور حکمت سے متعلق، میں نے قرآن کا علم رکھنے والے پسندیدہ علماء سے سنا ہے کہ اس سے مراد 'رسول اللہ ﷺ کی سنت' ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے فرمان کے زیادہ قریب ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کا تذکرہ کرنے کے بعد حکمت کا ذکر کیا ہے اور اپنی مخلوق پر کتاب وحکمت کی تعلیم کے احسان کا ذکر فرمایا ہے تو یہاں حکمت سے مراد سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علاوہ کچھ درست نہیں ہے (وَاللّٰهُ اَعْلَمُ) کیونکہ یہ کتابُ اللہ کے ساتھ مذکور ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی اطاعت بھی لازم وفرض قرار دی ہے، اور آپ کے حکم کی پیروی حتمی وضروری قرار دی ہے۔ چنانچہ یہ درست نہیں ہے کہ اس بات کو یہ کہا جائے کہ یہ فرض ہے ماسوائے کتاب اللہ کے یا پھر سنت رسول اللہ ﷺ کے' اور اس وجہ سے بھی کہ جو ہم نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا بھی فرض قرار دیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ کی سنت اللہ تعالیٰ کے فرامین کے عام وخاص ہونے کی وضاحت کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ مقام اپنے رسول کے سوا کسی کو عطا نہیں کیا۔

[۳۹۷]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) عبد الرزاق (ثنا) معمر عَنْ قَتَادَةَ ﴿ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ﴾ (سورة الاحزاب:۳٤) قَالَ: السُّنَّةُ. [1]

(۳۹۷)......قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قرآن میں "اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیتیں اور حکمت پڑھی جاتی ہے ان کا ذکر کرتی رہو" یہاں حکمت سے مراد 'سنت نبوی' ہے۔

[۳۹۸]...... حدثني عبيد الله بن إبراهيم بن سعد (ثنا) حسين بن محمد (ثنا) شيبان عَنْ قَتَادَةَ ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ﴾ قَالَ: السُّنَّةُ.

(۳۹۸)......قتادہ رحمہ اللہ سے بسندِ دیگر مروی ہے کہ فرمانِ الٰہی "اور تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتیں اور حکمت پڑھی

[1] صحيح البخاری، تعليقًا، كتاب التفسير، سورة الاحزاب، قبل حديث(٤٧٨٦).

جاتی ہے ان کا ذکر کرتی رہو' یہاں حکمت سے مراد 'سنت' ہے۔

[۳۹۹]...... حدثنا إسحاق (أنبأ) روح بن عبادة فِي قَوْلِهِ: ﴿ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ قَالَ: (ثنا) سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: أَيِ السُّنَّةُ، يَمْتَنُّ عَلَيْهِمْ بِذٰلِكَ.

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: فَقَالَتْ هٰذِهِ الطَّائِفَةُ: بَيَّنَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَّهُ أَمَرَ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يُعَلِّمَ النَّاسَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ، فَالْحِكْمَةُ غَيْرُ الْكِتَابِ، وَهِيَ: مَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ فِي الْكِتَابِ، وَكُلُّ فَرْضٍ لا افْتِرَاقَ بَيْنَهُمَا، لانَّ مَجِيئَهَا وَاحِدٌ، وَكُلُّ أَمْرِ اللّٰهِ نَبِيَّهُ بِتَعْلِيمِهِ الْخَلْقَ، فَأَوْجَبَ عَلَيْهِ الْأَخذَ بِالسُّنَّةِ وَالْعَمَلَ بِهَا، كَمَا أَوْجَبَ عَلَيْهِمُ الْعَمَلَ بِالْكِتَابِ فَكَانَ مَعْنٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَعْنٰى الآخَرِ، وَقَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ طَاعَةَ رَسُوْلِهِ ﷺ، فَجَعَلَهَا مُفْتَرَضَةً عَلٰى خَلْقِهِ كَافْتِرَاضِ طَاعَتِهِ عَلَيْهِمْ لا فُرْقَانَ بَيْنَهُمَا فِي الْوُجُوْبِ. فَمَا أَنْكَرْتُمْ أَنْ يُنْسَخَ أَحَدُهُمَا بِالْآخَرِ، لأَنَّهُ إِذَا نُسِخَ الْقُرْآنُ بِالْقُرْآنِ، فَإِنَّمَا نُسِخَ مَا أُمِرَ بِهِ بِأَمْرِهِ، وَكَذٰلِكَ إِذَا نَسَخَ حُكْماً فِي الْقُرْآنِ بِالسُّنَةِ، فَإِنَّمَا يَنْسَخُ مَا أَمَرَ بِهِ فِي كِتَابِهِ بِأَمْرِهِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ. وَمَنْ فَرَّقَ بَيْنَ ذٰلِكَ، فَقَدْ قَصَرَ عِلْمُهُ فَإِنْ كَانَ إِنَّمَا يَحْمِلُهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ تَعْظِيمُ الْقُرْآنِ أَنْ يُنْسَخَ أَحْكَامُهُ بِالسُّنَّةِ، فَالْقُرْآنُ عَظِيْمٌ أَعْظَمُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ، لِأَنَّهُ كَلامُ اللّٰهِ، وَلَيْسَ يَنْسَخُ اللّٰهُ كَلامَهُ فَيُبْطِلَهُ، جَلَّ عَنْ ذٰلِكَ، وَإِنَّمَا يَنْسَخُ الْمَامُوْرَبِهِ بِكَلامِهِ بِمَأْمُوْرٍ بِهِ فِي سُنَّةِ نَبِيِّهِ ﷺ، فَالْمَأْمُوْرُبِهِمَا مَتَسَاوِيَان، لِأَنَّهُمَا حُكْمَان، وَالْقُرْآنُ أَعْظَمُ مِنَ السُّنَّةِ، وَلَوْ جَازَ لِمَنْ عَظَّمَ الْقُرْآنَ، وَهُوَ أَهْلُ أَنْ يُّعظَّمَ، أَنْ يُنْكِرَ أَنْ يَنْسَخَ اللّٰهُ حُكْماً فِيْهِ بِحُكْمٍ فِي سُنَّةِ نَبِيِّهِ ﷺ، لَجَازَ لَهُ أَنْ يُنْكِرَ أَنْ يُفَسِّرَ الْقُرْآنَ بِالسُّنَّةِ، وَيُوْجِبُ أَنَّهُ لا يَجُوْزُ أَنْ يُتَرْجَمَ الْقُرْآنُ إِلَّا بِقُرْآنٍ مُنْزَّلٍ مِثْلُهُ، فَإِنْ جَازَ هٰذَا جَازَ هٰذَا، فَفِي إِقْرَارِهِمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَرْجَمَ الْقُرْآنَ وَفَسَّرَهُ بِسُنَّتِهِ، حُجَّةٌ عَلَيْهِمْ أَنَّهُمْ سَاوَوْا بَيْنَ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ فِي هٰذَا الْمَعْنٰى، بَلْ جَعَلُوا السُّنَّةَ أَعْلٰى مِنْهُ وَأَرْفَعَ فِي قِيَاسِهِمْ، إِذْ كَانَ الْقُرْآنُ لاَ يُعْلَمُ بِنَفْسِهِ، وَإِنَّمَا يُعْلَمُ بِالسُّنَّةِ، لأَنَّ السُّنَّةَ لاَ تَحْتَاجُ أَنْ تُفَسَّرَ بِالْقُرْآنِ، وَاحْتَاجَ الْعِبَادُ فِي الْقُرْآنِ إِلٰى أَنْ فَسَّرَهُ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ بِسُنَّتِهِ، فَقَدْ أَقَرُّوا بِمِثْلِ مَا أَنْكَرُوْا، لِأَنَّهُمْ زَعَمُوا أَنَّهُ لَوْ كَانَ الْقُرْآنُ تَنْسَخُهُ السُّنَّةُ لَكَانَ لَيْسَ بِحُجَّةٍ، إِذْ كَانَ غَيْرُهُ يَنْسَخُهُ، وَأَنَّ اللّٰهَ عَظَّمَ شَأْنَهُ فَقَالَ: ﴿ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعاً وَلاَ تَفَرَّقُوا ﴾(سورة آل عمران: ۱۰۳) وَجَعَلَهُ شِفَاءً لِمَا فِي الصُّدُوْرِ، فَأَنْكَرُوا إِذْ عَظَّمَهُ اللّٰهُ أَنْ تَنْسَخَهُ سُنَّةُ نَبِيِّهِ ﷺ، ثُمَّ أَقَرُّوْا أَنَّ

عَامَّةَ أَحْكَامِ اللّٰهِ فِيْهِ وَأَخْبَارِهٖ وَمَدْحِهٖ لا تُعْرَفُ إِلَّا بِالسُّنَّةِ . قَالُوْا: وَأَمَّا قَوْلُ مَنْ خَالَفَنَا: إِنَّه لَوْجَازَ أَنْ يُنْسَخَ الْقُرْآنُ بِالسُّنَّةِ، لَجَازَ أَنْ يُنْسَخَ كُلُّ أَحْكَامِهٖ، فَلَا يَكُوْنُ لِلّٰهِ فِيْهِ حُكْمٌ يَلْزَمُ، فَإِنَّهٗ يَلْزَمُهٗ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ إِذَا أَقَرَّ أَنَّهٗ لَمْ يُعْرَفْ جُمَلُ فَرَائِضِ اللّٰهِ إِلَّا بِتَفْسِيْرِ السُّنَّةِ، فَكَانَ جَائِزٌ أَنْ يُجْمِلَ اللّٰهُ كُلَّ فَرْضٍ فِيْهِ، فَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئاً حَتّٰى يَجْعَلَ اللّٰهُ النَّبِيَّ ﷺ هُوَ الْمُفَسِّرَ لِكُلِّ فَرْضٍ فِيْهِ، فَلَا يَكُوْنُ لِلّٰهِ فِيْهِ حُكْمٌ يُعْرَفُ إِلَّا بِالسُّنَّةِ، فَقَدْ أَقَرُّوْا بِمِثْلِ مَا قَاسُوْا عَلٰى مَنْ خَالَفَهُمْ، وَزَادُوْا مَعْنًى هُوَ أَكْثَرُ قَالُوْا: لِأَنَّا قُلْنَا: إِنَّمَا يَنْسَخُ اللّٰهُ بِسُنَّةِ نَبِيِّهٖ ﷺ بَعْضَ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَلَا تَنْسَخُ أَخْبَارَهٗ وَلَا مَدْحَهٗ وَأَقَرُّوْا أَنَّ كَثِيْراً مِنْ أَخْبَارِ اللّٰهِ وَمَدْحِهٖ فَسَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ بِسُنَّتِهٖ، فَهٰذَا أَكْثَرُ فِي الْمَعْنٰى مِمَّا قُلْنَا .

(۳۹۹)...... روح بن عبادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ''اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیتیں اور حکمت پڑھی جاتی ہے ان کا ذکر کرتی رہو'' میں حکمت سے مراد 'سنت' ہے' ہمیں یہ تفسیر سعید رحمہ اللہ نے قتادہ رحمہ اللہ سے بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ حکمت وسنت کا اپنی مخلوق کو احسان جتلا رہے ہیں۔

امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس جماعت کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرمائی ہے کہ اس نے اپنے نبی ﷺ کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ لوگوں کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیں۔ تو حکمت لازماً کتاب کے علاوہ کوئی دوسری چیز ہے۔ تو یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر نہیں کی۔ اور یہ دونوں فرض ہیں ان میں کوئی فرق نہیں، کیونکہ ان دونوں کا منبع ومصدر ایک ہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو ہر حکم کی مخلوق کو تعلیم دینے کا حکم دیا ہے۔ اور مخلوق کو سنت کو حاصل کرنا اس پر عمل کرنا اسی طرح فرض وضروری قرار دیا ہے، جیسے کتاب اللہ پر عمل کرنا فرض قرار دیا ہے، دونوں کے مفہوم ومطالب یکساں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کی طرح مخلوق پر اطاعت نبوی کو بھی ضروری اور فرض قرار دیا ہے۔ دونوں کے فرض ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ (اے منکرین) ان دونوں یعنی کتاب وسنت میں سے ایک کے دوسرے کے ساتھ منسوخ ہونے کا انکار کرنا کیسا ہے؟ اس لیے کہ جب قرآن قرآن کے ساتھ منسوخ ہوگا، تو مامور بہ (اللہ کا حکم) اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ ہی منسوخ ہوگا اسی طرح اللہ تعالیٰ جب قرآنی حکم کو سنت رسول ﷺ سے منسوخ کرے گا، تو بھی اپنے قرآن میں وارد ہونے والے حکم کو اپنے نبی ﷺ کی زبان مبارک پر وارد ہونے والے اپنے حکم کے ساتھ منسوخ کرے گا۔ اور جو ان دونوں صورتوں کے درمیان فرق کرے تو اس کا علم قاصر ہے۔ پس اگر وہ اس فرق کی وجہ یہ بتائیں کہ قرآن بڑی عظیم کتاب ہے اس کے احکام سنت کے ساتھ منسوخ نہیں ہوسکتے تو قرآن مجید واقعۃً بڑی عظیم کتاب ہے، بلکہ ہر چیز سے عظیم ہے اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، لیکن اس کا یہ تو مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام کو اس طرح منسوخ کردے کہ اس کو

باطل ہی کر دے وہ تو اس سے بہت بلند ہے۔ بلکہ نسخ کا مطلب تو یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام کے ساتھ مامور بہ (حکم) کو اپنے نبی ﷺ کی سنت میں وارد مامور بہ (حکم) کے ساتھ منسوخ کرتا ہے۔ کلام اللہ میں وارد مامور بہ (حکم) اور سنت رسول ﷺ میں وارد مامور بہ (حکم) دونوں برابر ہیں۔ اس لیے کہ وہ دونوں حکم شرعی ہیں اور قرآن، سنت سے عظیم تر ہے اور جو شخص قرآن کو عظیم تر سمجھنے کی حجت کی وجہ سے سنت رسول اللہ ﷺ کے کسی حکم کے ساتھ منسوخ ہونے کا منکر ہو، اگر اس کے لیے یہ انکار جائز ہوتا تو اس پر لازم آتا ہے کہ وہ قرآن کی سنت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تفسیر کا بھی منکر ہو جائے۔ اور اس کے لیے لازم ہے کہ وہ قرآن کا ترجمہ بھی اسی جیسے مُنَزَّلْ قرآن کے ساتھ ہی کرے۔ اگر یہ ترجمہ وتفسیر سنت کے ساتھ جائز ہے تو نسخ بھی سنت کے ساتھ جائز ہے۔ چنانچہ ان منکرین کے اس بات کے اقرار کرنے میں (کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی سنت کے ساتھ قرآن کا ترجمہ وتفسیر کیا ہے) انہی کی اس بات کے خلاف حجت و دلیل ہے کہ انہوں نے اس معنی میں قرآن وسنت کے درمیان مساوات و برابری تسلیم کر لی ہے (حالانکہ ان کا موقف اس کے خلاف ہے) بلکہ انہوں نے اپنے قیاس میں سنت کو قرآن سے بھی زیادہ بلند و بالا کر دیا ہے اس لیے کہ قرآنِ مجید کے مطالب خود بخود معلوم نہیں ہوتے، وہ تو سنت کے ساتھ معلوم ہوتے ہیں کیونکہ سنت ہی تفسیر میں قرآن کی محتاج نہیں ہے۔ لیکن قرآن کی تفسیر میں لوگ سنت رسول اللہ ﷺ کی تفسیر کے محتاج ہیں۔ تو اب ان منکرین نے جس چیز کا نسخ والے مسئلہ میں انکار کیا تھا۔ اس کی مثل کا تفسیر والے مسئلہ میں اقرار کر لیا ہے۔ اس لیے کہ ان لوگوں کا دعویٰ یہ تھا کہ اگر سنت قرآن کی ناسخ ہو سکتی ہے تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ قرآن حجت نہیں ہے، کیونکہ غیر قرآن' قرآن کو منسوخ کر سکتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی عظمت وشان بیان کی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ (آل عمران : ۱۰۳)

''تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقوں میں مت بٹو۔''

نیز قرآن کو سینوں اور دلوں کی بیماریوں کے لیے شفا قرار دیا ہے۔ تو جب اللہ تعالیٰ نے اسے اتنی عظمت عطا فرمائی ہے، تو یہ لوگ سنت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس کے منسوخ ہونے کے منکر ہو گئے۔ پھر انہی لوگوں نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرآن میں وارد عام احکام واخبار اور اس کی مدح وتعریف سنت کے بغیر معلوم نہیں ہو سکتے۔ سنت کے ساتھ قرآن کے نسخ کے قائلین کا کہنا ہے کہ ہمارے مخالفین جو اس نسخ کے قائل نہیں ہیں' وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر قرآن کا سنت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نسخ جائز ہوتا، تو یہ بھی جائز ہوتا کہ قرآن کے تمام احکام منسوخ ہوں۔ لہٰذا لازم آئے گا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی ایسا حکم نہ رہے جو واجب الإطاعة ہو۔

قائلین نسخ اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہی الزام بعینہ بلکہ اس سے بھی بڑا، ان منکرین کو اس وقت لازم آتا ہے

جب یہ اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ مجمل فرائض کی معرفت سنت رسول کی تفسیر کے بغیر ممکن نہیں، کیونکہ یہ بات جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں تمام احکام وفرائض مجمل ہی بیان کیے ہوں اور اس اجمال میں کوئی کمی نہ چھوڑی ہو یہاں تک کہ نبی ﷺ کو ہر مجمل فرض کی تفسیر و وضاحت کرنے والا مقرر کیا ہو تو قرآن میں اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی حکم نہیں رہے گا جس کی معرفت سنت کے بغیر ہو سکے۔ گویا ان منکرین نے اسی کی مثل بات کا اقرار کرلیا جس کا الزام انہوں نے اپنے مخالفین کو دیا تھا، بلکہ ان سے بھی چند قدم آگے بڑھے۔ اور کہا: کیونکہ ہمارا موقف ہے ''اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی سنت کے ساتھ صرف قرآن کے بعض احکام کو منسوخ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی اخبار و مدح منسوخ نہیں ہوتیں'' اور انہوں نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے اخبار و مدائح کی تفسیر نبی ﷺ نے اپنی سنت مطہرہ کے ساتھ کی ہے یہ بات تو ہماری (قائلین نسخ) کی بات سے بھی بڑی ہے۔

[٤٠٠]...... قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: وَزَعَمَ أَبُوْ ثَوْرٍ أَنَّ الْقَائِلَ: إِنَّ السُّنَّةَ تَنْسَخُ الْكِتَابَ مُغَفَّلٌ قَالَ: وَذٰلِكَ أَنَّهُ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ وَيُحِلُّ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ قَالَ: وَهٰذَا افْتِرَاءٌ: فَقَالَ: بَعْضُ مَنْ يُخَالِفُهُ اَعْظَمُ غَفْلَةً مِنْ هٰذَا وَأَشَدُّ افْتِرَاءً مَنْ حَكٰى عَنْ مُخَالِفِهِ مَالا يَقُوْلُهُ، وَشَنَعَ بِهِ عَلَيْهِ، لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ: اِنَّ النَّبِىَّ كَانَ يُحِلُّ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ﷺ وَلَا يُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ، بَلِ الْقَوْلُ عِنْدَ جَمِيْعِ الْأُمَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يُحِلُّ إِلَّا مَا أَحَلَّ اللّٰهُ، وَلَا يُحَرِّمُ إِلَّا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ.

(۴۰۰)...... ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوثور رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ سنت کو کتاب اللہ کے لیے ناسخ تسلیم کرنے والا عقل وشعور سے عاری ہے۔ اس لیے کہ ایسا شخص درحقیقت یہ کہنا چاہتا ہے کہ نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام اور اس کی حرام کردہ اشیاء کو حلال قرار دیتے تھے۔ اور یہ محض افتراء پردازی ہے۔

اس کے جواب میں ان کے مخالفین کہتے ہیں: اس سے بڑا افتراء پرداز اور عقل وفکر سے عاری وہ شخص ہے جو اپنے مخالف کی بدگوئی کرتا ہے اور اس کی طرف وہ بات منسوب کرتا جو اس نے سرے سے کہی ہی نہیں۔

اس بات کا کوئی شخص بھی قائل نہیں ہے کہ نبی اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال اور اس کی حلال کردہ اشیاء کو حرام قرار دیا کرتے تھے بلکہ اس بات پر اجماع امت ہے کہ نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو ہی حرام اور اس کی حلال کردہ اشیاہ کو ہی حلال ہی ٹھہرایا کرتے تھے۔

[٤٠١]...... قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: أَ لَا إِنَّ التَّحْلِيْلَ وَالتَّحْرِيْمَ مِنَ اللّٰهِ يَكُوْنُ عَلٰى وَجْهَيْنِ: أَحَدُهُمَا: أَنْ يُنْزِلَ اللّٰهُ تَحْرِيْمَ شَيْءٍ فِي كِتَابِهِ فَيُسَمِّيْهِ قُرْآنًا كَقَوْلِهِ: ﴿ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ ﴾ (سورۃ المائدۃ: ٣) وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ حَرَّمَهُ فِي كِتَابِهِ. وَالْوَجْهُ

الْآخرُ: أَنْ يُنزِّلَ عَلَيْهِ وَحْيًا عَلٰى لِسَانِ جِبْرِيْلَ بِتَحْرِيْمِ شَيْءٍ أَوْتَحْلِيْلِهِ أَوِافْتِرَاضِهِ، فَيُسَمِّيْهِ حِكْمَةً وَلَا يُسَمِّيْهِ قُرْآنًا، وَكِلَاهُمَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، كَمَا قَالَ اللّٰهُ: ﴿ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ وَقَالَ: ﴿ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ ﴾ (سورة البقرة: ۲۳۱) فَتَأَوَّلَتِ الْعُلَمَاءُ أَنَّ الْحِكْمَةَ هٰهُنَا هِيَ: اَلسُّنَّةُ، لِأَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ الْكِتَابَ، ثُمَّ قَالَ: وَالْحِكْمَةَ، فَفَصَّلَ بَيْنَهُمَا بِالْوَاوِ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْحِكْمَةَ غَيْرَالْكِتَابِ، وَهِيَ: مَا سَنَّ الرَّسُوْلُ مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ فِي الْكِتَابِ، لِأَنَّ التَّأْوِيْلَ إِنْ لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ، فَيَكُوْنُ كَأَنَّهُ قَالَ: وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْكِتَابَ، وَهٰذَا يَبْعُدُ، فَيُقَالُ لِمَنْ قَالَ بِقَوْلِ أَبِي ثَوْرٍ: مَا أَنْكَرْتَ أَنْ يَحوِّلَ النَّبِيُّ ﷺ عَمَّا فَرَضَ عَلَيْهِ عَمَلَهُ بِالْكِتَابِ، فَيَأْمُرُهُ أَنْ يَعْمَلَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ بِوَحْيٍ يُوْحِيْهِ إِلَيْهِ عَلٰى لِسَانِ جِبْرِيْلَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ قُرْآنًا، وَلٰكِنْ يُنَزِّلُ عَلَيْهِ حِكْمَةً يُسَمِّيْهَا سُنَّةً، وَهٰذَا مَا لَا يُنْكِرُهُ إِلَّا ضَعِيْفُ الرَّأْيِ.

(۴۰۱)...... امام ابوعبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحلیل وتحریم دوطرح سے ہوتی ہے۔ (۱) ایک تو اس طرح کہ حق تعالیٰ کسی چیز کی حرمت کا حکم اپنی کتاب میں نازل فرما کر اسے قرآن قرار دے دیں۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ ﴾

''یعنی تم پر مردار، خون اور خنزیر کا گوشت حرام قرار دیا گیا ہے۔''

اور اس جیسی دیگر ایسی اشیاء، جنہیں اس نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے۔ (۲) دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ جبریل امین کی وساطت سے کسی چیز کی تحلیل وتحریم کا حکم اپنے نبی ﷺ پر نازل فرما کر اسے قرآن نہیں بلکہ سنت کے نام سے موسوم کر دے۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

﴿ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ﴾

''یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب وحکمت نازل کی۔''

اور فرمان الٰہی ہے:

﴿وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ﴾

''یعنی اللہ تعالیٰ نے جو تم پر نعمتیں کی ہیں اور جو کتاب وحکمت تم پر نازل کی ہے انہیں یاد کرو۔''

مفسرین فرماتے ہیں: کہ یہاں ''حکمت'' سے مراد ''سنت'' ہے، کتاب اور حکمت کے درمیان واؤ فاصل لانا اس بات کی دلیل ہے کہ ''حکمت'' کتاب کے علاوہ ایک ایسی چیز ہے جسے آپ ﷺ نے مسنون قرار دیا ہے۔ لفظ

''حکمت'' کی اگر یہ تفسیر نہ کی جائے اور اس سے کتاب ہی مراد لی جائے، تو اس سے لازم آئیگا کہ گویا اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے:

﴿وَاَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْكِتَابَ﴾

''یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور کتاب نازل فرمائی'' اور یہ ایک غیر معقول سی بات ہے۔

ابوثور رحمہ اللہ کے قول کے قائلین سے یہ کہا جائے گا کہ ہم اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نبی ﷺ پر جس چیز کو حرام قرار دیا ہے وہ جبریل امین کی وساطت سے وحی غیر متلو کے ذریعے اس حکم کو تبدیل کر دے اور اس کے برعکس عمل کرنے کا حکم صادر فرما دے، اور اس بارے میں قرآن مجید میں کوئی حکم نازل نہ فرمائے۔ یہ ایسی چیز ہے جس کا انکار صرف کمزور رائے والا شخص ہی کر سکتا ہے۔

[٤٠٢]...... حدثنا إسحاق بن إبراهيم (أنبأ) عيسى بن يونس عن الأوزاعي عَنْ حَسَّانَ ابْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: كَانَ جِبْرِيْلُ يَنْزِلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ بِالسُّنَّةِ كَمَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْقُرْآنِ، فَيُعَلِّمُهٗ إِيَّاهَا كَمَا يُعَلِّمُهُ الْقُرْآنَ. ❶

(۴۰۲)......حسان بن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جبریل امین علیہ السلام کی وساطت سے جس طرح قرآن نبی ﷺ پر نازل ہوتا تھا بعینہٖ اسی طرح سنت بھی نازل ہوتی تھی۔ جبریل امین علیہ السلام آپ ﷺ کو جس طرح قرآن کی تعلیم دیتے، اسی طرح سنت کی بھی تعلیم دیا کرتے تھے۔

[٤٠٣]...... حدثنا أبو قدامة (ثنا) يزيد بن هارون (أنبأ) حريز بن عثمان (أنبأ) عبد الرحمن بن أبي عوف عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا إِنِّي أُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ، أَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰى أَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ، فَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ، أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ، وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ)). ❷

(۴۰۳)......مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! مجھے کتاب کے ساتھ ساتھ اس جیسی ایک اور چیز بھی دی گئی ہے۔ خبردار! عنقریب اپنی آرام دہ کرسی پر براجمان ایک شکم سیر آدمی دوسروں کو کہہ رہا ہوگا کہ لوگو! قرآن کو لازم پکڑو! اس میں جو کچھ حلال ہے اسے حلال سمجھو، اور جو کچھ اس میں حرام ہے اس کو حرام سمجھو۔ خبردار! تمہارے لیے نہ پالتو گدھے کا گوشت حلال ہے اور نہ ہی کچلی والا درندہ (جانور)۔

---

❶ سنن الدارمی، المقدمة، باب السنة قاضية عل كتاب الله (٥٨٨) الكفاية للخطيب ١٢/١، المراسيل لابی داؤد (٥٣٦).

❷ مسند احمد (٤/ ١٣٠، سنن ابی داؤد (٤٦٠٤) تقدم تخريجه.

شرح حدیث:

۱۔ [أَرِيْكَةٌ] لغت میں اس چار پائی یا تخت کو کہتے ہیں جسے مزین کر کے رکھا جائے۔ اہل عرب نئی دُلہن کے لیے پردوں وغیرہ سے مزین کر کے جو چار پائی تیار کرتے ہیں اسے بھی اریکہ کہتے ہیں۔ (لسان العرب)

۲۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث کا انکار کرنا، بھرے پیٹ والے ناز و نعمت کے شیدائیوں کا کام ہے۔ جو آراستہ پلنگ یا تخت پر ٹیک لگا کر بیٹھنے کے عادی ہوتے ہیں۔

۳۔ مولانا وحید الزمان فرماتے ہیں یہ پیش گوئی عبداللہ چکڑالوی پر صادق آتی ہے جو برصغیر پاک و ہند میں انکارِ حدیث کا فتنہ کھڑا کرنے والوں کا ایک سرغنہ تھا۔ اس حدیث میں موجود پیش گوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی جن لوگوں نے عبداللہ چکڑالوی کو شیخ چٹو کے طویلے میں پلنگ پر تکیہ لگائے دیکھا وہ آج بھی عینی شہادت دے سکتے ہیں۔ ❶

[٤٠٤]...... حدثني أبو الأزهر أحمد بن الأزهر (ثنا) نعيم بن حماد (أنبأ) بقية بن الوليد عن الزبيدي عن مروان بن رؤبة التغلبي عن عبد الرحمن بن أبي عوف الجرشي عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ الْكِنْدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا إِنِّي أُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمَا يَعْدِلُهُ، وَيُوْشِكُ بِشَبْعَانَ عَلٰى أَرِيكَتِهِ يَقُوْلُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ هٰذَا الْكِتَابُ، فَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ أَحْلَلْنَاهُ وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ، وَإِنَّهُ لَيْسَ كَذٰلِكَ، أَلَا لَا يَحِلُّ ذُوْنَابٍ مِنْ السِّبَاعِ، وَلَا الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ، وَلَا لُقْطَةٌ مِنْ مَّالِ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا)) يَعْنِيْ: صَاحِبَهَا. ❷

(۴۰۴)...... مقدام بن معدیکرب کندی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! مجھے قرآن جیسی ایک اور چیز بھی دی گئی ہے، عنقریب اپنی آرام دہ کرسی پر براجمان شکم سیر آدمی کہہ رہا ہوگا کہ ہمارے اور انکے درمیان کتاب (قرآن) فیصلہ کرے گی۔ جو چیز اس میں حلال ہوگی ہم اسے حلال سمجھیں گے، اور جو چیز اس میں حرام ہوگی ہم اسے حرام سمجھیں گے، جب کہ حقیقت یہ نہیں ہے۔ خبردار! کچلی والا درندہ جانور اور پالتو گدھا حلال نہیں ہے اور نہ ہی مسلمانوں سے عہد کرنے والے شخص کا گرا پڑا مال حلال ہے بجز اس صورت کے کہ اس کا مالک اس سے بے نیاز ہو۔

---

❶ سنن ابن ماجه، وحيد الزمان حاشيه حديث هذا.

❷ اس کی سند بقیہ بن الولید کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ لیکن اسی معنی کی دیگر اسانید موجود ہے۔

[٤٠٥]...... حدثني أبو حاتم محمد بن إدريس (ثنا) أبو جعفر بن عيسى بن الطباع قال: حدثني أشعث بن شعبة قال: (أنبأ) أرطأة بن المنذر قال: سمعت حكيم بن عمير يذكر عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ: نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ، وَمَعَهُ مَنْ مَّعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: ((يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ارْكَبْ فَرَساً فَنَادِ: إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِمُؤْمِنٍ، وَأَنِ اجْتَمِعُوْا إِلَى الصَّلَاةِ فَاجْتَمَعُوْا)) فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ : ((أَيَحْسِبُ امْرُءٌ قَدْ شَبِعَ، حَتَّى بَطِنَ وَهُوَ مُتَّكِيءٌ عَلٰى أَرِيكَتِهِ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئاً إِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْآنِ! أَلَا وَإِنِّي، وَاللّٰهِ، لَقَدْ حَدَّثْتُ وَأَمَرْتُ وَوَعَظْتُ بِأَشْيَاءَ أَنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ، وَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكُمْ مِنَ السِّبَاعِ كُلُّ ذِيْ نَابٍ، وَلَا الْحُمُرُ الْأَهْلِيَّةُ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ الْمُعَاهِدِيْنَ إِلَّا بِإِذْنٍ، وَلَا أَكْلَ أَمْوَالِهِمْ، وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ إِذَا أَعْطُوكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ، إِلَّا مَا طَابُوْا بِهِ نَفْسًا)) [1]

(۴۰۵)......عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ خیبر کے مقام پر قیام پذیر ہوئے، آپ ﷺ کے بعض صحابہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا: عبدالرحمٰن! گھوڑے پر سوار ہو کر اعلان کر دے کہ جنت صرف مومن کے لیے ہے اور یہ کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ لوگ نماز کے لیے جمع ہو گئے' آپ ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی اور بعد ازاں فرمایا: کیا صوفے پر براجمان شکم سیر آدمی یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذکر کردہ حرام اشیاء کے علاوہ کسی چیز کو حرام نہیں ٹھہرایا۔ خبردار! اللہ کی قسم! میں نے بیان کیا ہے میں نے کئی چیزوں کا حکم دیا ہے اور کئی چیزوں کے بارے وعظ فرمایا ہے وہ چیزیں قرآن جتنی، بلکہ اس سے بھی زیادہ ہیں' تمہارے لیے کچلی والے جانور درندے اور پالتو گدھے حلال نہیں ہیں' اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاہدین کی اجازت کے بغیر ان کے گھروں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی' ان کا مال کھانا حلال ہے اور نہ ہی ان کی عورتوں کو مارنا۔ بشرطیکہ وہ اپنی ذمہ داری ادا کر رہے ہوں' بجز ان اشیاء کے جن کے استعمال کی وہ بخوشی اجازت دے دیں۔

آخر ما أخرج من الكتاب إلي اهنا وهو آخره، والحمد لله رب العالمين

وصلي الله علي سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليماً كثيراً إلي يوم الدين.

وصلي الله علي سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليماً كثيراً إلي يوم الدين

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الخراج، باب فی تعشیر اهل الذمة اذا اختلفوا بالتجارات (٣٠٥٠) شیخ الالبانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور
اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور
فون: 042-7357587